Vol. I
No. 32



Tuesday
8th April, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

Note:— * At the beginning of the speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 8th April, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[*Mr. Speaker in the Chair*]

QUESTIONS AND ANSWERS

(*See Part* I)

L.A. BILL. No. XII OF 1954, THE HYDERABAD HOUSES (RENT, EVICTION AND LEASE) CONTROL BILL, 1954.

شری کے ۔ اننت ریڈی (بالکنڈہ) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ اس بل کا کلاز (۱۰) جو ایوان میں کل سے زیر بحث تھا اوس میں میں نے کچھ امنڈمنٹس دئے ہیں ۔ اگر کلاز (۱۰) کو پورے بل کی بنیاد کہا جائے تو غلط نہ ہوگا ۔ اس کے پہلے جزو میں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹیننٹ کو کن وجوہات کی بناء پر مکان خالی کرنا پڑیگا ۔ کونسے وجوہات ہیں جن کی بناء پر مالک مکان درخواست پیش کر کے ٹیننٹ سے مکان خالی کراسکتا ہے۔ اس میں دو تین اجزاء بتائے گئے ہیں ۔ اس کے تعلق سے میں نے پہلے تو اس کلاز کا پیارا ڈیلیٹ (Delete) کرنے کی خواہش کی ہے ۔ اس دفعہ میں جو وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر کسی کو سب لٹ (Sub-let) کرنے یا مکان کو زیادہ نقصان پہنچایا جائے جسکی وجہ سے اوس مکان کی یوٹیلیٹی (Utility) متاثر ہوئی ہو تو یہ وجوہات درست ہیں یہ قائم رہ سکتی ہیں اور رہنا بھی چاہئے ۔ لیکن پیارا (۴) اور(۶) میں جن وجوہات کو بیس (Base) قرار دیکر ٹیننٹ کا تخلیہ کیا جائیگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ٹیننٹ کے حق میں بہت سختی کا موجب ہوگا ۔(۴) میں یہ کیا گیا ہیکہ

That the tenant has been guilty of such acts and conduct as are a nuisance to the occupiers of other portions in the same house or of houses in the neighbourhood.

یہ اتنا ویگ (Vauge) ہے کہ وہ کونسے ایکٹس (Acts) ہونگے اور کن چیزوں کے تعلق سے یہ پیدا ہونگے معلوم نہیں ہوتا ۔ ٹیننٹ کو نکالا جائے تو سختی ہوگی ۔

" that the tenant has denied the title of the landlord or claimed a right of permanent tenancy....."

اسکو بھی وجہ قرار دیکر اسکو بیدخل کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ ٹائٹل (Title) کو ڈینائی (Deny) کرتا ہے یا چیلنج کرتا ہے تو اسکے جو بھی کانسکوینس

(Consequences) ہونگے اس کو ٹیننٹ بھگتیگا ۔ وہ عدالت میں جائے گا تو عدالت
جو کچھ فیصلہ دیگی وہ قابل قبول ہوگا تو میں نہیں سمجھتا کہ اسکو نکالنے کی یہ وجہ
ہو سکتی ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ویگ ہے ۔ اس میں دو چیزیں ہیں ۔
ایک تو یہ کہ ویگ ہے اور دوسرے یہ کہ ٹیننٹ کو بلا وجہ پریشان کیا جا سکتا ہے ۔

دوسرے امنڈ منٹ کے ذریعہ میں نے سب کلاز (۴) میں ایک ترمیم پیش کی ہے ۔
سب کلاز ۳ میں یہ بتایا گیا ہے کہ لینڈ لارڈ تین چار صورتوں میں قبضہ واپس لے سکتا ہے ۔
یہ بتایا گیا ہے کہ اگر وہ بذات خود مکان میں رہنا چاہے اور اس کا کوئی دوسرا مکان
اس بستی ۔ گاؤں یا شہر میں نہو تو وہ رہنے کے لئے لے سکتا ہے ۔ دوسرے یہ کوئی
اسنشل ریپر کرانا چاھتا ہے ۔ لیکن اس حق کو سب کلاز ۴ میں بتلائی ہوئی صورتوں سے
متعلق نہیں کیا گیا ہے ۔ اگر کسی مکان میں گورنمنٹ اہلائی اوس ڈپارٹمنٹ کا جسے اسنشل
سرویس قرار دیا گیا ہے مقیم ہو تو اوسکو نہیں نکالا جاسکتا ۔ اگر کوئی انسٹیٹیوشنس ہوتو
وہ بھی نہیں نکالا جا سکتا تو میں یہ کہونگا کہ یہ سب کلاز ۴ ذاتی ملکیت پر کلیتاً
رسٹرکشنس عائد کرتا ہے ۔ سب کلاز ۳ کے تحت جو اشخاص آتے ہیں ان پر اس کا اثر
نہیں پڑیگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ مالک مکان کے جو رائٹس ہوتے ہیں ان پر ایسا
رسٹرکشن عائد نہیں کیا جا سکتا ۔ اس لئے میں آنریبل منسٹر سے یہ عرض کرونگا کہ
سب کلاز ۴ میں کوئی جسٹیفیکیشن نہیں ہے کیونکہ دستور کے لحاظ سے بھی ہم کسی کی
پراپرٹی پر ایسا رسٹرکشن عائد نہیں کر سکتے ۔ اگر کوئی رسٹرکشن عائد ھی کرنا ھو تو
وہ ریزنیبل رسٹرکشن ہونا چاھئیے مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسکو نکال ھی نہیں سکتے
ریزنیبل رسٹرکشن میں یہ ھوسکتا ہے کہ ایک مناسب مدت دیجائے لیکن کلیتاً اس قانون
کا یا قانون کے اس جزکا اطلاق ھی نہیں ھوسکتا ایسی کوئی بات نہیں ھو سکتی کیونکہ یہ
دستور کے خلاف ہے ۔ اس لئے میں اس امنڈ منٹ کے ذریعہ چاھونگا کہ سب کلاز ۳ کے تحت
دعوی کیا جائے اور ڈگری دیجائے تو اسکی تعمیل اسوقت ھو سکے گی جبکہ وہ چھ مہینے
یا ایکسال میں دوسرا مکان ڈھونڈھ لیں ۔ یہ خطرہ محسوس کیا جا سکتا ہے کہ گورنمنٹ سرونٹس
کو مکان ڈھونڈنے میں تکلیف ھوگی لیکن میں سمجھتا ھونکہ انہیں کافی مدت دیجارھی ہے ۔
اس لئے آنریبل منسٹر سے میں رکوسٹ کرتا ھوں کہ میرے امنڈ منٹ کو چاھیں تو کچھ
ترمیم کے ساتھ بھی یعنی چھہ مہینے کے بجائے ایکسال کی مدت بھی رکھکر قبول کریں تو
میرا مقصد پورا ھو جائے گا ۔

میرا تیسرا امنڈ منٹ سب کلاز (Sub-clause 5.) میں ہے ۔ اس میں میں نے
یہ کہا ہے کہ جہاں لینڈ لارڈ کسی ٹیننٹ کو بیدخل کردے اور کنٹرولر بھی اسکو بیدخل
کرنے کا حکم دیدے تو پھر بغیر کسی وجہ کے وہ چھ مہینے کے اندر خالی کردے تو
پھر اسکو کوئی حق نہیں رہتا ۔

"..... vacates it without reasonable within six months of such date......"

اس کو کوئی حق نہیں دینا چاھئیے اس میں میں نے یہ کہا ھے کہ بغیر وجہ کے یا کسی دوسرے کرایہ دار کو دینے کی نیت سے خالی کرے تو بھی اس امنڈ منٹ کے ذریعہ میں نے یہ کوشش کی ھے کہ اگر وہ بغیر وجہ کے خالی کرتا ھے تو ٹیننٹ کو حق پیدا ھوجائے ۔ اگر مالک مکان کی نیت دوسرے ٹیننٹ کو دینے کی ھو تو مالک کا حق ساقط ھو جانا چاھئیے ۔

میرا ایک اور امنڈ منٹ یہ ھے کہ کسی وجہ سے مکان خالی ھوجائے تو ٹیننٹ کے حق کی مدت ایک مہینہ رکھی گئی ھے لیکن میں نے ترمیم کے ذریعہ ۳ مہینے تک رکھنے کے لئے کہا ھے تاکہ ٹیننٹس کے لئے سہولت ھوسکے ورنہ ایک مہینے کی قلیل مدت ھوتو ٹیننٹ کو علم بھی نہ ھوسکے گا ۔

میں امید کرتا ھوں کہ آنریبل منسٹر صاحب ان امنڈ منٹس کو قبول کرینگے ۔

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी (निर्मल जनरल) :—अध्यक्ष महोदय, मैंने अिस बिल के दफा दस में अमेंडमेंट्स् पेश कीये है। यह जो बिल है वह देखने के बाद मुझे मालूम हुहा कि जिस तरह अेक बाप के दो बेटे होते है, अेक बडा और अेक छोटा, और जब वह बाप बेटे को ज्यादा देता है और छोटे वेटे को कम देता है, तो वह छोटा बच्चा चिल्लाता है, और रोता है, तब अुसे समझाने केलिये वडे बच्चे को झूठमूठ ही थप्पड मारता है, और छोटे बच्चेको दिखाना चाहता है कि मैं अिसे नाराज हूं। लेकिन वाकआें में वह बडे को ही देना चाहता है । अुसी तरह हुकूमतने बिल लाके यह कोशीश की है किहुकूमत के जो दो बच्चे हैं टेनेंट और मालिक मकान अुनमें से वह मालिके मकान को तो ज्यादा सहूलयतें देना चाहिती है, लेकिन छोटे बच्चे को यानी किराये दार को वह नाराज न हो अिस लिये अुसे फुसलाने के लिये अिसमें कुछ रख दिया है।

दफा दस का जो सब क्लॉज २ है अुसमें बताया गया है कि यदि कोअी किरायेदार गैरजिम्मेदारी का बर्ताव करता है, या अुसकी चालचलन ठीक नहीं है, या वह दूसरों को सताता है, तो अुसे मालिके मकान अपने घर से निकाल सकता है। मुझे आश्चर्य होता है कि अिस तरह यदि कोअी मालिके मकान किरायेदार से अच्छी तरह बर्ताव नहीं करता या अुसका चालचलन ठीक नहीं है, तो अुसके लिये कोअी दफा अिस कानून में नहीं रखा गया है । अुसके लिये तो अैसी कोअी शर्त नहीं आयद कीगअी है। मालिके मकान का बर्ताव यदि ठीक नहीं है तो अुसके लिये भी कानून की पाबंदी होना था। यदि कोअी मालिके मकान ठीक तरह बर्ताव नहीं करता है, तो हुकूमत अुसके लिये क्या करेगी? क्या अुसको अुसके मकान से बेदखल किया जा सकता है? अिस लिये मैंने यह तरमीम लाअी है कि अिस को हजम कर दिया जाय।

मेरी दूसरी तरमीम यह है कि दफा पांच में यह बताया गया है कि अगर मालिके मकान ६ महिने के अंदर मकान खाली करवा ले सकता है, और अुसके बाद टेनेंट नोटीस दे सकता है न

यह जिस काम के लिये मालिके मकान ने मकान खाली करवाया, और जिस मकसद के लिये मकान खाली करवाया वह ६ महिने के अंदर पूरा नही हुवा तो टेनेट कंट्रोलर के पास दरखास्त दे सकता है कि यह मकान मुझे वापस दिया जाय। समझिये कि यदि ६ महीने के बजाय सात या आठ महिने होते है तो क्या किया जाय? अिस लिये मेरा खियाल है कि यह जो ६ महिने की मुदत रखी गयी है वह बहुत कम है अुसे बढाकर १ साल कर देना चाहिये।

क्लाज के हिस्से (बी) मे यह कहा गया कि अगर किरायेदार को यह हक मिलता है कि वह मकान वापस किराय पर ले सकता है तो अिसके बारेमे १ महिने के अदर रेंट कंट्रोलर के पास अुसे दरखास्त करनी चाहिये : अिसमे मैने अैसी तरमीम दी है कि यह जो मुदत अेक महिने कि रखी गअी है, अुसे ६ महिने की करना चाहिये।

किरायेदार पर अिल्जामात लगाकर यदि मालिके मकान कंट्रोलर के पास शिकायत करता है कि अिसे बेदखल क्यों न किया जाय, और यदि यह शिकायत झूट साबित होनी है, तो मालिके मकान को अुस किरायेदार को ५० रुपये कॉपेन्सेशन के तौर पर देने पडेंगे, अैसा भी अेक क्लॉज ६ अिसमे रखा गया है। अिसके बारे मे जो पचास रुपये रखे गये है, जब यह केस कंट्रोलर के पास चलता है तो किरायेदार के ५० रुपये से ज्यादा रुपये तो शिक्षा आदि के खर्च में ही चले जाते है यहा जो भाइ और महाभूइ है वे अच्छी तरह से जानते है कि कितना पैसा मुकदमात में खर्च करना पडता है, और कितनी बेजारी होती है। यह जो पचास रुपये रखे है वह तो बहुत कम है अिस लिये मैने तरमीम लाअी है कि ५० रुपये के बजाये कर लिये जाये।

यह बिल हमारे सामने अितनी जल्दी में लाया जा रहा है और कहा जा रहा है कि अिसे जल्द से जल्द पास करना जरूरी है, कि हमें अुसके अूपर गौर करने के लिये भी काफी मौका नही मिला। अक रोज बिल पेश करने कहा जाता है कि कलतक अिसपर अमेंडमेंटस् पेश किये जाय यहा हम अव्वाम के हजारो रुपये खर्च करके बैठते है, लेकिन अव्वाम के भलाअी के लिये जो बिल यहां पर लाया जाता है अुसे अच्छी तरह गौर करने का भी हमें मौका नही मिलता। जिस तरह बाजार में अंधेरे में माल बेचने की दुकानदार कोशिश करता है, और कहता है कि बहुत अच्छा माल है आप जरूर ले लीजिये। अुसी तरह यह बिल भी हमें अंधेरे मे रखकर जल्द से जल्द पास करवाने की कोशीश की जा रही है। और हमारे सामने ठीक तरीके से यह बिल नही लाया जाता है।

मैने जो तरमीमे अिस कानून में लाअी है मुझे अुमीद है कि मिनिस्टर साहब अुसे मंजूर करेंगे।

* شری جے - آنند راؤ(سرسلہ - عام) - مسٹر اسپیکر سر - کلاز ۱۰ کے سب کلاز ۵
میں یہ کہا گیا ھے کہ لینڈ لارڈ ٹیننٹ کو بیدخل کر کے مکان حاصل کرتا ھے تو اوس پر
یہ لازم ھے کہ وہ اسمیں ٹھیرنے - اگر وہ مکان حاصل کرنے کے بعد ۶ مھینے کے اندر اندر
ھی چلا جاتا ھے تو ایسی صورت میں کرایہ دار کو یہ موقع دیا گیا ھے کہ وہ پھر درخواست

پیش کر کے مکان حاصل کرے - یہ ایک بہت اچھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے - مجھے اسپر اعتراض نہیں ہے - لیکن جو عمل مالک مکان کرتے ہیں اس سے مجھے شبہ پیدا ہورہا ہے - یعنی کرایہ دار کو بیدخل کرنے کیلئے جو صورتیں اس سے پہلے کلاز ۳ کے تحت بتلائی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اگر اسکا کوئی اور مکان نہیں ہے تو بیدخل کرسکتا ہے یہ نان رسیڈنشل (Non residential) مقصد مثلاً گاڑی وغیرہ رکھنے کیلئے ضرورت ہوتو بھی لے سکتا ہے اور دیگر ضروریات کی وجہ سے مکان لینا ہوتو اسکو بیدخل کرنے کی گنجائش ہے لیکن ایسا لینڈ لارڈ جو ایک مہینے کے اندر نا قبضہ حاصل کرنے کے بعد چھ مہینے میں چلا جاتا ہے تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو حقیقت میں مکان کی ضرورت نہ تھی - بلکہ وہ کرایہ دار کی حق تلفی کر کے قبضہ حاصل کیا ہے - میں نے اس ترمیم کے ذریعہ یہ کوشش کی ہے کہ ایک مہینے کے اندر کنٹرولر کے پاس وہ درخواست پیش کرے اگر چہ کہ اس قلیل مدت میں اسکے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ وہ کیوں گیا ہے - اسکے جانے کی کیا وجہ ہے - وہ کہاں گیا ہے وغیرہ وغیرہ - لیکن اگر ایسے ضرورت ہوتو وہ ضرور اسکے پیچھے لگا رہےگا اسمیں جو مدت دیگئی ہے وہ بہت کم ہے - اندرون ایک مہینہ درخواست پیش نہ کرے تو حق زائل ہوجاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم اتنی زیادہ سہولتیں دیرہے ہیں تو منسٹر صاحب یہ سہولت بھی دینگے - چھ مہینے کے اندر اندر چلا جاتا ہے تو یہ اسکی شرارت ہے اسلئے کرایہ دار کو بھی ایک ایک مہینے کا موقع دیا جانا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اسکو قبول فرمائینگے ورنہ یہ دفعہ یونہی رہیگا اور اس سے کوئی فائدہ نہوگا - اس سے کرایہ دار کو ایک سہولت مل جائیگی - میں نہایت ادب کے ساتھ یہ گزارش کرونگا کہ اس سے کوئی غیرمعمولی تبدیلی ہونے والی نہیں ہے - اگر آنریبل منسٹر میری ترمیم قبول کرنے کیلئے تیار نہوں تو میں یہ بھی عرض کرونگا کہ ایک مہینے کی بجائے دو یا تین مہینے دئے جائیں یہ کہا گیا کہ کرایہ دار ایک مہینے میں درخواست پیش نہیں کرتا - کنٹرولر دفعہ (۳) کے تحت کرایہ دار کو اطلاع دیکر عمل کرسکتا ہے - میں نے یہ دو تین صورتیں بتلائی ہیں - ایسی سہولتیں دیجائیں تو میرا منشاء پورا ہوجائیگا - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

منسٹر فار ایجوکیشن اینڈ لوکل سلف گورنمنٹ (شری گوپال راؤ اکبوٹے) - مسٹر اسپیکر سر - کلاز ۱۰ کی نسبت اگر میں یہ کہوں کہ یہ اس بل کی جان ہے تو بیجا نہوگا - یہ ایک ایسا کلاز ہے جسکو اس بل میں کافی اہمیت حاصل ہے - اس کلاز میں دو قسم کے اثرات پیدا کرنے والے اجزاء ہیں - ایک طرف تو سکیورٹی آف ٹیننسی (Security of tenancy) ہے - اور دوسری طرف مالک کے بیدخل کرنے سے متعلق مالک کے اختیارات پر کافی رسٹرکشنس (Restrictions) عائد کیگئی ہیں - لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے اس سے لینڈ لارڈ اور ٹیننٹ کے درمیان ایکویٹیبل ریلشنس (Equitable

relations) قائم کرنے کی کوشش کیگئی ہے - جو ترمیمات کلاز (۱۰) پر آئی ہیں اونہیں پڑھنے اور اسپر کی ہوئی تقریریں سننے کے بعد میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ عام طور پر اس کو پسند کیا گیا ہے - البتہ تین چار امور کے سلسلے میں اختلافات پائے گئے جو بہت جزوی قسم کے ہیں - اور انکا اصل اصول پر کوئی اثر نہیں پڑتا - تمثیل کے طور پر بیدخلی کیلئے جو وجوہات بتلائی گئی ہیں ان میں اہم یہ ہے کہ کرایہ دار کے ذمہ اگر بقایا واجب الادا ہوجائے تو مالک مکان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اسکے ایوکشن (Eviction) کیلئے درخواست پیش کرے - اسی طرح کرایہ دار نے اس مکان کو جس غرض سے حاصل کیا تھا اس غرض کے سوا اگر کسی دوسری غرض کیلئے استعمال کیا ہو تو ایسی صورت میں بھی اسے بیدخل کیا جاسکتا ہے اسکے علاوہ اگر وہ مالک کی ملکیت سے انکار کرتا ہے یا مالک کے مقابلہ میں اپنی پرمیننٹ ٹیننسی (Permanent tenancy) یا پرمیننٹ اکوپیشن (Permanent occupation) بتلاتا ہے یا مکان کو جزاً یا کلاً کسی دوسرے کو کرایہ پر دیتا ہے یا ایسا نیوسنس (Nuisance) کرتا ہے جس کی وجہ سے اس مکان میں رہنے والے دوسرے کرایہ داروں کو یا اہل محلہ کو تکلیف پہنچتی ہو یا مالک مکان اپنی ذاتی رہائش کیلئے مکان چاہتا ہو یا اسکے بونافائیڈ رکوائیرمنٹس (Bona fide requirements) ہوں تو ان صورتوں میں مالک مکان کو ایوکشن کروانے کا حق دیا گیا ہے - یا اگر مکان بوسیدہ ہوگیا ہو اور اسمیں سبسٹیانشیل اڈیشن (Substantial addition) کرنا ہو یا اسکو گراکر جدید طور پر تعمیر کرنا ہو جو کرایہ دار کو رکھکر نہیں کرائی جاسکتی تو ایسی صورتوں میں بھی بیدخل کراسکتا ہے - یہ مختصر وجوہ کلاز (۱۰) میں درج ہیں - سوائے نیوسنس (Nuisance) سے متعلقہ ضمن (۴) کے بقیہ کسی دوسرے ضمن کو حذف کرنے کیلئے تو امنڈمنٹس نہیں آئے ہیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ سابق میں جو دفعہ نامکمل تھا اس کو ہمنے اسطرح مکمل کیا ہے - ضمن (۴) کو ایک اہم وجہ سمجھا گیا اور کچھ غلط فہمی کی بنا پر اسکو او مٹ (Omit) کرنے کیلئے ترمیم آئی - یہ سمجھا گیا کہ یہ ایک ویگ (Vague) اور اویسیو (Evasive) کلاز ہے جسکی وجہ سے مالک مکان کو شرارت کرنے کا موقع ملجاتا ہے - جو الفاظ ضمن (۴) میں استعمال ہوئے ہیں وہ وہی الفاظ ہیں جو مدراس بمبئی - بہار - اور کلکتہ کے قوانین میں ہیں - اور اس ضمن میں کیس لا (Case Law) سیٹلڈ (Settled) ہوگیا ہے - " نیوسنس " کے معین معنے ہیں - میں انکی تفصیلات میں جاکر ہاؤس کا وقت لینا نہیں چاہتا - لیکن میں یہ بتاسکتا ہوں کہ صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد اگر یہ ثابت ہوجائے کہ کرایہ دار فی الواقعی اس مکان کے دوسرے رہنے والوں یا مکان کے آس پاس کے لوگوں کے لئے باعث تکلیف بنگیا ہے یا اسکا وجود " امر باعث تکلیف عام " ہوگیا ہے تو تحقیقات اور شہادت سے اس چیز کے ثابت ہونے کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسے کرایہ دار کی تائید کرنے کے لئے تیار ہوگا

شری جے۔ بی۔ متیال راؤ (سکندر آباد۔ محفوظ) ۔ پائینٹ آف انفرمیشن ۔ مالک مکان اگر کرایہ داروں کے ساتھ نیوسنس کرتا ہے تو اسکے لئے کیا ہوگا ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ اسکی پراپرٹی تو نہیں چھینی جاسکتی ۔

شری جے ۔ بی ۔ متیال راؤ ۔ آخر اسکے لئے بھی کچھ نہ کچھ قانون ہونا چاہئے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ یہ رنٹ کنٹرول ایکٹ ہے لینڈ لارڈ کنٹرول ایکٹ نہیں ہے ۔ اگر وہ کوئی اسینشیل امینیٹیز (Essential amenities) سے محروم کرتا ہے تو اسکے لئے احکام موجود ہیں ۔ ہمنے یہاں جو ضمن (۴) رکھا ہے وہ ہر جگہ کے قانون میں موجود ہے ۔ اسلئے میں کہونگا کہ جن اصحاب نے اس ضمن کو حذف کرنے کیلئے ترمیمات پیش کی ہیں وہ انہیں واپس لے لیں ۔ . .

شری جے ۔ آنند راؤ ۔ کیا آپ '' نیوسنس '' کی کوئی مثال دے سکتے ہیں جس سے اس کا تعین ہوسکے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ ہاں بمبئی اسمبلی میں رینٹ کنٹرول ایکٹ کے سلسلے میں ہی ایک دفعہ پر بحث ہورہی تھی ۔ ایک رکن نے ایک مثال دی تھی جو ایک واقعہ پر مبنی تھی ۔ میں وہی مثال یہاں دیتا ہوں ۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ایک کرایہ دار نے مالک مکان کی لڑکی سے چھیڑ چھاڑ کی ظاہر ہے کہ ایسا کرایہ دار جو خود مالک مکان کی لڑکی سے چھیڑ چھاڑ کرے اسکا یہ عمل نیوسنس میں ہی داخل ہے ۔ میں نہیں سمجھتا ایسی حرکت کو کوئی پسند کریگا ۔ اس قسم کی اور کئی مثالیں ہوسکتی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں اتنی موثر مثال دینے کے بعد معزز رکن جنھوں نے اس کو حذف کرنے کیلئے ترمیم پیش کی ہے وہ اپنی ترمیم کو وتھ ڈرا کرلینگے ۔

دوسری ترمیم ۱۵ دن کی مدت کو ایک مہینہ کرنے سے متعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں یہ غلط فہمی پر مبنی ہے ۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے تحت فریڈم آف کنٹراکٹ (Freedom of Contract) حاصل ہے لیکن اس میں یہ ایک ڈسکریشنری ۔ (Discretionary) قانون لایا گیا ہے ۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعات ۱۱۱۔۱۱۴۔ اور ۱۱۶ کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ کرایہ تو اسی تاریخ کو واجب الوصول ہوجاتا ہے جسکا معاہدہ کیا گیا ہو ۔ یہاں یہ رعایت کی جارہی ہے کہ اس مدت مقررہ کے بعد بھی مالک مکان انتظار کرے اسکے بعد درخواست پیش کرے ۔ جس پر کارروائی ہوگی ۔ اور اسکے بعد ۱۵ دن کی مدت گزریگی ۔ اسطرح دو ڈھائی مہینے تو ہوجاتے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ڈفالٹر (Defaulter) کو اس سے زیادہ مدت ملنی چاہئے ۔ اسکے علاوہ ڈاکٹرین آف فور فیچر (Doctrine of forfeiture) کو بھی تسلیم کیا گیا ہے ۔

ان تمام پراویژنس کی موجودگی میں میں نہیں سمجھتا کہ اس جروی ترمیم سے کوئی فائدہ ہوسکتا ہے جو یہاں ڈھانچے میں بھی برابر نہیں بیٹھتی ہے - یہ کلاز مدراس کے قانون کی طرز پر ہے اور اسکو تبدیل کرنے کی میں کوئی وجہ نہیں پاتا - مدراس کے قانون کی دفعہ ۶-۷ واضح ہے اور اون صورتوں سے متعلق ہے جسکے تحت پریمیم (Premium) یا پیشگی کرایہ وصول نہیں کرسکتے - وہاں کے قانون دفعہ ۷ ہمارے بل کے کلاز ۱۰ کے مماثل ہے - میں نے بار بار یہ کہا ہے کہ ہم نے مدراس کے سسٹم کو اڈاپٹ (Adopt) کیا ہے - جو ہوموجینیٹی (Homogenity) مدراس کے قانون کی دفعات کو فالو (Follow) کرنے کی وجہ سے ہے اسکو برقرار رکھنا چاہئے - اس لحاظ سے میں کہونگا کہ جو امنڈمنٹ پیش کیگئی ہے اگر اسکو واپس لیں تو ہمارا قانون مدراس کے ڈھانچے پر رہیگا - اسمیں کرایہ دار کو کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ کرایہ دار کے ساتھ ضرورت سے زیادہ رعایت مرعی رکھی گئی ہے -

اسکے علاوہ بعض ترمیمات اس دفعہ کے تعلق سے اسطرح پیش کیگئی ہیں مثلاً آنریبل ممبر (جنکی کانسٹی ٹیونسی مجھے یاد نہیں ہے اسلئے انکا نام لینے پر مجبور ہوں) شری کے - وینکٹ رام راؤ نے کہا کہ

"If it is not for temporary purposes"

یہ ترمیم تو وہاں بیٹھتی بھی نہیں ہے - ظاہر ہے کہ مکان کا تخلیہ ہوگا تو وہاں ٹمپرری پرپزس (Temporary purposes) یا پرمیننٹ پرپزس (Permanent purposes) کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

شری عبد الرحمن نے اپنی ترمیم میں چار کے بجائے چھ مہینے تجویز کئے ہیں - مدراس اور بمبئی میں چار مہینے کی گنجائش رکھی گئی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی اصولی گنجائش نہیں ہے - اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظی ترمیم ہو جاتی ہے اور اصولاً کوئی فرق نہیں پڑتا -

شری کے - وینکٹ رام راؤ صاحب اپنی ترمیم کے لحاظ سے پرمیننٹ لیز (Permanent lease) کے الفاظ کو ڈیلیٹ (Delete) کرنا چاہتے ہیں - میں دو چیزوں کو ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں - حیدرآباد کا جو پہلے قانون شہادت تھا وہ اب نہیں ہے - موجودہ جو قانون شہادت ہے اوسکی دفعات ۹۱ - ۹۲ سابقہ قانون کی دفعات ۹۲ - ۹۳ کے مماثل ہیں - انکا تعلق کسی کرایہ دار کے حق ملکیت حاصل کرنے سے نہیں ہے - دوسرے شخص کی ملکیت کو سٹ اپ (Set up) کرتے ہوئے دفعہ ۹۱ - ۹۲ کے تعلق سے انہوں نے متعلق کیا ہے - اگر اسکو نکال دیں تو دوسرے قانون کی زد میں آجاتا ہے - یہ صورت ایک مسلمہ اصول کے تحت ہے اسلئے یہ باقی رکھی گئی ہے - متصلہ صوبجات میں بھی اسی قسم کا قانون ہے - میں

نہیں سمجھتا کہ ایک کرایہ دار جو پرمیننٹ اکوپنٹ(Permanent occupant) ہے ٹیننٹ نہیں ہے بلکہ ماھواری ٹیننٹ ہے - میں نہیں سمجھتا کہ ھمیں کسی جھوٹے کرایہ دار کی جانب داری کرنا ضروری ہے - ایک شخص جب عدالت میں جاتا ہے اور وھاں اپنے عذرات کو ثابت نہیں کرسکتا تو اسکے باوجود ایسے شخص کے ساتھ رعایتیں کرنے اور اسکو سہولتیں دینے کی کیا ضرورت ہے ؟ کیوں اسکے ساتھ اس قسم کا غیر مساویانہ برتاؤ کیا جائے ؟ میرے خیال میں وہ شخص ھمدردی کا مستحق نہیں ہے - اسلئے معزز رکن سے میں ادباً عرض کرونگا کہ ایسے شخص کی مدد کے لئے انہوں نے جو ترمیم پیش کی ہے اوسکو اس صورت حال کی روشنی میں واپس لے لیں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردھن - عام) پرمیننٹ ٹیننسی (Permanent tenancy) یا پرمیننٹ اکوپیشن (Permanent occupation) کا ڈیفینیشن (Definition) کیا ہے ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے - دواماً یا نسلا بعد نسلا -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - کیا آپ اس ایکٹ کی رو سے کہہ رہے ھیں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - لیگل فریسیالوجی (Legal phraseology) یالیگل ٹرم (Legal Term) کے لحاظ سے وہ لیز (Lease) منتھلی ٹیننسی (Monthly tenancy) نہیں ہے - وہ ٹائیٹل (Title) سٹ اپ (Set up) کرنے کے مترادف ہے -

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ صاحب نے "ناٹ اکسیڈنگ ۱۰ ڈیز" کے الفاظ رکھے ھیں - ابتک میں نے اپنی تقریر میں جو وضاحت کی ہے اوس سے اس پر بھی روشنی پڑتی ہے اسلئے میں اسبارے میں مکرر وضاحت نہیں کرونگا - اسکو میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ھوں -

شری جی - سری راملو صاحب نے دو ترمیمات پیش کئے ھیں - وہ چاھتے ھیں کہ ریسیڈنشیل پرپز (Residential purpose) کے لئے اوسکا کوئی دوسرا مکان ھو یا نہ ھو اوسکو ایوکٹ کرانے کا حق نہیں ملنا چاھئے - میں کھونگا کہ "پرمیننٹلی" کے الفاظ ویگ (Vague) ھوگئے ھیں - جب مالک مکان کا اوس موضع میں اوس تعلقہ میں یا اوس مقام پر کوئی دوسرا مکان موجود ہے تو ظاھر ہے کہ کنٹرولر کے پاس یہ جوابدھی کافی ھوگی کہ اوسکا ایک مکان یہاں موجود ہے - اگر کوئی کرایہ دار کنٹرولر کے پاس اور اس قسم کا مواد پیش کرنے میں کامیاب ھو جائے کہ اوس مالک کا کوئی اور مکان ہے اور یہ جوابدھی ثابت ھو جائے تو ظاھر ہے کہ تخلیہ کی درخواست نامنظور ھوجائیگی - میں سمجھتا ھوں کہ اس میں مزید کسی قسم کا اضافہ کرنے سے

پیچیدگیاں بڑھ جائینگی اور اس سے کرایہ دار کو فائدہ کی بجائے نقصان ہوگا - جی سری راملو صاحب اپنی دوسری ترمیم کے ذریعہ یہ چاہتے ہیں کہ دس سال سے زائد مدت سے اگر کوئی کرایہ دار مکان پر قابض ہے تو اسکو حق ملکیت دینا چاہئے - میں نے اس سے پہلے کہا تھا کہ یہ قانون ٹیننٹ کو مالک بنانے کے لئے نہیں پیش کیا گیا ہے - وہ تصور بالکل علحدہ ہے جو لینڈریفارمس کے سلسلہ میں مد نظر تھا اور جسکو اختیار کیا گیا ہے - یہ قانون شہریوں سے متعلق ہے اور اربن ایریاز (Urban areas) سے متعلق ہے - کئی ایسے لوگ ہیں جو مالک مکان سے زیادہ آمدنی رکھتے ہیں - ان حالات میں ملے جلے علاقوں میں جو قانون نافذ کیا جاتا ہے اس میں زیادہ غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے - اس میں کرایہ دار کو مالک بنانے کا کوئی تصور داخل نہیں ہے - اسلئے میں ان دونوں ترمیات کو قبول نہیں کرسکتا -

اسکے بعد شری نواسیکر کی ترمیم ہے جو زیادہ اہم نہیں ہے - صرف ٹکنیکل ڈرافٹنگ پرپزس (Technical drafting purposes) کے لئے پیش کی گئی ہے - میں اس ترمیم کے اے - بی - اور سی تینوں اجزا کو قبول کرتا ہوں -

مسٹر اسپیکر - گویا آپ نواسیکر صاحب کے امنڈمنٹس اے - بی - سی کو قبول کر رہے ہیں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - جی ہاں - اے - بی - سی اور سی کے (۱ و ۲) جو ذیلی کلازس ہیں انہیں بھی قبول کرتا ہوں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ کی بھی ایک ترمیم ہے کہ چھ مہینے کی بجائے تین سال کی مدت رکھی جائے - اس سلسلہ میں گوپڈی گنگا ریڈی صاحب کی اور جے - آنند راؤ صاحب کی بھی ترمیات ہیں کہ تاریخ علم سے مدت کا شمار کیا جائے - چونکہ یہ سب ایک ہی مسئلہ سے متعلق ہیں اسلئے میں ان سب کا ایک ساتھ جواب دینا چاہتا ہوں - فرض کیجئے کہ مالک مکان کئی وجوہ کے منجملہ کوئی ایک وجہ بتا کر قبضہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو جب وہ کنٹرولر کے پاس جائیگا تو وہ شہادت کی بناء پر یہ اطمینان حاصل کریگا کہ آیا مالک مکان نیک نیتی سے اپنی ضروریات کے تحت مکان کا تخلیہ کرانا چاہتا ہے یا نہیں - تاوقتیکہ اوسکو مالک مکان کی نیک نیتی کا اطمینان نہ ہو جائے وہ تخلیہ کا حکم جاری نہیں کریگا - اسکے علاوہ کنٹرولر کو اس کا بھی اختیار دیا گیا ہے کہ اگر چھ مہینے تک مالک مکان استفادہ نہ کرے اور مکان کو خالی رکھے تو کرایہ دار کو اس کا حق ہوگا کہ وہ مکرر مکان کو اپنے استفادہ کے لئے حاصل کرے - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر خود مجھ سے متفق ہونگے کہ اس سے زیادہ تحدید عائد کرنا خود اس قانون کے مقصد کو فوت کرنے کے مترادف ہوگا - گورنمنٹ کا مقصد یہ نہیں ہے کہ مکان خالی پڑا رہے - جیسا کہ میں نے کہا -

" Suppress the mischief or advance the remedy "

مالک مکان زیادہ کرایہ کی لالچ میں غیر ضروری وجوہات بتاکر کنٹرولر کے پاس رجوع ہوکر اور جھوٹی شہادتیں پیش کرکے مکان کا قبضہ حاصل کرنے کی کوشش کرتےھیں تاکہ کسی دوسرے شخص کو زیادہ کرایہ پر مکان دیدین ۔ ہم نے یہ تحدید بھی عائد کردی ھےکہ وہ کسی اور کو مکان کرایہ پر نہ دے سکیں گے ۔ اسلئے ہم نے یہ رکھا ھےکہ اگر چھ مہینے تک مالک مکان خود مکان سے استفادہ نہ کرے توکرایہ دار مالک مکان سے مکرر مکان حاصل کرسکتا ھے ۔ هاوز شارٹیج (House shortage) کو دور کرنے میں اس سے کوئی مدد نہ ملیگی کہ برس ھا برس تک کوئی مکان اسطرح خالی رکھا جائے ۔ اگر مالک مکان برس ھا برس تک مکانات کو اسطرح خالی رکھ سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایکٹ کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہوگا ۔ اسلئے میں معزز رکن سے ادباً عرض کرونگا کہ وہ اپنی ترمیم واپس لیں ۔ ورنہ یہ ھوسکتا ھےکہ کوئی کرایہ دار دس پندرہ سال تک خاموش بیٹھکر یہ کہیگا کہ مجھے ابھی علم ھوا ھے اسطرح اس میں ایسے مباحث بیدا ھو جائینگے جن سے مقدمات میں اضافہ ھوگا جو اس قانون کے مقصد کے خلاف ھے ۔

رام ریڈی صاحب اور دوسرے صاحب کی ترمیم ھےکہ پچاس روپیہ جو پینالٹی (Penalty) رکھی گئی ھے اوسکی بجائے سو روپیہ رکھی جائے ۔ میں کہونگا کہ یہ ایسے دفعات کے سلسلہ میں ھےکہ مکان کی تعمیر جدید وغیرہ کے سلسلہ میں درخواست پیش ھو تو اوس سلسلہ میں پینالٹی رکھی گئی ھے ۔

Mr. Speaker: Shri K. Ram Reddy has not moved the amendment, if I remember right.

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ اس سلسلہ میں دوسری امنڈمنٹ بھی ھے اسلئے جواب ضروری ھو جاتا ھے ۔

پینالٹی کی رقم بڑھانے سے کوئی زیادہ فائدہ لینڈ لارڈ یا ٹیننٹ کو نہیں ھوگا ۔ وہ معاملہ تو حکومت یا ایسے مالک مکان کے مقابلہ میں ھوگا جو اس طرح خلاف قانون عمل کرے ۔ اس لئے زیادہ مقدار بڑھانے سے مطلب حاصل نہیں ھوسکتا ۔ شری کے ۔ اننت ریڈی اور شری گوپڈی گنگا ریڈی کی ترمیم کے متعلق بہت ساری وضاحت دوسری ترمیات کے جواب کے سلسلہ میں ھوچکی ھے ۔ اسطرح آنریبل شری کے ۔ اننت ریڈی صاحب کے امنڈمنٹس اے ۔ بی ۔ سی کا جواب تو پہلے ھی دیا جاچکا ھے ۔ ڈی کا جہاں تک تعلق ھے اوسکے ذریعہ سے وہ کچھ الفاظ بڑھانا چاھتے ھیں ۔ اون کی ترمیم یہ ھے ۔

'shall be put in execution after giving six months time to such tenants or institutions to find an alternative house'.

یہ بالکل اس قانون کے خلاف ہے ۔کیونکہ بیدخلی کے جو احکامات دئے جائینگے اون وجوہات کو ثابت کرنے پر دئے جائینگے ۔ اس لئے تخلیہ کے متعلق جو ریزن ایبل (Reasonable) مدت ہوسکتی ہے اوسکا اختیار رنٹ کنٹرولر کو دیا گیا ہے وہ اپنے اختیارات . . . .

شری کے ۔ اننت ریڈی ۔ میری ترمیم سب کلاز (۲) کے تعلق سے ہے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ اوس کا مطلب سمجھ کر ھی میں جواب دے رہا ہوں اوس سے مطلب حاصل نہیں ہوتا ۔ اوس کا اختیار تمیزی وسیع رکھنے کی ہم ضرورت سمجھتے ہیں ۔ لیکن آپ کی ترمیم اوس اختیار کو محدود کرنے والی ہے ۔ ان ترمیمات کا یہ مختصر سا جواب ہے ۔ میں عرض کرونگا کہ کلاز (۱۰) کو جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے عام طور پر پسند کیا گیا ہے ۔ یہ کلاز ایک کمپرہینسیو (Comprehensive) اور ہوموجینیس (Homogeneous) ہے اس سے مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—स्पीकर सर, मैं यह मालूम कर लेना चाहता हूं कि अेक मकान में औरत और दूसरे मकान में मर्द रहे और अुनके अंदर बदनिगाह हो जाय तो अुसके लिये यह कानून लागू होगा लेकिन दोनों मकानात में औरतें रहीं तो अुस सूरत में क्या होगा।

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ کبھی کبھی عورتیں بھی ایک دوسرے کے لئے نیوسنس ہوتی ہیں ۔

Mr. Speaker: I shall now put the amendments to vote.

Shri V. B. Raju (Secunderabad-General): I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

شری کے یل نرسمہاں راؤ (یلندو ۔ عام) راجو صاحب کی امنڈمنٹ وتھ ڈرا نہیں ہونی چاھئے کیونکہ میری امنڈمنٹ کو اوس کے مماثل ہونے کی وجہہ سے موو کرنے کا موقع نہیں دیا گیا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس پر ووٹ تو لیا جائیگا ۔ میں اس کو ووٹ پر رکھتا ہوں ۔ مگر یہ امنڈمنٹ موو نہیں ہوئی ہے ۔

شری کے یل نرسمہان راؤ ۔ ڈپٹی اسپیکر صاحب نے کہا تھا کہ یہ چونکہ راجو صاحب کی امنڈمنٹ کے مماثل ہے اس لئے اسکو موو کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

Mr. Speaker: The amendment may be moved now and I shall put it to vote.

Shri K. L. Narasimha Rao: I beg to move:

"That in line 2 of para (*i*) of sub-clause (2), for 'fifteen substitute 'thirty'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Mr. Speaker : The question is :

" That in line 2 of para (*i*) of sub-clause (2), for ' fifteen' substitute ' thirty'. "

The motion was negatived.

Shri K. L. Narsimha Rao : I demand a division.

The House then divided.

Ayes 49 ; Noes : 53.

Mr. Speaker : The question is :

" That in line 1 of para (*v*) of sub-clause (2), between ' house ' and ' or ' insert ' if it is not for the temporary purposes."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That in line 2 of para (*v*) of sub-clause (2), for ' four ' substitute ' six '. "

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That for para (*vi*) of sub-clause (2), substitute the following :—

' (*vi*) that the tenant has denied the title of the landlord and that such denial was not bonafide. "

The motion was negatived.

Shri Ch. Venkatrama Rao (Karimnagar) : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri G. Sreeramulu (Manthani) : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : Shri S. L. Newasekar's amendment has been accepted by the Member incharge of the Bill. It, therefore, need not be put to vote.

The question is :

"That in lines 4 and 5 of para (*a*) of sub-clause (5), for 'six months' substitute 'three years'."

The motion was negatived.

Shri J. Anand Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw paras (*a*) and (*b*) of my amendment. The rest of the amendment may be put to vote.

Parts (*a*) & (*b*) of the amendment were, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

(*c*) "In line 1 of sub-clause (*iv*), for 'No order for eviction shall be passed under sub-section (3), substitute :

'The order for eviction passed under sub-section (3)."

(*d*) "After para (*ii*) of sub-clause (4), add the following with a fresh line :

'Shall be put in execution after giving six months time to such tenants or institution to find an alternative House'."

(*e*) "In line 4 of para (*a*) of sub-clause (5) between 'cause' and 'within' insert : 'and with the purpose of leasing to other person'.

(*f*) "In line 2 of para (*b*) of sub-clause (5), for 'one' substitute 'three'."

The motion was negatived.

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: The question is:

"That Clause 10 as amended stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 10 as amended was added to the Bill.

Clause 11.

Mr. Speaker: The question is:

"That Clause 11 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 11 was added to the Bill.

Clause 12.

Shri Annaji Rao Gavane (Parbhani): I beg to move:

"That for the Clause, substitute:

"12 (1) No landlord shall, without the previous permission of the Controller cut off or withhold any of the amenities enjoyed by the tenant.

(2) A landlord may, for this purpose, apply for permission to the Controller.

(3) The Controller on receiving the application on this behalf, shall give notice of the same to the tenant concerned and after due inquiry he will, if he is satisfied that there is sufficient cause, for allowing the application, grant it or otherwise reject.

(4) If any of the amenities enjoyed by the tenant are stopped by any persons other than the landlord by reason of the landlord's failure to pay taxes or other charges, the tenant may pay them and have the amenities restored and deduct from the rent the amounts paid."

Mr. Speaker: Amendment moved.

* شری اناجی راؤگوانے - مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۱۲) کے تحت لینڈ لارڈ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ سفیشنٹ کاز (Sufficient cause) سمجھے یا اوس کو انصاف سمجھے تو جو امینیٹیز (Amenities) کرایہ دار کو اوسکی جانب سے دیگئیں اون کو کم کر سکتا ہے یا اون کو روك دے سکتا ہے - اگر مالک مکان کو کسی کرایہ دار سے شکایت ہو تو جو سہولتیں اوسکی حدتک تھیں اوسکو بند کرنے یا روك دینے کے لئے کنٹرولر کے پاس درخواست دیگا - یا اگر کرایہ دار کو مکان سے نکالدینا مقصود ہو یا اوس کا ستانا مقصود ہو تو وہ کنٹرولر کے پاس درخواست پیش کریگا اور کنٹرولر پرائمافیسی کیس (Primafacie case) سمجھہ کر انٹریم آرڈرس (Interim orders) دے سکے گا - اور اوس کے بعد اس کا تصفیہ کریگا اگر سفیشنٹ کاز ہے تو درخواست منظور کرلیگا اور اگر سفیشنٹ نہیں ہے تو درخوست نا منظور کردیگا - اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ چیز بھی رکھی گئی ہے کہ اگر کرایہ دار نے غلط درخواست دی ہے تو مالک مکان کو کرایہ دار سے اوس کا کمپنزیشن (Compensation) (۵۰) روپیہ دلایا جائے گا - اور اگر کرایہ دار کی درخواست صحیح ثابت ہو تو مالک مکان سے کرایہ دار کو (۵۰) روپیہ ہرجانہ دلایا جائےگا - میں نے اپنی ترمیم کے ذریعہ اس سکشن کو بدل دیا ہے - آپ نے اس سکشن میں یہ رکھا تھا کہ اور خود آپ کے پیش نظریہ چیز تھی کہ ممکن ہے کہ مالک مکان مکان کا تخلیہ کروانے کے لئے - یا کرایہ بڑھانے کے لئے یا اگر کرایہ دار کرایہ نہ بڑھائے تو اوسکو ستانے کے لئے کسی امینیٹیز (Amenities) کو بند کردیگا۔ اگر مالک مکان واقعی ایسا کرے تو کرایہ دار کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ کنٹرولر کے پاس رجوع ہو - اس کی بجائے میں نے یہ امنڈ منٹ پیش کی ہے کہ کسی مالک مکان کو اپنی جانب سے امینیٹیز بند کرنے کا اختیار نہ ہوگا جب تک کہ کنٹرولر سے اسکے متعلق قبل از قبل اجازت حاصل نہ کرلے - مالک مکان کو اختیار رہیگا کہ اگر وہ سفیشنٹ کاز سمجھتا ہے تو امینیٹیز بند کردے - مگر اس کے کنٹرولر کے پاس درخواست دے - اور کنٹرولر کو یہ اختیار رہیگا کہ کرایہ دار کو طلب کرے اگر اسکو یہ معلوم ہو کہ امینٹیز بند کرنے کے لئے سفیشینٹ کاز ہے تو وہ اس کے متعلق تصفیہ کریگا - اس کے تحت نہ انٹریم آرڈرس پاس کرنے کا سوال آتا ہے نہ کرایہ دار کو ستانے کا سوال آتا ہے - نہ مقدمہ بازی کا - آنریبل موور آف دی بل اس ترمیم کو قبول کرلیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جو منشاء ہے اس سے بھی زیادہ وضاحت اس ترمیم سے ہو جاتی ہے - اس میں مالک مکان کو اختیار دینے کی بجاے یہ رکھا گیا ہے کہ وہ پہلے اجازت حاصل کرے اس کے بعد جو کچھ بھی امینیٹیز ہیں انکو بند کر سکتا ہے - اس سے کسی کو تکلیف دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا بلکہ کرایہ دار کو جو کچھ بھی تکلیف ہو سکتی تھی وہ بھی ختم ہو جاےگی اور کسی کو گریج (Grudge) کرنے کا موقع نہیں

رهیگا ۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ اس بڑی ترمیم کو جیسا کہ اوس پارٹی کا رحجان رہتا ہے قبول نہیں کیا جائے گا ۔ ادھر سے جو ترمیمات پیش ہوتی ہیں انہیں مناسب تصور کیا جاتا ہے اور ادھر سے جو ترمیم دیجاتی ہیں خواہ وہ اچھی ہی کیوں نہ ہو اسکو برا تصور کرتے ہوئے انکو قبول کرتے ہوئے ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہی ترمیم اوسطرف سے پیش کیجاتی تو اسے ضرور قبول کیا جاتا ۔ لیکن اس سے ہٹ کر مقدمہ بازی اور تکالیف کو ختم کرنے کے لئے جو ترمیم میں نے دی ہے کم ازکم اسے آنریبل منسٹر قبول کرلیں۔

* شری کشن رام ریڈی (نلگنڈہ ۔ عام) ۔ اس امنڈ منٹ کی تائید کرتے ہوئے میں آنریبل موور آف دی بل سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کلاز بمبئی ایکٹ کے سکشن کے مماثل ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ گھر خالی کرنے یا کرایہ میں اضافہ کرنے سے متعلق مالک مکان انڈائرکٹ (Indirect) طور پر جو مشکلات پیدا کرتے ہیں ان کی روک تھام کیجائے ۔ اس میں شک نہیں کہ آنریبل منسٹر نے ایک پراویزو (Proviso) رکھا ہے لیکن وہ بے اثر ہے کیونکہ کرایہ دار عدالت میں رجوع ہو تو اسے کئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے عدالت میں جانے کے بجائے وہ دوسرا مکان ڈھونڈھ لینا ہی مناسب سمجھتا ہے ۔ امینٹیز '' کے کٹ (Cut) ہونے کے بعد اگر سفیشنٹ کاز ہو ،، تو وہ منظور ہوجاتا ہے۔ کرایہ دار کو ستانے کے لئے جو ورڈنگ رکھی گئی ہے اس کا جواز نہیں ہے ہمارے متصلہ صوبجات میں بھی ایسا ہی ہے اس لئے اس پورے کلاز کو بدلا گیا ہے ۔ اس سے یہ نا سمجھا جائے کہ اور یجنل ایکٹ (Original Act) میں ایسی ورڈنگ (Wording) نہیں ہے بلکہ یہ دیکھا جائے کہ مقصد پورا ہوتا ہے یا نہیں اس لئے میں آنریبل منسٹر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کو قبول کریں ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آنریبل ممبرس کو یہ خیال کیوں ہورہا ہے کہ جو ترمیم اسطرف سے پیش کیجاتی ہے اسکو مناسب سمجھا جاتا ہے اور جو ترمیم اوسطرف سے پیش کیجاتی ہے اسکو غیرمناسب سمجھا جاتا ہے ۔ در اصل ایسا نہیں ہے بلکہ آپکی طرف سے جو مناسب ترمیمات پیش ہوتی ہیں انکو ہم نے ہمیشہ قبول کیا ہے اگر ترمیمات غیرمناسب ہوں تو ظاہر ہے کہ غیرمناسب ہونے کی وجہ سے انہیں قبول نہیں کیا جاتا ۔ آنریبل ممبر کلاز ۱۲ کو تحلیل کر کے ایک دوسرا کلاز اسکی جگہ لانا چاہتے ہیں کلاز ۱۲ میں جو اصول اور نظریہ ہے وہ ان سہولتوں سے متعلق ہے جو کرایہ دار کو معاہدہ کے تحت ملتے تھے۔ اسکو بغیر کسی مناسب وجہ کے جسٹ (Just) اور سفیشنٹ کاز (Sufficient) کے الفاظ یہاں رکھے گئے ہیں) نہیں کاٹ سکتے ۔ لیکن اگر کوئی ایسی صورت درپیش ہوتو فوری چارہ کار کیلئے رنٹ کنٹرولر کے پاس جانے

کا اختیار دیا گیا ھے ۔ نہ صرف یہ بلکہ آنریبل ممبر اکسپلینیشن ملاحظہ فرمائے تو انہیں یہ بھی معلوم ھوتا کہ اگر اسکی بجلی کٹ گئی ھے تو وہ رنٹ کنٹرولر کے پاس جا کر فوراً حلف نامہ داخل کر کے بجلی جاری کرا لے سکتا ھے ۔ وہ جسٹ ھے یا نہیں اسکی تحقیقات بعد میں ھوگی ۔ آپکی ترمیم مناسب ھے یا نہیں میں اسکو ثابت کرنے کیلئے ایک مثال دیتا ھوں الکٹرسٹی کے شارٹ سرکیوٹ ھوتے ھیں یا کوئی اور وجہ ایسی ھے جس سے ایک میجر خطرہ لاحق ھوگیا ھے تو ایسی صورت میں گھر جلنے دیں یا اسکا فوری سدباب کیا جائے ۔ ایسی صورت میں کنٹرولر کے پاس درخواست دیں اور تحقیقات ھونے تک انتظار کرنا کس حد تک مناسب ھوگا اسپر آنریبل ممبرس غور فرماسکتے ھیں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے قانون سے ھم کوئی فاعدہ پہنچاسکینگے ۔ امینیٹیز کا تعلق عموماً الکٹرسٹی ۔ واٹر سپلائی آمد و رفت کے دروازوں کو مسدود کرنے یا کھلا رکھنے سے ھوتا ھے اور اسی غرض سے یہ دفعہ بھی رکھی گئی ھے ۔ ان چیزوں کے سلسلہ میں کنٹرولر کو اسکا اختیار دیا گیا ھے کہ اکس پارٹی آرڈر (Ex-party order) یعنی یک طرفہ حکم دے حالانکہ عام طور پر قوانین میں یکطرفہ احکام کو انکریج نہیں کیا جاتا لیکن ان خاص وجوہ کی بناء پر اسکا اختیار بھی دیا گیا ھے ۔

اب جسٹ کاز کیلئے یہ کہا جارھا ھے کہ یہ بہت ویگ ھے ۔ اس سلسلہ میں مدراس ھائیکورٹ اور کلکتہ ھائیکورٹ کے اتنے فیصلے ھیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ اسکے بعد اب کوئی ھائیکورٹ کیس لا بنائیگا ۔ آنریبل ممبر جو قانون داں ھیں وہ جانتے ھیں کہ تھری انڈین اپیلس کتنے ولیومنس (Voluminous) ھیں ۔ اگر معزز ایوان مجھے کوٹ کرنے کی اجازت دے تو میں اسمیں سے کوٹ کرونگا لیکن اب مزید کیس لا بنانے کی خاطر لٹیگنٹس (Litigants) کو عام طور پر ڈسپیوٹس میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ۔ ان وجوہ کی بناء پر میں عرض کرونگا کہ آنریبل ممبر اس امنڈمنٹ کیلئے پرس (Press) نہ کریں البتہ جو مناسب ترمیمات ھوتی ھیں انکو قبول کیا جاتا رھا ھے اور آئندہ بھی قبول کئے جائینگے ۔

Mr. Speaker: The question is:

"That for the Clause, substitute:

'12 (1) No landlord shall, without the previous permission of the Controller cut off or withhold any of the amenities enjoyed by the tenant.

(2) A landlord may, for this purpose, apply for permission to the Controller.

(3) The Controller on receiving the application, in this behalf, shall give notice of the same to the tenant concerned

and after due inquiry he will, if he is satisfied that there is sufficient cause, for allowing the application, grant it or otherwise reject it.

(4) If any of the amenities enjoyed by the tenant are stopped by any persons other than the landlord by reason of the landlord's failure to pay taxes or other charges the tenant may pay them and have the amenities restored and deduct from the rent the amounts paid ".

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That Clause 12 stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Clause 12 was added to the Bill.

Clauses 13 *and* 14.

Mr. Speaker : The question is :

" That Clauses 13 and 14 stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Clause 13 and 14 were added to the Bill.

Clause 15.

Shri Annaji Rao Gavane : I beg to move :

" (*a*) That in lines 5 to 7 of sub-clause (2), omit :

' Provided that the amount so deducted or recoverable in any year shall not exceed one-twelth of the rent payable by the tenant for that year.

(*b*) After sub-clause (2), add the following as sub-clause (3):

' (3) If the landlord refuses to accept the rent, after deducting the cost of repairs from the rent, the tenant will be authorised to deposit the same in the Controller's office, according to clause 9 of the said Act ".

Mr. Speaker : Amendment moved.

*شری اناجی راؤگوانے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ اس دفعہ میں یہ ہے کہ کرایہ دار اگر اپنی جانب سے کوئی ریپر مکان میں کروائے تو وہ سال کے رنٹ کا ($\frac{1}{12}$) حصہ سے زیادہ نہونا چاھئے ۔ ریپرس (Repairs) کرانا تو مالک مکان کا فرض ھے ۔ جو ریپرس ضروری ھوتی ھیں اگر وہ وقت پر نہ کرائی جائیں تو ممکن ھے کرایہ دار کے خاندان کے لئے زندگیوں کا خطرہ پیدا ھو جائے ۔ اسلئے کرایہ دار اپنی طرف سے ریپر کرانے پر مجبور ھو جاتا ھے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مکان میں پنکھا لگوانے یا رنگ کروانے کو ریپر میں شامل کیا جاکر وہ پیسے مالک مکان سے دلوائے جائیں اور ایسی ریپر کرنے کا اختیار کرایہ دار کو دیدیا جائے ۔ مگر دیوار یا چھت بوسیدہ ھو جاتا ھے اور گرنے کے قریب ھو جاتا ھے جس سے زندگیاں خطرہ میں پڑجاتی ھیں ایسی صورت میں ریپر کرنا پڑتا ھے ۔ جب مالکِ مکان کو توجہ دلائی جاتی ھے تو وہ نہیں کرواتا ۔ کرایہ دار مجبوراً کروالیتا ھے تو ایسی صورت میں ($\frac{1}{12}$) کی شرط رکھنا مناسب نہیں ۔ جتنا بھی خرچ کرایہ دار نے ایسی ریپرس پر کیا ھو وہ کرایہ میں سے وضع کر کے بقیہ مالک مکان کو دینے کا اختیار ھونا چاھئے ۔ اگر مالک مکان مابقی کرایہ لینے سے انکار کرے تو منی آرڈر کرسکتے ھیں اسکو وصول کرنے سے انکار کرے تو جیسا کہ (۹) کے تحت اختیار دیا گیا ھے ۔ اور یہ کرایہ کرایہ دار رنٹ کنٹرولر کے دفتر میں داخل کرسکتا ھے ۔ کیونکہ مالک مکان تو توجہ دلانے کے باوجود بھی تعمیر نہیں کرتا ۔ وہ کہتا ھے کہ رھنا ھے تو رھو ۔ اور پھر مہینے کے ختم پر اسکا آدمی ڈنڈا لیکر کرایہ وصول کرنے آجاتا ھے ۔ یہ روزمرہ ھمارے دیکھنے میں آتا ھے ۔ ایسی حالت میں کرایہ دار ریپر کرتا ھے تو جتنا اسکا خرچ ھو اتنا دلانا چاھئے ۔ میں آنریبل موور آف دی بل سے استدعا کرتا ھوں کہ میرے امنڈمنٹ کو قبول کرلیں ۔

شری سری ھری ۔ (کنوٹ) میں اس امنڈمنٹ کی مخالفت کرتا ھوں ۔ دفعہ (۱۲) میں خاص طور پر یہ احکام ھیں کہ مالک مکان کرایہ دار کی آسائشوں کو خواہ مخواہ نہیں روکیگا ۔ اور کرایہ دار پر بھی یہ شرط ھے کہ وہ رھائشی مکان کو غیر رھائشی مکان میں تبدیل نہیں کرسکتا تاوقتیکہ وہ کنٹرولر سے اجازت نہ لے ۔ اس شرط کے بعد کرایہ دار مالک مکان کو نوٹس دیتا ھے کہ وہ فلاں فلاں ریپر کرے ۔ اگر وہ کافی عرصہ گزرنے کے باوجود بھی ریپرس نہ کرے تو کرایہ دار کو ایک محدود حدتک اختیار دیا گیا ھے کہ وہ ایک مہینہ کا کرایہ ریپرس پر خرچ کرلے جو کرایہ میں مجرا کرلیا جائیگا ۔ جب دفعہ ۱۲ میں صاف طور پر اسکی صراحت موجود ھے تو میں نہیں سمجھتا کہ دفعہ ۱۵ میں کسی ترمیم کی ضرورت ھے ۔ یہ جس طرح پیش ھوا ھے ویسے ھی منظور ھونا چاھئے ۔

شری کشٹا رام ریڈی ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے دفعہ ۱۲ پیش کرنے سے بھی آنریبل موور آف دی بل کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب کرایہ دار کا معاملہ آتا ہے تو اسکو سہولتیں سوچ سوچ کر دیں اور مالک مکان کو کافی سہولتیں دیجائیں۔ اسی وجہ سے کرایہ دار کو مجبوری کی صورت میں بھی بہت محدود حدتک مکان کی ترمیم کا اختیار دیا گیا ہے ۔ اس سلسلے میں دوسرا امنڈمنٹ ($\frac{1}{12}$) کی بجائے ($\frac{1}{6}$) رکھنے کے لئے پیش کیا گیا تھا جو موو نہیں ہوا ۔ اگر مکان کو چونا ڈلوانا ہو یا کوئی ترمیم کرنی ہو یا کوئی دیوار بنوانی ہوتو اس کے لئے کافی پیسے لگجاتے ہیں ۔ لیکن صرف ایک ماہ کے کرایہ کی حدتک اختیار دیا گیا ہے ۔ میں کہونگا کہ یہ پراویژن جو محدود کرنے کے لئے ہے اومٹ (Omit) کرنا چاہئے ۔ اگر یہ خطرہ ظاہر کیا جائے کہ ایسی صورت میں کرایہ دار ہمیشہ مرمت ہی کرواتا رہیگا ۔ اورکرایہ اس بہانے ادانہ کریگا تو ایسی صورت میں کنٹرولر مناسب تصفیہ کرینگے ۔ میں امنڈمنٹ کی تائید کرتے ہوئے آنریبل موور آف دی بل سے خواہش کرونگا کہ وہ اس پراویژن کو حذف کریں ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ اگر قانون انتقال جائیداد سے ان شرائط کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ لینڈ لارڈ کے حقوق پر کافی رسٹرکشن (Restrictions) عائد کئے گئے ہیں ۔ اگر کلاز ۱۲ کو ۱۰ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ اعتراض کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے کہ کرایہ دار کا سوال آتا ہے تو انتہائی تنگ نظری برتی جاتی ہے اور مالک مکان کی صورت میں فراغ دلی سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر ایسا کہا جائے تو میں کہوں گا کہ یہ صرف الزام کی خاطر الزام لگایا جارہا ہے۔ اور اس الزام میں کوئی بنیاد موجود نہیں ہے ۔ کرایہ دار کو اسنشیل ریپرس (Essential repairs) کا اختیار دیا گیا ہے۔وہ بھی ایسی صورت میں کر سکتا ہے جبکہ اس نے مالک مکان کو نوٹس دیا ہو ۔ اس نوٹس کی مدت گزر جانے کے بعد باضابطہ حساب کتاب رکھکر کرایہ دار اسنشیل ریپرس کر سکتا ہے۔ اس صرفہ کو وہ مالک مکان سے کلیم (Claim) کر سکتا ہے۔ یا عدالت میں پیش کرکے مالک مکان سے حاصل کر سکتا ہے یہ حق کرایہ دار کے لئے رکھا گیا ہے۔ ان حالات میں میں آنریبل ممبر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ممبر انچارج آف دی بل پر جو بے بنیاد الزام لگاتے ہیں وہ کہاں تک صحیح ہے ۔ کلاز ۱۰ (۱) میں یہ بتایا گیا ہے کہ

Every landlord shall be bound to keep the house in reasonably good repairs.

اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جب وہ اسکی خلاف ورزی کرتا ہے تو ضمن (۲) میں کرایہ دار کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اسینشیل ریپرس میں سے مائنر ریپرس کرے ۔ اسطرح

کچھ نہ کچھ ریزنیبل رسٹرکشنس (Reasonable restrictions) عائد کرنا
ضروری ہے۔ یہاں یہ رکھا گیا ہے کہ کوئی کرایہ دار ایسی تعمیر و ترمیم نہیں کر سکتا
جسکی مالیت سال بھر کے کرایہ کے بارھویں حصہ سے زیادہ ہے۔ وہ ریپرس کرتو سکتا ہے
لیکن مالک مکان سے اس کا مطالبہ نہیں کر سکتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ یقیناً امپرومنٹ
ہے۔ لیکن جنرلائیز (Generalise) کرکے الزام لگایا جاتا ہے۔ میں کہونگا
کہ تقریر برائے تقریر یا الزام برائے الزام کےسوا کچھ نہیں ۔ ظاہر ہے کہ اس کا مجھ پر
کوئی اثر نہوگا ۔ اور معزز ایوان کی رائے تبدیل کرنے میں اس سے کوئی مدد نہیں ملیگی ۔
آنریبل ممبر شری سری ہری نے صحیح فرمایا کہ کلاز (۱۲) میں مالک پر قیود عائد کیگئی
ہیں اور اس پر کافی ذمہ داریاں عائد کیگئی ہیں ۔ اس پر لازم ہے کہ وہ اسینشیل
گڈ ریپرس (Essential good repairs) کروائے ۔ یہ مالک کو فائدہ
پہنچانے والا ہے یا کرایہ دار کو ۔ ان حالات میں میں کہوں گا کہ جو ترمیم پیش ہوئی ہے
اس کو رد کردیا جائے۔

Mr. Speaker: The question is :

"(*a*) That in lines 5 to 7 of sub-clause (2), omit:

'Provided that the amount so deducted or recoverable in any year shall not exceed one-twelfth of the rent payble by the tenant for that year'

(*b*) That after sub-clause (2), add the following as sub-clause (3) :—

'(3) If the landlord refuses to accept the rent, after deducting the cost of repairs from the rent, the tenant will be authorised to deposit the same in the Controller's office, according to clause 9 of the said Act.'"

The motion was negatived.

Shri Annaji Rao Gavane: Sir, I demand a division.

The House then divided.

Ayes: 44; Noes: 59.

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is :

"That Clause 15 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clause 15 was added to the Bill.

Clauses 16 *and* 17.

Mr. Speaker : The question is :

"That clauses 16 and 17 stand part of the Bill"

The motion was adopted.

Clauses 16 and 17 were added to the Bill.

Clause 18.

Shri K. Anantha Reddy : I beg to move :

"That in lines 4 and 5, omit the following :

'with such modification as the circumstances may require'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے ۔ اننت ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ دفعہ ۱۸ میں دستاویزات داخل کرنے اور گواهوں کو طلب کرنے کے بارے میں کنٹرولر کو اختیار دیا گیا ھے ۔ اور ضابطہ دیوانی کے تحت جو پروسیجر ھے اس کے تحت کام کرنے کا اختیار دیا گیا ھے۔ یہاں یہ رکھا گیا ھے کہ

'with such modification as the circumstances may require'

میں سمجھتا ھوں کہ کنٹرولر کو اس سے وسیع اختیارات مل جائیں گے ۔ اور وہ جیسے مناسب تصور کرے عمل کریگا ۔ اور ضابطہ دیوانی کے رول کو درگزر کرنے کی کوشش کریگا ۔

تو اس لئے یہ جو الفاظ ھیں

"With such modifications as the circumstances may require"

ان کو حذف کرنے کے لئے میں نے امنڈمنٹ پیش کی ھے۔ میں سمجھتا ھوں کہ اسکو قبول کرنے میں موور آف دی بل کو کوئی عذر نہوگا۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ کلاز ۱۸ اور ۱۹ ایک دوسرے پر حاوی ھیں ۔ دونوں کی تحقیقات کا طریقہ جو مقرر کیا گیا ھے وہ مجموعی طور پر ضابطہ دیوانی کے اصول پر مبنی ھے۔ طلبی دستاویز یا ڈاکیومنٹس (Documents) کے داخل کرنے کے جو قواعد ھیں وہ یہاں متعلق نہیں ھیں ۔ بعض صورتوں میں ماڈیفیکیشن (Modification) کرنا ضروری ھے ۔ ھم نے سمری ٹائیپ (Summary type)

کی ایک انکوائیری (Enquiry) سہادت کے
قلمبند کرنے کا طریقہ معین کیا ہے۔ ورنہ شہادت طلب کرنے کے احکام کو پورے طور پر
متعلق کرنے پر وہ مجبور ہو جائینگے جس سے مطلب فوت ہو جائیگا ۔ اس لئے یہ چیز
اس ڈھانچے میں نہیں بیٹھتی اور نہ میں اسکو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

Shri K. Anantha Reddy: I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: The question is:

"That Clause 18 stand part of the Bill".

The motion was adopted.
Clause 18 was added to the Bill.

Clause 19.

شری محمد عبدالرحمن (ملک پیٹھ) ۔ دفعہ (۱۹) میں حسب ذیل ترمیم پیش کرتا ہوں ....

مسٹر اسپیکر ۔ دونوں کا منشا ایک ہی معلوم ہوتا ہے ۔

شری عبدالرحمن ۔ لیکن مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب متعلقہ اسکو شاید قبول کرلیں ۔

I beg to move:

"That in line 2, omit 'as nearly as possible'."

Mr. Speaker: Amendment moved.

شری عبدالرحمن۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ ممکن ہے کہ منسٹر صاحب اسکو قبول کرلیں
کیونکہ کنٹرولر سے مراد ایسا شخص ہوگا جس کو کنٹرولر کے اختیارات دئے گئے ہوں ۔
میں سمجھتا ہوں کہ جو ڈیشل آفیسر اس کے لئے موزوں ہو سکیگا جوڈیشیل آفیسر ہوتو
عمدگی کے ساتھ مقدمات کا تصفیہ کرسکیگا ۔ سرسری تحقیقات کے اختیارات کنٹرولر کو
دئے جائیں گے لیکن جو ڈیشیل آدمی ہو تو زیادہ احتیاط برتے گا ۔ سرسری تحقیقات کے
اختیارات ضابطہ دیوانی کے لحاظ سے بعض نظماء کو ہی دئے جاتے ہیں ۔ اگر ایسے اختیارات
مال کے عہدہ داروں کے تفویض کئے جائیں تو چونکہ وہ قانون سے دور رہتے ہیں اسلئے
اس کا شبہ ہو سکتا ہے کہ وہ سرسری تحقیقات کے منشا کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے ۔
اس لئے احتیاط کا تقاضہ یہ ہوگا کہ انکو اسکا پابند کیا جائے کہ ضابطہ دیوانی کے تعلق

سے شہادت قلمبند کرنے میں وہ پورے پورے اصولوں کو ملحوظ رکھیں - انصاف میں کسی قسم کا خلل نہ ہونے کی غرض سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ وہ ضابطہ دیوانی کو ملحوظ رکھیں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - مجھے افسوس ہے کہ میں اس ترمیم کو قبول نہیں کرسکتا اس ترمیم کے تعلق سے میرا استدلال وہی ہے جو دفعہ ۱۸ کے تعلق سے میں پیش کرچکا ہوں اس لئے میں پھر اوس تقریر کو دہرانا نہیں چاہتا -

Shri Abdul Rehman : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 19 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 19 was added to the Bill.

Clause 20.

Shri V. B. Raju : The amendment which was originally given notice of by me was not correct. It should read as follows :

"In line 3 of sub-clause (2), omit the words beginning with 'if it is satisfied' and ending with 'at the rate fixed by the Controller'."

After removing these words, the clause would read as follows :

"On such appeal being preferred the appellate authority may order stay of further proceedings in the matter pending decision on appeal until the termination of the proceedings before the appellate authority".

The purpose of my amendment is that when the appellate authority has heard the case and when the authority gives stay orders, it need not demand any security. It may be very difficult for the tenant to furnish the necessary security. When the authority hears both parties and when it is satisfied that the case is bonafide for admission, security may not be demanded. It is as a sort of relief to the tenant and it is with this view that I have brought in this amendment.

Mr. Speaker : But this amendment is altogether different from the original amendment tabled by the hon. Member.

The Chief Minister (Shri B. Ramakrishna Rao) : Besides that, Sir, I think my hon. friend does not know that in the Civil Procedure Code there is a section which says that if a stay order is to be given by an appellate Court, sufficient security has to be taken from the appellant. It would not be correct to introduce a different sort of provision in the Rent Control Bill. It would not be acceptable to the Civil Courts. I think the hon. Member should not move it.

Mr. Speaker : The amendment is different in nature also.

Shri V. B. Raju : I do not wish to move the amendment.

Shri K. Ananth Reddy : I have got an amendment to this clause. I beg to move :

"That in line 3 of sub-clause (1) for '15' substitute '30'

Mr. Speaker : Amendment moved

شری کے۔ انت ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ مرافعہ کی مدت کے بارے میں ۱۵ یوم کی میعاد رکھی گئی ھے اوس کی بجائے میں نے ۳۰ یوم رکھنے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ھے۔ ضابطہ دیوانی کے لحاظ سے جب ڈسٹرکٹ جج کے پاس مرافعہ پیش کرنا ھو تو اس کے لئے ۳۰ یوم کی مدت رکھی گئی ھے۔ اس لحاظ سے میں نے یہاں بھی تیس یوم رکھے ھیں ۔ اس کی وجہ سے ایک تو یونیفارمٹی (Uniformity) رھیگی اور دوسرے سہولت بھی ھوگی ۔ کیونکہ کنٹرولر جو ھوگا وہ ریوینیو آفیسر ھوگا اور ظاھر ھے کہ کنٹرولر تعلقہ میں بھی مقرر کیا جا سکتا ھے۔ ان صورتوں میں جو مرافعہ ھوگا وہ ڈسٹرکٹ جج کے پاس ھوگا اور ضلع کے مستقر کو جانا پڑیگا ۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ھوں کہ تیس یوم کا جو امنڈ منٹ میں نے پیش کی ھے وہ واجبی ھے اور مجھے امید ھے کہ منسٹر صاحب متعلقہ اسکو قبول فرمائینگے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ میں اس ترمیم کو مناسب سمجھتا ھوں اس لئے قبول کرتا ھوں۔ نہ صرف لائین (۳) میں بلکہ لائین (۵) میں بھی (Consequentially) ۱۵ کے بجائے (۳۰) کا فیگر آئیگا ۔

Mr. Speaker: The question is :

"That Clause 20 as amended stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Clause 20 as amended was added to the Bill.

Clause 21.

Mr. Speaker : The question is :

" That Clause 21 stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Clause 21 was added to the Bill

Clause 22.

Shri Annaji Rao Gavane : " That in lines 2 to 4 for 'whether they were parties to the proceedings or not, provided that such order was not obtained by fraud or collusion,' substitute : 'provided they are made parties to the proceedings.' "

Mr. Speaker : Motion moved.

* شری اناجی راؤ گونے - مسٹر اسپیکر سر - یہ قانون کا مسلمہ اصول ہے اور اسبارے میں کئی نظائر موجود ہیں کہ کسی ڈگری کا اثر صرف اون ہی اشخاص پر ہوتا ہے جو اوس مقدمہ کے فریق ہوں - یہ قانون کا طے شدہ پرنسپل (Principle) ہے - اس کے برخلاف آنریبل منسٹر اس میں ایسی چیزیں شامل کرنا چاہتے ہیں کہ ایوکشن (Eviction) کے لئے اگر کسی سب ٹیننٹ (Sub-tenant) کو فریق نہ بنایا جائے تب بھی تصفیہ کا اثر سب ٹیننٹ پر پڑے گا - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک سب ٹیننٹ کو فریق نہ بنایا جائے تصفیہ کا اثر اوس پر نہیں پڑسکتا - میرا یہ بہت ہی معمولی امنڈمنٹ ہے جو قانون کے بنیادی پرنسپلس پر مبنی ہے اس لئے میں کہونگا کہ آنریبل منسٹر اسکو قبول کرنا چاہیں تو قبول کریں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قانون کے اصول کے خلاف یہ امنڈمنٹ ہے - آنریبل ممبر اگر دفعہ ۲ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ سب ٹیننٹ پر بھی اسکی ذمہ داری کا عاید ہونا ضروری ہے - کیونکہ سب ٹیننٹ ٹیننٹ کے ذریعہ قبضہ و تصرف کا اختیار حاصل کرتا ہے اور اوس سے استفادہ کرتا ہے - اسی لئے جو ذمہ داری ٹیننٹ پر عائد ہوتی ہے وہی ذمہ داری سب ٹیننٹ پر بھی مساوی طور پر عائد ہوتی ہے - اس لئے میں عرض کرونگا کہ یہ قانون کے اصول کے خلاف نہیں ہے بلکہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ قانون کے اصول کے منافی ہوگی - اس لئے میں اس ترمیم کو قبول نہ کرنے پر مجبور ہوں -

Mr. Speaker : The question is :

" That in lines 2 to 4, for : 'whether they were parties to the proceedings or not, provided that such order was not obtained

by fraud or collusion,' substitute: 'provided they are made parties to the proceedings."

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

"That Clause 22 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 22 was added to the Bill.

Clauses 23, 24 & 25.

Mr. Speaker: The question is:

"That Clauses 23 to 25 stand part of the Bill."

The motion was adopted

Clauses 23 to 25 were added to the Bill.

شری عبدالرحمن - اسوقت پانچ بج چکے ہیں اور ابھی کام باقی ہے اس لئے آدھے گھنٹے کا وقفہ دیاجائے تو مناسب ہے -

مسٹر اسپیکر - اب صرف دو کلازس ہیں ساڑھے پانچ بجے تک بیٹھیں تو وہ ختم ہو جاتے ہیں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - اتنے وقت میں ختم ہونا ممکن نہیں ہے- وقفہ دیاجائے تو مناسب ہے-

مسٹر اسپیکر - ساڑھے پانچ بجے تک وقفہ رہے گا -

Shri Annajirao Gavane: It will not alter things.

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Mr. Speaker: Now we shall take up Clause 26.

Clause 26.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

" That in para (*b*) of sub-clause (1), omit items (*v*) and (*vi*).

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Abdur Rahman : I beg to move :

" Omit para (*b*) of sub-clause (1).

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

" Omit para (*c*) of sub-clause (1)."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri. K. Ananth Ram Rao (Devarkonda) : I beg to move:

"That in para (*b*) of sub-clause (1) omit items (*iii*) to (*vi*) "

Mr. Speaker : Amendment moved :

Shri L. N. Reddy (Wardhannapet) : I beg to move :

" Omit item (*i*) of sub-clause (2).

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Wamanrao Deshmukh (Mominabad-General) : I beg to move :

" That in line 1 of para (*c*) of sub-clause (1), omit 'person whom or '."

Mr. Speaker : Amendment moved.

*شری جی - سری راملو - مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۲۶) میں میں جو امنڈمنٹ پیش کیا ہوں وہ یہ ہے کہ کلاز (۲۶) میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ رنٹ کنٹرول بل پاس ہونے کے بعد بعض چیزوں پر وہ لاگو نہیں ہوگا - میری ترمیم یہ ہے کہ دفعہ (۲۶) میں جو آئٹمس (Items)بتائے گئے ہیں اوس کے منجملہ آئٹم نمبر (۵) جو سالار جنگ اسٹیٹ سے متعلق ہے اور آئٹم نمبر (۶) جو کورٹ آف وارڈز سے متعلق ہے ان دونوں کو نکال دیا جائے - اس کے علاوہ کلاز (۳۱) میں بھی میں نے امنڈ منٹ پیش کی ہے - ہاؤز کے دیگر معزز ممبران بھی لائے ہیں - ان دونوں کے بارے میں جو تقاریر اب تک ہوئیں اون میں میں ایک چیز پاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جو بھی قانون لایا جاتا ہے اوس کی زد -

میں سب ھی کو آنا چاهئے - خواہ وہ گورنمنٹ بلڈنگس ھوں یا کسی پرائیویٹ پرسن
(Private person) کی برابرٹی ھو۔ اس کے متعلق حقوق - ذمہ داریاں اور قانون
سے استفادہ حاصل کرنے کی سہولتیں سب کے لئے ایک ھی ھونی چاھئے - اس لئے میں
نہیں سمجھتا کہ اس میں آئٹم نمبر (٥) اور (٦) کیوں رکھا گیا ھے - اس کے علاوہ پیارا
(سی) کے تحت بھی بعض اشخاص یا اداروں کے مکانات کو گورنمنٹ کے احکام کی بناء پر
رنٹ کنٹرول بل سے مستثنی قرار دیا جائے گا - میں اس میں کوئی جواز نہیں پاتا
کیوں کہ ٹیننٹ خواہ کسی پرائیویٹ مکان کا ھو - سی - آئی - بی - کا ھو گورنمنٹ
بلڈنگ کا ھو - یا سالار جنگ اسٹیٹ کا ھو سب کو برابر حقوق حاصل ھونے چاھئیں -
یہی انصاف کا تقاضا ھے - ایک مکان کے ٹیننٹ کو کچھ اور حقوق اور دوسرے مکان کے
ٹیننٹ کو کچھ اور حقوق یہ بالکل بے معنی چیز ھے پرنسبل آف ایکوٹی (Principle
of equity) کے خلاف بھی ھے۔ حکومت چاھے تو اپنی پراپرٹیز کے متعلق ان دی لارجسٹ
انٹرسٹ آف دی پیپل(In the largest interest of the people)ان ذمہ داریوں کو
کچھ حد تک کم کر سکتی ھے - اگر چند افراد کے حقوق کو ختم کرکے عوام کی زیادہ تعداد
کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ھے تو اون کے فائدہ کی خاطر حکومت ایسا اقدام کرسکتی ھے۔ یعنی

At the cost of few, if the Govt. is going to give facilities to all or many, that can be tolerated.

اس پرنسپل کے تحت اگر دو چار افراد کے حقوق زائل کرکے عوام کی ایک بڑی تعداد کو
یا ٹیننٹ کی زیادہ تعداد کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ھو تو قانون میں مستثنیات رکھے
جاسکتے ھیں۔ اور قانون کا یہ نظریہ بھی ھے - لیکن سی - آئی - بی کے مکانات یا سالارجنگ
اسٹیٹ کے مکانات یا کسی پرائیویٹ پرسن کے بارے میں حکومت کی یہ دلچسپی غیر
ضروری معلوم ھوتی ھے کہ اون کو اس قانون سے مستثنی رکھا گیا ھے۔ آج کے ڈیمو کریٹک
زمانے میں جب کہ یہاں ایک الکٹیڈ لیجسلیچر بیٹھا ھوا ھے اور رولنگ پارٹی کا پرانے
ڈھنگ سے سوچنا اور اون کو مراعات دینا جیسا کہ پہلے زمانے میں دئے جاتے تھے میں
نہیں سمجھتا کہ پہلے جس طرح قوانین اندھیری کوٹھری میں پڑے رہتے تھے اور آج
کے لیجسلیچر میں کوئی فرق ھوسکتا ھے - کسی پرائیویٹ پرسن - یا کسی نواب یا بڑے
لوگوں کے متعلق رولنگ پارٹی کی اتنی دلچسپی ٹھیک نہیں - قانون کے تحت جو حقوق
اور ذمہ داریاں ھوتی ھیں وہ سب پر یکساں ھونا چاھئے اس لئے میں آنریبل موور سے
یہ خواھش کرتا ھوں کہ میں نے آئٹمس (٥) اور (٦) نکالنے کے متعلق جو ترمیم پیش
کی ھے اوس کو مان لیا جائے تو ٹھیک ھوگا - میری امنڈمنٹ آخر میں آنا چاھئے
تھا لیکن وہ پہلے آچکی ھے اس لئے کم از کم آنریبل موور اس کو مان لیں تو ٹھیک ھوگا -
ایسی آشا کرتے ھوئے آخر میں یہ کہوں گا کہ قانون کے تحت حقوق میں یکسانیت ھونا

چاہئے - حکومت کو یکطرفہ طور ہر کسی کے متعلق خاص دلچسپی یا انٹرسٹ نہیں لینا چاہئے - یہ آج کی ڈیموکریسی کا تقاضہ ہے -

شری عبدالرحمن - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ (۲ ج) میں جن اداروں کو اس قانون کے اثر سے مستثنی قرار دیا گیا ہے میری ترمیم سی - آئی - ڈی کے مکانات - سالار جنگ اسٹیٹ کے مکانات اور کورٹ آف وارڈس کے مکانات کے متعلق ہے کہ وہ اس قانون کے اثر سے مستثنی ہونا چاہئے - میں محسوس کرتا ہوں کہ دستور کے دفعہ ۱۴ کے لحاظ سے ایک ہی سہر کے کرایہ داروں کے حقوق سے متعلق امتیاز نہیں کرسکتے - اس میں جو مستثنی رکھا گیا ہے اوس کا نہ تو کوئی اخلاقی اور نہ قانونی جواز ہے - اگر ہم امتیازی سلوک کریں اور ایک دوسرے میں فرق کریں تو یہ قانون کی خلاف ورزی ہوگی - اس لئے یہ امتیاز باقی نہیں رہنا چاہئے - میں نے بل کی فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر دریافت کیا تھا کہ کیا سٹی امپرومنٹ بورڈ کا کوئی وجود بھی ہے - بورڈ کے نام سے عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک جمہوری جماعت وہاں بیٹھی ہوئی ہے اور اوس بورڈ کے جو فیصلے ہوتے ہیں وہ عوام کی ضررتوں اون کے منشاء اور مطالبات کے لحاظ سے ہوتے ہیں - اس لئے چند اشخاص کی رائے کو جو اوس بورڈ میں ہوتے ہیں ایک کنٹرولر کی رائے کے تابع کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا - لیکن جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے سٹی امپرومنٹ بورڈ کا فقط نام ہی نام ہے - دراصل وہاں کوئی بورڈ نہیں ہے - صرف بورڈ کے نام سے گمراہی اور غلط فہمی ہوجاتی ہے - بورڈ کے ایک کارندے کی حیثیت سے ناظم صاحب دستورالعمل کے قواعد کے تحت جو اختیارات اون کو حاصل ہیں وہ استعمال کرتے ہیں - وہ قواعد آجکل کے سال دو سال کے بلکہ تقریباً ۳۰ سال پہلے کے ہیں - ۳۰ سال پہلے سوچنے کا کیا ڈھنگ ہوتا تھا - حقوق کے تحفظ کا کیا ڈھنگ ہوتا تھا وہ سب کو معلوم ہے - اون ہی قدیم نظریات کے تحت وہ قواعد مرتب ہوے تھے - اور اون قواعد کے تابع ناظم صاحب اختیارات استعمال کرتے ہیں - جس کی وجہ سے آرائش کے مکانوں کے تعلق سے عام شہریوں میں کافی بے چینی پیدا ہوگئی ہے - وہاں اون ہی قواعد کے تحت وقتاً فوقتاً احکامات صادر ہوا کرتے ہیں - نتیجہ یہ ہے کہ آرائش کے ناظم صاحب آسانی کے ساتھ کسی شخص کو کسی مکان سے چاہے وہ ۲۰ سال سے ہی قابض کیوں نہ ہو بے دخل کرسکتے ہیں - قابض کو ایک نوٹس پر بے دخل کیا جاسکتا ہے - اوس کے لئے کوئی چارۂ کار قانونی نہیں ہے - ہائی کورٹ میں البتہ رٹ (Writ) کی درخواست پیش کی جاسکتی ہے - لیکن ہائی کورٹ کہتا ہے کہ قواعد کے لحاظ سے ناظم صاحب کو جو اختیارات ہیں اون میں مداخلت نہیں کی جاسکتی - اس لئے بغیر کوئی معقول وجہ بتائے ناظم صاحب کسی کو تخلیہ کی نوٹس دے سکتے ہیں - چنانچہ ایسے واقعات ہو رہے ہیں - ایک شخص جو اٹھارہ سال سے قابض تھا اوس کو بے دخل کرکے ایک کانگریسی ایم - ایل - اے کو جو اس وقت ڈپٹی منسٹر بھی ہیں وہ مکان دیا گیا - ایک اور کانگریسی ایم - ایل - اے

کو غالباً نو سالہ قابض کو بے دخل کرکے مکان دیا گیا ۔ دو سال کے عرصہ میں اس طرح سات آٹھ مکانات خالی کرائے گئے اور اب بھی خالی کرائے جا رہے ہیں ۔ اگر سی ۔ آئی ۔ بی کے لئے اسی اسمبلی یا سابقہ دستور ساز مجلس کا کوئی قانون ہوتا تو ناظم کی ایسی جرات نہ ہوسکتی تھی ۔ چونکہ سٹی امپرومنٹ بورڈ کا نام دیا گیا ہے اس لئے عوام یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی بورڈ وہاں ہے دراصل ہم سب غلط فہمی میں مبتلا ہیں ۔ نگارہ اخبار میں ایک واقعہ آیا ہے کہ کوئی ایک بہت بڑے صاحب ہیں ۔ وہ پہلے چیف منسٹر صاحب کے پرائیویٹ سکرٹری تھے جو اب تعلیمات میں منتقل ہوئے ہیں ان کی طرف بارہ سو روپیہ کرایہ باقی ہے لیکن ناظم آرائش اس جانب توجہ نہیں کرسکتا ۔ کیوں کہ وہاں کوئی مستقل قانون نہیں ہے ۔ اگر اس کو رنٹ کنٹرولر کے تابع کیا جاتا تو ناظم کی یہ ہمت نہ ہوتی کہ اس طرح بقایا سرکاری کو پس پشت ڈالے ۔ اسی طرح اختیارات میں ڈپٹی منسٹرس کے ان مکانات کے لئے بھی توجہ دلائی گئی ۔ جیسا کہ میں نے کہا ان کے لئے انیس سالہ قابض کو بے دخل کیا گیا تھا ۔ ایک تخلیہ مکان کے سلسلہ میں ایسا واقعہ بھی ہوا جس میں ایک جعلی و فرضی کارروائی بنا کر عہدہ داروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ۔ آرائش بلدہ کے لوگوں کی بعض غیر اصولی وغیر قانونی کارروائیوں کو دور کرنے میں سابقہ منسٹر صاحب بڑی دلچسپی لیتے رہے ۔ اور نہایت ہمدردی سے شکایات کو سنتے تھے ۔ اس تخلیہ کی جعلی کارروائی میں آرائش کے لوگوں نے خود مجھے لپیٹنے کی کوشش کی تھی لیکن متعلقہ منسٹر صاحب نے کہا کہ وہ خود مدعی کی حیثیت رکھتے ہیں ان پر یہ جعلسازی کا الزام عائد نہیں کیا جاسکتا ۔ مختصر یہ کہ اس قسم کے غیر قانونی کام وہاں ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں ۔ آرائش کی جانب سے حال حال میں اضافہ کرایہ کے لئے نوٹس دئے گئے ۔ کرائے داروں نے اس سلسلہ میں کئی احتجاجی جلسے کئے اور جلوس نکالے اور نان گزیٹیڈ ملازمین نے اس سلسلہ میں ایک جلسہ کیا ۔ مطالبہ کیا کہ اضافہ کرایہ کے احکام واپس لئے جائیں اور ہماری طرف سے اسمبلی میں بھی تحریک التوا پیش ہوئی ۔ منسٹر صاحب سے اس سلسلہ میں بات چیت ہو رہی ہے ۔ میں منسٹر صاحب سے نا امید نہیں ہوں کیوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جمہور کی خواہشات کا لحاظ کریں گے ۔ یہ ایک اتفاق کی بات ہے کہ منسٹر صاحب جس حلقہ کے ہیں وہاں بھی آرائش کے مکانات واقع ہیں ۔ ان کرایہ داروں پر تین تین سو روپئے سالانہ کرایہ کی زیادتی ہورہی ہے اس لحاظ سے منسٹر صاحب کو اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں کے لئے بھی جو اس اضافہ کرایہ سے متاثر ہو رہے ہیں سوچنا پڑیگا ۔ موجودہ منسٹر صاحب وزارت میں آنے سے پہلے ہی ایسے احکامات جاری ہوئے تھے اس لئے غالباً مجبوراً انہوں نے تعمیل کا حکم دیا ہو ۔ لیکن اصولاً سی ۔ آئی ۔ بی ۔ کے مکانات کو بھی رنٹ کنٹرولر کے تابع ہونا چاہئے تاکہ جو حقوق عام کرایہ داروں کو حاصل ہوں گے وہی آرائش بلدہ کے کرایہ داروں کو بھی مل سکینگے یہ

مسودہ قانون ترتیب دیتے وقت (مجھے تعجب ہے کہ) جاگیرداروں کا تو درد پیدا ہو گیا یہ اصول ایکویٹی ۔ دستور اور قانون کے لحاظ سے صحیح نہیں ہوسکتا ۔ اس لئے میں متعلقہ منسٹر صاحب سے استدعا کروں گا کہ سالارجنگ اور کورٹ آف وارڈز کی جائیدادوں پر بھی اس قانون کا اطلاق کیا جائے تاکہ وہاں کے لوگ بھی اس سے استفادہ کرسکیں ۔ آرائنس بلدہ کے مکانات جو ۳۰ سال پہلے کے رولس کے تحت ہیں اس سے کرایہ داروں کو فائدہ نہیں ہوسکتا اس لئے اس مختصر سی تقریر کے بعد میں منسٹر صاحب سے نہایت ہی ہمدردانہ غور کرنے اور ان مکانات کو رنٹ کنٹرولر کے تحت دیکر اپنی جمہوریسندی کا ثبوت دینے کی اپیل کرتا ہوں ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ فرسٹ ریڈنگ کی نوبت پر میں نے اپنے عام خیالات ایوان کے سامنے رکھے تھے ۔ لیکن اتفاق سے اس روز موور آف دی بل کی تقریر میں سن نہ سکا ۔ دفعہ ۲۶ کے وسیع میدان کو انہوں نے کسطرح جائز قرار دیا میں نہ جان سکا اسلئے آج دوبارہ میں دفعہ ۲۶ سے متعلق انکی زبانی سننا چاہتا ہوں ۔ ہوسکتا ہے کہ اس دفعہ کی ضمنی دفعات سے متعلق ہم بھی متفق ہوں لیکن آج کے حالات اور دستوراً بہت سی چیزیں اس میں ناجائز معلوم ہوتی ہیں ۔ انہوں نے کس پراونس ۔ کس اصول یا کس قانون کی تقلید کرتے ہوئے یہ دفعہ رکھا ہے مجھے اسکا علم نہیں ۔ ضمن (ج) اتنا مذبذب کیوں رکھا گیا ہے ۔ اعلحضرت بندگانعالی یا انکے انسٹیٹیوشن سے جو ہمدردی ہے یہ اس کی دلیل ہے کہ قانون میں اگزمپشن (Exemption) دینے کے اصول کو مان لیا گیا ہے ۔ اب اس قانون کے تحت بھی آپ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں اگزمپشن دیا جائے ۔ جو شبہات میں نے پہلے ظاہر کئے تھے انکو دھراتے ہوئے یہ کہونگا کہ یہ کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس سے ہم ٹیننٹس کو مالک مکان بنا رہے ہیں ۔ اسکے ایمس اینڈ آبجکٹس (Aims and Objects) میں یہ کہا گیا ہے کہ

To make provision for the better control of the rent of houses and to prevent unreasonable eviction of tenants therefrom and to regulate the leasing of houses, etc.

انکے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے یہ قانون لایا گیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اگزمپشن کی دفعہ اس میں کس حدتک واجبی اور صحیح ہوسکتی ہے ۔ اس لحاظ سے دفعہ ۲۶ ضمن (الف) میں چند آنریبل ممبرس نے ترمیمات پیش کی ہیں ۔ اس دفعہ کی حدتک میری یہ ترمیم ہے کہ سی (۱) کو پورے طور پر ڈیلیٹ (Delete) کیا جائے کیونکہ اسکو مذبذب طریقہ سے رکھکر ایسے لوگوں کا تحفظ کر رہے ہیں جنھیں آج یہ ہاؤز برداشت کرنا نہیں چاہتا ۔ اسلئے میں زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے آنریبل موور آف دی بل سے یہ خواہش کرونگا کہ وہ دستور کی روشنی میں اسکی وضاحت کریں ۔

شری کے - اننت رام راؤ - میری ترمیم دفعہ ۲۶ سے تعلق رکھتی ہے جس پر آنریبل ممبر نے اس سے قبل نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے - میں ان مباحث کو مکرر دھرانا نہیں چاہتا - اس قانون کے تحت کرایہ داروں کو جہاں چند خاص حقوق دئے جا رہے ہیں وہیں کچھ پابندیاں بھی ان پر رکھی گئی ہیں اور اس دفعہ کے تحت کرایہ داروں سے ایک امتیازی سلوک کرنا چاہتے ہیں - جب عام کرایہ داروں کے لئے سہولتیں دیجا رہی ہیں تو پھر سالار جنگ اسٹیٹ اورکورٹ آف وارڈز کے کرایہ داروں کے لئے یہ سہولت کیوں نہیں دیجاتی گورنمنٹ اور لوکل اتھاریٹیز کی جانب سے اگر کرایہ داروں کو مکانات دئے جاتے تو ہمیں اسپر اعتراض نہیں ہے - گورنمنٹ کی ضروریات کے پیش نظر اسطرح دیا جاسکتا ہے لیکن سالار جنگ اور سٹی امپروومنٹ بورڈ کے لوگوں سے متعلق ہم وضاحت چاہتے ہیں جسکو ابھی میرے آنریبل دوست نے نہایت وضاحت سے ایوان کے سامنے رکھا ہے - براہ کرم آنریبل منسٹر اسکی وضاحت فرمائیں -

شری ایل - این - ریڈی - میں نے جو جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے وہ دفعہ ۲۶ ضمن (۲) کے پہلے حصہ کو حذف کرنے کے لئے ہے - یوں تو میں عام طور پرسے دفعہ ۲۶ کے بہت سے اجزاء سے اختلاف کرتا ہوں لیکن اسپر اعتراض کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں سالار جنگ اسٹیٹ - کورٹ آف وارڈز اور سٹی امپروومنٹ بورڈ وغیرہ کے جو مکانات ہیں ان پر یہ قانون لاگو نہیں کیا جارہا ہے - میں جنرل ڈسکشن کے وقت یہ بتلایا تھا کہ جہاں حکومت افراد کی جانب سے وارڈ کے طور پر انکی نمائندگی کرتی ہے وہاں کوئی وجہ نہیں ہے کہ انکی آراضیات یا مکانات میں جو اشخاص رہتے ہیں انہیں خانگی لوگوں کے مکانات میں جوکرایہ دار رہتے ہیں انکے مقابلہ میں حقوق نہ دئے جائیں - اسکی تمثیل میں نے یہ دی تھی کہ ایک گاؤں میں رفیوجیز (Refugees) کو ٹیننسی سرٹیفیکیٹ اشیو (Issue) کئے گئے تھے لیکن بعد میں اس وجہ سے وہ منسوخ کئے گئے کہ وہ ایواکیوپراپرٹی (Evacuee property) ہوگئی - ان لوگوں کو جو سالہا سال سے وہاں قابض تھے بیدخل کرکے کوآپریٹیو سوسائیٹی کے حوالہ کردیا گیا ہے - اس طریقہ سے جہاں گورنمنٹ کے انتظام کا تعلق آتا ہے خواہ وہ پرائیویٹ اشخاص کی جائیداد ہی کیوں نہو کرایہ داروں یا قابضوں کے حقوق

پر کافی اثر ہے ڈالا جاتا ہے - اس تجربہ کے لحاظ سے جب میں اس دفعہ کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہ شبہ پیدا ہو رہا ہے کہ سالار جنگ یا کورٹ آف وارڈز کے تحت جو جائیدادیں ہیں انکے تعلق سے یہ قانون مراعات عطا نہیں کر رہا ہے جس سے وہاں کے لوگوں کے حق میں سخت نا انصافی ہو رہی ہے - اس سے یہ اعتراض ہوگا کہ چونکہ گورنمنٹ کے قبضہ میں یہ جائیداد ہے اسلئے وہ من مانے کرسکتے ہیں - سٹی امپروومنٹ بورڈ کے جو مکانات ہیں انکی نسبت اس سے پہلے ایک معزز رکن نے تفصیل سے کہا ہے - میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سٹی امپرومنٹ بورڈ کے کرایہ داروں کو بھی رنٹ کنٹرول کے حوالہ کیا جائے تو انکا کرایہ بھی بہت جلد وصول ہوسکے گا کیونکہ اس قانون میں یہ ہے کہ اگر کرایہ نہ دیں تو کرایہ داروں کو بیدخل کیا جائیگا - اسلئے وصولی کرایہ کے سلسلہ میں جو طول طویل کارروائیاں سٹی امپرومنٹ بورڈ کو کرنی پڑتی ہیں اس سے چھٹکارا ملے گا اسلئے اگزمپشن نہ دیا جائے تو بہت ہی مناسب ہے - میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اسکے متعلق غور کرینگے -

اسکے کے بعد میں یہ عرض کرونگا کہ گورنمنٹ نے بعض اداروں یا مکانوں کو مستثنی کیا ہے - یہاں تین ایٹمس دئے گئے ہیں مجھے ایٹم ۲ اور ۳ پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایٹم (۱) یہ ہے کہ

'for any public purpose of a charitable nature .'

میں نے اسکو حذف کرنے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ہے - کیونکہ یہ ہمارا تلخ تجربہ رہا ہے کہ پبلک پرپزز (Public purposes) یا چاریٹیبل پرپزز (Charitable purposes) کے نام پر جو جائیدادیں گورنمنٹ کے قبضہ میں ہوتی ہیں جن پر کئی زمانے سے لوگ قابض ہوتے ہیں ان قابضین قدیم کو آناً فاناً بیدخل کیا جاتا ہے - اوقاف کے تعلق سے ایسی کئی مثالیں ہیں - دیول کی جائیداد پر پشت در پشت سے لوگ قابض رہتے ہیں انہیں بیدخل کرکے ہراج کروایا جاتا ہے - اسطرح عام طور پر اس قبضہ کی وجہ سے جو حقوق ملنے چاہئیں وہ نہیں ملتے - جسکی وجہ سے انکا نقصان ہوتا ہے - اور پھر ایسے چیاریٹیبل پرپزز کے لئے کئی مکانات تعمیر کئے جاتے ہیں انکے کرایہ داروں کو حقوق نہیں ملتے - ایسا نہیں ہونا چاہئے - انہیں مستثنی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - اسلئے میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کیا ہے - مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب اسکو قبول کرینگے -

श्री. वामनराव चव्हाण :—अध्यक्ष महाराज, कलम नं. २६ ला मी दुरुस्ती सूचना आणली आहे.

श्री. रुखमाजी घोंडीबा पाटील (आष्टी) :—मिस्टर स्पीकर सर आँनरेबल मेंबर "देशमुख" हैं, और आज तक देशमुख ही कहलाते आये हैं। लेकिन जैसा कि बड़े बड़े सरमाये-

दार अवे को गरीव वतलाने लगे है, अुसके मुआफिक अब अुन्होंने अपना नाम "चव्हाण" पेश किया है। अिसलिये मैं अर्ज करता हूं कि अगर वे अपना नाम देशमुख ही रखें तो अच्छा होगा।

مسٹر اسپیکر - آنریبل ممبر اپنی تقریر جاری رکھیں -

श्री. वामनराव चव्हाण:—मी जातीने मराठा आहे, आणि माझे आडनांव "चव्हाण आहे. देशमुख हे वतनाचे नांव आहे. देशमुखी रुसूम आता बंद झाला आहे. म्हणून ज्या अर्थी आमचे वतन गेले त्या अर्थी त्याचे, नावहि टाकून देणे योग्य आहे.

कलम २६ ला मी दुरुस्ती सूचना आणल्या आहेत. कलम २६ मध्यें अशी तरतूद आहे कीं या कलमाच्या अमलापासून सरकारला कांही लोकांना वगळता येते. या करिता सरकारला अशा अिसमास आणि संस्थाना निर्देशित करावे लागते कीं ह्या अिसमांना आणि संस्थाना हा कायदा लागूं होणार नाहीं. तसेच सालारजंग साहेबांच्या अिस्टेटी बद्दलहि माननीय मंत्र्यांनी फारच आपुलकी दाखविली आहे. ती कां दाखविली हें कळत नाही. या सालारजंग साहेबांच्या या हैदराबादमध्यें मोठमोठया अिमारती आहेत. निझामानंतर त्यांचाच नंबर लागतो. अशा मोठ्या लोकांना या कायद्याला अपवाद म्हणून कां ठेवावे हेच मला कळत नाहीं. सरकाने टेनन्स बिलामध्येंदेखील असेच केले आहे. मोठमोठया जमीनदारांना तर त्या कायद्याच्या बंधनापासून मोकळे केले, आणि गरीब व लहान जमीन मालकांना मात्र तो कायदा कडक रितीने लागूं केला. माझ्या पूर्वीच्या सभासदाने सांगितले कीं हा कायदा सालारजंग साहेबांच्याहि अिस्टेटीला लागूं करा. माननीय मंत्र्याना माझीहि तीच विनंती आहे.

कोर्ट ऑफ वार्डसूच्या अिस्टेटी बद्दल सुद्धां असेच आहे. ज्याच्या अिस्टेटीचे अुत्पन्न दरसाला २०,००० हजार रुपयाच्या वर असते अशा लोकांच्या अिस्टेटी कोर्ट ऑफ वार्ड वार्डसूकडे जातात. अशा मोठमोठ्या लोकांना हा कायदा कां लागूं करीत नाहींत? त्यांनाहि हा कायदा लागूं व्हावयाला पाहिजे.

यानंतर कोणत्याही अिसमाचे नांव जे सरकार निर्देशित करील तो-अिसमही या कायद्याच्या अम्मलबजावणी पासून अलिप्त राहील. अुदाहरणार्थ मोमिनाबादला योगेश्वरी विद्यालय आहे. त्याचे संस्थापक स्वामी रामानंद तीर्थ आहेत. अशा संस्थाच्या अिमारतींना हा कायदा लागूं न केला तर आमचे कांहीं म्हणणे नाहीं. अुदाहरणार्थ को-ऑपरेटिव्ह् बेसिसवर ज्रर चाळी बांधून किरायाने दिल्या तर हरकत नाही. परंतु कोणताही अिसम या शब्दाची कांहींच व्याख्या केली नाहीं. माननीय मंत्र्यांनी याचे स्पष्टीकरण करावे. नाहींतर माननीय मंत्र्यांनी काचीगुड्याला जो मोठा बंगला बांधला आहे तो, आणि चीफ मिनिस्टर साहेबांनी बांधू घातलेल्या बंगल्याना या कायद्याच्या अम्मलबजावणीला अपवाद म्हणून जाहीर करण्यांत येअील कीं काय अशी मनांत शंका येते म्हणून कोणतेही अिसम हा शब्द गाळून टाकण्यांत यावा अशीं मी विनंती करतो.

شری گوپال راؤ ایکبوٹے - مسٹر اسپیکر سر- کلاز ۲۶ کے سلسلے میں (۶)امنڈمنٹس آئے ھیں - فسٹ ریڈنگ کے وقت بھی بعض آنریبل ممبرس نے اس پر شدت کے ساتھ تقریرس کی نہیں - ان تنقیدوں کے پیش نظر میں نےکلاز ۲۶کو خاص طور پر اگزامن (Examine) کیا دوسرے اسٹیٹس میں اس کے مماثل جو دفعات ھیں انہیں بھی دیکھا - اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس دفعہ پر جو کریٹیسزم (Criticism) کیا جارھا ھے وہ کسی حد تک واجبی یا نا واجبی ھے- اس سلسلے میں میں نے سابقہ مواد اور وہ مثلیں بھی دیکھیں جنکی بنا پر مختلف ڈپارٹمنٹس اور انسٹی ٹیوشنس کو اگزمپشن ملا تھا - میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس کو کسطرح جسٹیفائی (Justify) کیا جا سکتا ھے اور میں خود اس سے کس حد تک مطمئین ھو سکتا ھوں - چنانچہ میں جس حد تک اس بارے میں مطمئین ھوچکا ھوں ظاھر ھے کہ اس پر میرے لئے کسی ترمیم کو قبول کرنے کی گنجائش نہیں البتہ میں جہاں مطمئین نہ ھو سکا وھاں ضرور واجبی امنڈمنٹس کو قبول کرنے کے لئے تیار ھوں -

زیادہ تر تنقید دو امور کے تعلق سے کی گئی - سی- آئی - بی کے تعلق سے اعتراض کیا گیا- اور نظام صاحب کے مکانات کے بارے میں بھی کہا گیا - فسٹ ریڈنگ کے موقع پر بھی اس سلسلے میں خیالات ظاھر کئے گئے - سب سے زیادہ اصرار سالار جنگ اسٹیٹ پر رھا - حالیہ چوھان صاحب اور پہلے کے دیشمکھ صاحب نے کہا کہ اسکو اور جو جنرل پاور لیا گیا ھے اسکو نکالدیا جائے -جہاں تک سی - آئی - بی کا تعلق ھے مجھے افسوس ھے کہ میں آنریبل ممبرس کے اعتراضات کے متفق نہیں ھوسکتا- آنریبل ممبر شری اخترحسین نے فرمایا کہ اگر سٹی امپرومنٹ بورڈ کو بھی اس قانون کی زد میں لایا جائے تو اس سے ھزاروں ٹیننٹس کا فائدہ ھوگا - میں نے اس پر ڈیٹاچڈ ویو (Detached view) سے کافی غور کیا - آنریبل ممبرس بھی اچھی طرح جانتے ھیں کہ سٹی امپرومنٹ بورڈ کے اے - بی - سی اور ڈی کلاس ھاؤسس کے کرایے ۱۹۴۴ع سے ایک سال پہلے کے حالات کا لحاظ کرتے ھوئے جو پرسنٹیج رکھا گیا ھے، اس کے لحاظ سے بہت کم ھے - مجھے تعجب ھے اور افسوس بھی ھوتا ھے کہ سوالات اور جوابات میں اور اسپیچز میں جو بجٹ کے دوران میں ھوئیں پورا مواد ھاؤس کےسامنے رکھا گیا کہ اضافہ کرایہ سے صرف ۱۳۶۱ کرایہ دار متاثر ھوئے ھیں اور ان میں سے بھی ۷۰ فیصد ملازم سرکار ھیں - اور وہ یقیناً اس اضافۃ کو ادا کرنے کی قابلیت رکھتے ھیں - لیکن آنریبل ممبر کہتے ھیں کہ ھزاروں کرایہ دار اس سے متاثر ھو رھے ھیں - ان پر ظلم ھورھا ھے- میں نہیں سمجھتا کہ اعداد و شمار ھاؤس کے سامنے رکھنے کے باوجود بھی اس طرف کی تنقید کسطرح صحیح ھو سکتی ھے- اور اگر اب بھی ان حالات کا جائزہ لیا جائے تو مجھے امید ھے کہ وہ اس قسم کی تقریر بار بار کرنے سے باز رھیں گے-......

شری عبدالرحمن - آپ نے ۷۰ فیصد کی جو تعداد بتلائی ہے کیا وہ اسوقت کی ہے جبکہ آرائش کے مکانات کرایہ داروں نے ابتداً حاصل کئیے تھے - اورکرایہ ناموں کے لحاظ سے یہ تعداد ہے- کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ آج تو ان مکانوں میں صرف ۳۰ فیصد ملازمین سرکار ہیں -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - میں نے جوکہا ہے وہ صد فیصد صحیح ہے - میں نے بجٹ پر تقریر کے دوران میں بھی کہا تھاکہ آنریبل ممبرس محض تخیلات میں مبتلا ہونے کی بجائے حقیقت پسند بنیں - میں یہ اصراراً کہونگا کہ آرائش بلدہ کے کرایہ داروں میں ۶۸ اعشاریہ کچھ تعداد سرکاری ملازمین کی ہے - میں نے تفصیل سے بتلایا تھاکہ ان مکانوں میں کتنے ناجائز قبضے ہیں کتنے گزیٹڈ ہیں یہ سب بتلاتے ہوئے میں نے کہا تھاکہ آپ ایسے لوگوں کی وکالت نہ کریں -

سی - آئی - بی کے تعلق سے میں یہ عرض کر رہا تھاکہ اگر اسکو رنٹ کنٹرول ایکٹ کے تحت لایا جائے تو سی - آئی - بی یہ درخواست دے سکتا ہے کہ فیررنٹ کا تعین کرے اور ایسی صورت میں مجھے رتی برابر بھی شبہ نہیں ہے کہ کنٹرولر ان کرایوں میں اضافہ کی تجویز کرینگے - اور آج جو اضافہ کیا گیا ہے اس سے کئی گنا اضافہ ہوجائیگا - صرف اے اور بی کلاس ہاؤسز کے کرایہ میں اضافہ کیا گیا ہے اور اگر ۱۹۴۳ع سے ایک سال پہلے کے حالات میں متصلہ محلوں میں مکانوں کے جوکرایے تھے اگر انسے مقابلہ کیا جائے تو یہ اضافہ کوئی غیر معمولی نہیں ہے - اور ہمیں اے اور بی کلاس ہاؤسس پر اسٹیمیٹڈ کیپیٹل ویالیو (Estimated capital value) پر صرف ۰٫۹۷ پرسنٹ رٹرن (Return) ملتا ہے - سی اور ڈی کلاسس پر ۳٫۳ پرسنٹ رٹرن ملتا ہے - بنک ریٹ کے لحاظ سے بھی یہ رٹرن کم ہے - یہ بھی کہا گیا کہ سی - آئی - بی کا بورڈ برائے نام ہے ....

شری عبد الرحمن - اس کا وجود ہی نہیں ہے -

شری گوپال راؤ ایکبوٹے - خیر میں ان الجھنوں میں جانا نہیں چاھتا اس کا جو کچھ بھی قانونی اثر ہوگا ہوگا - میں یہ اصراراً کہونگا کہ اگر رنٹ کنٹرول ایکٹ سٹی امپرومنٹ بورڈ کے مکانوں پر لاگو کیا جائے تو ان مکانوں کے کرایوں میں کافی اضافہ ہوگا - اور اوس وقت یہ کہا جائیگا اس قانون کو لاکر اضافہ کیا گیا ہے - اور ظاہر ہے کہ کنٹرولر جو فیصلہ کرینگے وہ عدالتی فیصلہ ہوگا - اب تخلیہ یا ایسے ہی دوسرے امور کے بارے میں قواعد آرائش بلدہ کے تحت اگزیکیٹیو انجنیر کو اختیارات حاصل ہیں - اگر اس قانون کے تحت اسکولایا جائے تو بڑی دقت ہوگی - اور لوور انکم گروپ (Lower income group) کو سہولت پہنچانے کی خاطر حکومت جو عمل کر رہی ہے اسکو خطرہ میں ڈالنا میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس پسند نہ

کرینگے اور نہ گورنمنٹ اسکو پسند کرتی ہے ۔ ان لوگوں کو جو سہولتیں اور امینیٹیز (Amenities) حاصل ہیں وہ باقی نہیں رہینگی ۔ اس لئے حکومت نے سوچ سمجھکر سٹی امپرومنٹ بورڈ کے مکانوں کو اس سے خارج کیا ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد آنریبل ممبرس اس پر اصرار نہ کرینگے ۔

جہاں تک گورنمنٹ لوکل اتھاریٹیز ۔ ٹاؤن امپرومنٹ ٹرسٹ سکندرآباد کا تعلق ہے اس بارے میں زیادہ تنقیدیں نہیں کی گئیں ۔ میں بھی اسکی مزید وضاحت ضروری نہیں سمجھتا ۔

نظام کی پرابرٹی کے تعلق سے ایک اعلان اپریل سنہ ۱۹۵۲ع میں جاری ہوا تھا ۔ لیکن یہاں اسکی کوئی صراحت نہیں ہے کہ یہ قانون نظام کی پراپرٹی سے متعلق نہیں ہوگا ۔ جب ایسی کوئی صراحت نہیں ہے تو انکی پراپرٹی سے بھی یہ قانون متاثر ہوگا اور ان جائیدادوں کے کرایہ دار اس سے مستفید ہونگے ۔

جہاں تک کورٹ آف وارڈز کا تعلق ہے میں ایک چیز واضح کردینا چاہتا ہوں ۔ یہ کہا گیا کہ کورٹ آف وارڈز سے اس قانون کو متعلق کیا جائے ۔

میں صرف دو تین دفعات کی طرف توجہ مبذول کراؤنگا ۔ آنریبل ممبرس سے میری یہ خواہش ہے کہ وہ دفعہ (۳۰) اور (۳۲) ضرور ملاحظہ کریں ۔ جو مفہوم ہمارے قانون کورٹ آف وارڈز کا ہے اگر اسکو وہ سامنے رکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ قانون محض جاگیرداروں اور نوابوں کے تعلق سے نہیں ہے بلکہ ایسے اشخاص سے متعلق ہے جنکی جائیداد کا انتظام لوکو پیرنٹیز (Loco parentis) کے نظر کرتے کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ یہ قانونی اختیار خود موجود ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شری اناجی راؤ گوانے ۔ جائیداد کی مالیت کتنی ہونی چاہئیے ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ اس قانون کی رو سے جائیداد کا تصور نہیں ہے بلکہ اشخاص کا تصور ہے ۔ مثلاً کوئی شخص نابالغ ہو ، مجنون ہو ، فاترالعقل ہو اور اپنے اسٹیٹ کے انتظام کے قابل نہو چاہے وہ امیر ہو یا غریب اسکی تخصیص نہیں ہے ۔ اس لئے میں نے کہا کہ یہ قانون جاگیرداروں اور نوابوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے ۔ شاید دفعہ ۲ آپ نے نہیں پڑھا ہے ۔ آپ کی معلومات کے لئے دفعہ (۲) پڑھ دینا چاہتا ہوں ۔

”قانون ھذا کے اغراض کے لئے ایسا مالک اپنی جائیداد کے انتظام یا نگرانی کے ناقابل متصور ہوگا الف ۔ جسکی جائیداد یا ذات اور جائیداد کو کورٹ کے زیر صیانت ۔ اہتمام اور نگرانی بر بناء فرمان خسروی لیا گیا ہو (یہ چیز تو اب باقی نہیں رہیگی) ۔ ب ۔ جو نابالغ ہو ۔(ج) ۔ جسکو کسی مجاز عدالت دیوانی نے فاترالعقل اور جائیداد کے انتظام کے ناقابل قرار دیا ہو ۔ د ۔ جو اناث میں سے ہو اور اس کو سرکار عالی نے جائیداد کے انتظام

کے ناقابل قرار دیا ہو - ہ - جس کو سرکار عالی نے وجوہ ذیل کی بناء پر جائیداد کا انتظام کرنے کے ناقابل قرار دیا ہو -

۱ - جسمانی یا دماغی نقص یا کمزوری میں مبتلا ہونا - یا

۲ - ناقابل ضمانت جرم کی پاداش میں سزایابی یا بدچلنی یا بدکاری یا مسرفانہ زندگی یا بلا کسی معقول وجہ کے قرضہ جات اور واجبات کی ادائی اور پابجائی میں قصور ،،۔

اس لحاظ سے آنریبل ممبرس اندازہ کرینگے کہ یہ قانون محض جاگیرداروں یانوابوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے ہے جن میں اپنی جائیداد کے انتظام کی صلاحیت نہ ہو - لوکو پیرنٹیز (Loco parentis) کی حیثیت سے گورنمنٹ جائیداد کو اپنے قبضہ میں لیتی ہے- مجنون کی طرف سے ٹرسٹی کی حیثیت سے جائیداد کا انتظام کیا جاتا ہے - جملہ رقوم جو وارڈ کے حق میں وصول طلب ہوں کورٹ آف وارڈز وصول کر سکتی ہے- اور کورٹ مجاز ہوگا کہ اپنے زیر اہتمام کسی جائیداد کے قبضہ اور تصرف سے کسی شخص کو جو اس پر خلاف احکام قانون ھذا قابض و متصرف ہو سر سری طور پر بیدخل کرے - اور زیر اہتمام جائیداد سے متعلق واجب الوصول کرایہ - زر لگان یا زر مالگزاری کی نسبت کورٹ آف وارڈز کو اختیار ہے کہ وہ مثل زر مالگزاری وصول کرے- وارڈ کے خلاف عدالت کی ڈگری بھی ہو تو کورٹ آف وارڈز ڈگری کو ملتوی کر سکتا ہے- گویا اوس ڈگری کی تعمیل سے متعلق آخری فیصلہ کورٹ آف وارڈز کا ہوگا - کسی شخص کو وارڈ کی جائیداد سے بیدخل کرنے کے لئے بھی خاص اختیارات کورٹ آف وارڈز کو دئے گئے ہیں - یہ تمام اختیارات دستور ہند کے آرٹیکل (۳۷۰) کے منافی نہیں ہیں - بلکہ اگزسٹنگ لا (Existing Law) کے تحت آتے ہیں اس لئے میں کہونگا کہ یہ قانون دستور ہند کے تحت جائز ہے - اور نابالغین وغیرہ کے فائدہ کے لئے ہے- نابالغین اور فاترالعقل وغیرہ کی جائیداد کا انتظام کورٹ آف وارڈز جس حسن و خوبی کے ساتھ کر سکتا ہے ظاہر ہے کہ یہ چیز کنٹرولر کے تحت رکھی جائے تو مناسب طور پر انجام نہیں پائےگی - اس لئے میں ادب سے عرض کرونگا کہ کورٹ آف وارڈز کی اسکیم کو خلط ملط نہ کیا جائے - میں اس سے اسکو خارج کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوں - لیکن جہاں تک سالار جنگ اسٹیٹ کا تعلق ہے میں نے معلوم کرنے کی کوشش کی تو مجھے معلوم ہوا کہ دفعہ ۱ قانون کورٹ آف وارڈز کے تحت اعلان جاری کیا گیا اور سالار جنگ اسٹیٹ کمیٹی بنائی گئی - معزز رکن کو معلوم ہوگا کہ سنٹرل گورنمنٹ نے بھی سالار جنگ اسٹیٹ کمیٹی بنائی تھی کیونکہ کچھ جائیداد کا اڈمنسٹریشن گورنمنٹ آف انڈیا کے تفویض ہوگیا تھا اور کچھ جائیداد کا انتظام یہاں کے قانون کے تحت کیا گیا تھا - چونکہ جو قانون ہے وہ دستور ہند کے تحت ہے اور اسٹیٹ لا کے تحت ہے اس لئے میں کہونگا کہ اس قانون سے گریز کرنا درست نہوگا - دوسرے یہ کہ اس اسٹیٹ کی جائیداد سارے حیدرآباد

میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے مقدمات میں کشاکشی کی نوبت آئیگی اس لئے ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ مقدمات میں کشاکشی کی نوبت نہ آئے ۔ ان تمام باتوں کی میں نے جانچ کی ہے۔ اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو جائیداد کرایہ پر اٹھاتے ہیں وہ سنٹرل کمیٹی کے تحت نہیں ہے۔ ان حالات میں بظاہر کوئی وجہ اس کی محسوس نہیں ہوتی کہ سالار جنگ کمیٹی کو کیوں اس سے خارج کردیا جائے ۔

آنریبل ممبر گوپڈی گنگا ریڈی یہاں اس وقت موجود نہیں ہیں ورنہ انکی ترمیم میں قبول کرتا ۔ اسلئے میں دیشکمھ صاحب کی ترمیم کو قبول کرونگا ۔ انکی ترمیم یہ کہ ائٹمس (۵ - ۶) دونوں کو حذف کردیا جائے میں صرف سالار جنگ کمیٹی کوحذف کرنے کی حدتک ترمیم قبول کو کرتا ہوں اسکا کانسی کوئنشل (Consequential) نتیجہ یہ ہوگا کہ آیٹم (۵) کے آخر میں جو لفظ ہے وہ ایٹم ۴ کے آخر میں آئیگا اور آیٹم (۶) آیٹم (۵) ہو جا ئیگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ گویا آپ سالار جنگ کمیٹی کی حدتک متفق ہیں کہ اسکو نکال دیا جائے۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ ہاں ۔ عام قانون کے تحت تمام کرایہ دار اس سے مستفید ہوسکیں گے ۔ اسلئے اسکو نکالنے کے لئے گورنمنٹ تیار ہے ۔

جنرل پاور کا جہاں تک تعلق ہے مدراس کے قانون کا دفعہ (۱۳) زیادہ وائیڈر (Wider) ہے ۔ گورنمنٹ نے جو جنرل پاور (General power) لیا ہے آپ دیکھیں گے کہ ۔

شری عبد الرحمن ۔ دستور ہند کے نفاذ سے پہلے منظور کیا ہوا ہے یا بعد ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ دستور ہند کے نفاذ کے بعد کا منظور کیا ہوا ہے ۔ دفعہ ۱۳ آپ دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ وہ زیادہ وائیڈر اور واضح ہے ۔ اور زیادہ پاورس (Powers) رکھتا ہے ۔ اوسکے تعلق سے مدراس میں جو دو کیسس آئے تھے انہیں میں ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک کیس ایک ایسی عمارت سے تعلق رکھتا ہے جو بوسیدہ ہوگئی تھی اور مکان کا تخلیہ نہیں کیا جا رہا تھا ۔ کارپوریشن نے نوٹسس دئے لیکن انہوں نے قانون کرایہ امکنہ کے تحت ڈیفنس (Defence) کیا اور کہا کہ مجھے کوئی شخص نہیں نکال سکتا جب تک کہ اعلان نہ کیا جائے ۔ یہاں تک کہ اوس نے اپنی جان کی تک پرواہ نہیں کی اور اوس خطرناک عمارت میں پڑا رہا ۔ دوسرا کیس ایسا ہے کہ ھیومینیٹیرین پوائنٹ آف ویو (Humanitarian point of view) کی روسے اسٹیچیوٹری اتھاریٹی (Statutary authority) کو پاور دینا ضروری تھا باوجودیکہ وہ پبلک ولفیر (Public welfare) یا

عوامی مفاد سے باہر تھا - ان دونوں کیسس میں اسکا امکان تھا کہ اکسپشنل کیسس (Exceptional Cases) بن سکتے تھے جسکے تحت کچھ جنرل پاور دینا ضروری ہو - لیکن ایسا نہیں ہوا -

ان حالات میں میں عرض کرونگا کہ میں اس ترمیم سے متفق نہیں ہوں - جہاں تک (اے) کا تعلق ہے آنریبل ممبر ریڈی صاحب کے معلومات کے لئے بتادینا چاہتا ہوں کیونکہ وہ پبلک پرپز (Public purpose) پر زور دے رہے ہیں ہیں لیکن ” فار اینی پبلک پرپز آف اے چیریٹیبل نیچر (For any Public purpose of a (Charitable Nature) ہونا ضروری ہے - اس وضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ انکا جو خیال ہے وہ باقی نہیں رہیگا - اسلئے میں انکی ترمیم کو قبول نہیں کرسکتا -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - نظام صاحب کو جو مستثنے کیا گیا ہے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے - مدراس کے میں نے دو کیسس بتائے ہیں - یہ کہنا کہ کاچی گوڑہ یا نارائن گوڑہ کے مکان کے بارے میں نہیں کہا گیا ہے تو یہ کوئی ٹھیک بات نہو گی- جب گورنمنٹ قانون نافذ کرتی ہے تو وہ اپنے کندھوں پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری اٹھاتی ہے - جمہوری حکومت کسی قانون کو کسی ایک سے متعلق نہیں کریگی -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - کیا ”سی ، متعلق ہوگا ؟

شری گوپال راؤ اکبوٹے - مدراس کے قانون کی دفعہ ۱۳ کے بعد یہ دونوں ضروری ہیں - اس وضاحت کے بعد مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبر اپنی ترمیم واپس لینگے -

Shri G. Sreeramulu: My amendment, in so far as it relates to item (*v*) has been accepted. I beg leave of the House to withdraw my amendment in so far as it relates to item (*vi*).

The amendment to the extent that it relates to the omission of item (*vi*) in para (*b*) of sub-clause (1) was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: The question is:

"Omit para (*b*) of sub-clause (1)."

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

"Omit para (*c*) of sub-clause (1)."

The motion was negatived.

Shri K. Anantha Rama Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri L. N. Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Wamanrao Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 26 of the Bill, as amended, stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 26 as amended was added to the Bill.

Clauses 27, 28, 29, & 30.

Mr. Speaker : The question is :

"That Clauses 27, 28, 29 and 30 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clauses 27 to 30 were added to the Bill.

Clause 31

Shri G. Sreeramulu :* I beg to move :

"That after sub-clause (1), add the following as sub-clause(2) :—

'(2) The notification issued by Revenue Board under No. 15/A4/3765/51, dated 24-4-1952, exempting the properties of the Nizam from the operation of the above repealed order stands cancelled.

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری جی - سری راملو - مسٹر اسپیکر - میں خاص طور پر یہ امنڈمنٹ اس وجہ سے لایا ہوں کہ -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کافی بحث ہوئی ہے -

شری جی - سری راملو - ناٹ ان دی لائٹ آف دیس (Not in the light of this)

(Laughter)

اس سے پہلے ایک سوال کے جواب میں ہاں کہا گیا - چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ اس قسم کے گشتیات اور نوٹیفیکیشن جاری نہیں کئے گئے اور وعدہ کیا تھا کہ

I will verify this and see whether it is misleading the House or not.

لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی دھیان نہیں دیا - میں ہاؤز کے سامنے یہ لانا چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ جواب میں چیف منسٹر صاحب نے ہاں کہا اور آنریبل لیبر منسٹر نے بھی اس طرح جواب دیا تھا کہ

Before the Constitution of India came into force, the private properties of H.E.H. the Nizam were not governed by the Rent Control Act, in spite of its having been enforced. With a view to avoid misunderstanding, these properties were, after the Constitution of India came into force, announced through this Notification, under the concerned section, as was done in the case of properties belonging to the City Improvement Board, Court of Wards and the Municipality.

جس طریقہ سے میونسپالٹیز اور سی - آئی - بی کے جو پراپرٹیز رنٹ کنٹرول ایکٹ کے آپرشن سے مستثنی قرار دئے گئے اوسی طرح نظام کی بھی پراپرٹیز کو کانسٹی ٹیوشن آنے کے بعد مستثنی کرنے کا مقصد ہے - اور اوسی طرح نوٹیفیکیشن کے ذریعہ آپ اوسکو اس قانون سے مستثنی کرینگے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ رولنگ پارٹی کو نظام سے کتنی محبت اور لگاؤ ہے - باوجود ہاؤز کے کرٹیسیزم (Criticism) کے کہ اس شخص کو جو دھنوان ہے -

Mr. Speaker: Why all this repetition?

Shri G. Sriramulu: No, Sir. I want to prove how this amendment is most necessary, and at the same time, I want to impress upon the hon. Minister........

مسٹر اسپیکر - آپ کی امنڈمنٹ کی تائید میں اس سے پہلے بہت ساری چیزیں کہی گئی ہیں -

شری جی - سری راملو - مگر یہ بہت بروزن وقت ہے (Laughter)

Mr. Speaker: I am short of time.

شری جی ۔ سری راسنو ۔ اس سے پہلے اس کے متعلق زیادہ چرچا نہیں ہوئی تھی اور جواب دینے موقع بھی نہیں تھا مگر اب موقع ہے ۔ اب یہ بحث سب سے زیادہ ریلیونٹ (Relevant) ہے ۔ اس سے پہلے جو بھی چرچا ہوئی تھی وہ اررینیونٹ تھی اس وجہ سے اب اوس پر بحث کا موقع دینا موزوں ہوگا ۔ میں زیادہ وقت نہیں لینا چاھتا مگر یہ کہونگا کہ ایسے شخص کو رنٹ کنٹرول ایکٹ کے آپریشنس (Operations) سے مستثنی کرنا مناسب نہیں ۔ گو اون کا دس پندرہ ہزار سے جیب نہیں بھرتا لیکن وھاں کےجو ٹیننٹس ھیں اون کو بھی اس قانون سے استفادہ کا موقع ملنا چاھئے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ معظم جاھی مارکٹ بھی اونہی کی ہے ۔ وھاں کے جتنے بھی ٹیننٹس ھیں اون پر مصیبتیں آرھی ھیں اس طرح سے اون کے اور بھی بلڈنگس ھیں جن کےٹیننٹس پر مصیبتیں آرھی ھیں اون کو بھی اون مصیبتوں سے نجالات دلاتا ھارا فرض ھو جاتاہے ۔ نظام کو جو مراعات ھیں اون کو ڈیموکریٹک لیجسلیچر کے وجود میں آنے کےبعد یکے بعد دیگرے ختم کرنا چاھئے ۔ اس وجہ سے میں اسکو لایا ھوں ابھی آنریبل موور نے فرمایا کہ اشارتاً کنایتاً کسی نے اون کے متعلق ذکر کیا ۔ مگر میں اس کے باوجود اس کو اس لئے مووکررھا ھوں کہ سکشن (۳۱) کی سیونگ میں یہ بتایا گیا کہ

Any order made or deemed or purporting to have been made, any decision or direction given or deemed or purported to have been given, any notification issued or deemed or purporting to have been issued, any action or proceeding taken, are considered to have been done under this Act only.

That is what it says.

اس وجہ سے نوٹیفیکیشن جو اس سے قبل جاری ھوا ہے وہ اس کے تحت ھی جاری کیا ھو اور جائز متصور ھوگا ۔ اس قسم کی سیونگ اوس میں بتائی گئی ہے۔ اس وجہ سےنوٹیفیکیشن کے وقت اس کلاز کے بارے میں جو کچھ اون کا مطلب ہے وہ کھلم کھلا عوام کے سامنے آجائے ۔ یا نہیں توکم ازکم اون پراپرٹیز کو ایویڈ (Evade) کرکے اپنی صفائی پیش کریں کہ آپ اون کو اس طرح مستثنی کرنے کا اقدام کر رہےھیں۔ جیسا کہ آنریبل ریوینیو منسٹر نے جواب میں ''ھاں،، کہا ۔ میں اس کے متعلق جواب چاھتا ھوں

شری عبد الرحمن ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ دفعہ (۳۱) میں یہ لکھا ہے کہ حکم نگرانی لمکتہ بابتہ سنہ ۱۳۰۳ف ذریعہ ھذا منسوخ کیا جاتا ہے ۔ لیکن یہ حکم تو ھائیکورٹ سے بہت دن پہلےھی منسوخ ھوگیا تھا ۔ اگر اوس حکم کو اس قانون کی منظوری کی تاریخ سے منسوخ قرار دیں تو ھائیکورٹ کےاوس فیصلہ کی خلاف ورزی ھو جائیگی ۔ لکھنا تو یہ چاھئے تھا کہ جس تاریخ کو ھائی کورٹ کا فیصلہ ھوا اوس تاریخ سے یہ

قانون منسوخ متصورہوگا ۔ ورنہ ہوگایہ کہ جس تاریخ حکم نگرانی امکنہ ہائیکورٹ میں منسوخ ۔ کالعدم اور خلاف قانون قرار دیا گیا اوس تاریخ سے اس قانون کے منظور ہونے تک جتنی کارروائیاں ہوئی اور ہورہی ہیں وہ سب مطابق قانون سمجھی جائینگی اور ایسا سمجھنا گویا تحقیر عدالت کرناہوگا کیونکہ وہ قانون تو ہائیکورٹ سے بہت پہلے منسوخ ہوچکا ۔ اس جانب آنریبل منسٹر توجہ کریں ۔ ورنہ یہ ایک بہت بڑی غلطی ہوگی ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے۔ جہاں تک اس شبہہ کا تعلق ہے جو ابھی ظاہر کیا گیا ہے کہ اوس قانون کو اس قانون کے نفاذ کی تاریخ سے ری پیل کیا جارہا ہے حالانکہ وہ غلط ہے۔ یہ شبہہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ کیونکہ اوس کے جو دستوری مضمرات ہیں وہ یہ ہیں کہ دستوراً کسی قانون کو کالعدم قرار دینے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اس طرح منسوخ ہونے کے بعد وہ قانون اسٹیٹیوٹ بک سے خود بہ خود خارج ہوگیا ۔ قانون اوس وقت خارج ہوتا ہے جبکہ کوئی قانون ساز جماعت اوس کومنسوخ کردے ۔ ہائی کورٹ گو اوس قانون کو رکگنائز نہیں کررہا ہے لیکن وہ قانون اسٹیٹیوٹ بک پر اوس وقت تک باقی رہیگا جب تک کہ قانون ساز جماعت اوسکو ری پیل نہ کرے۔ چنانچہ معزز ایوان کو یاد ہوگا کہ ”ولی الدولہ سکسیشن ایکٹ“ (Wali-ud-Daula Succession Act) کو ہائی کورٹ کی فل بنچ نے وائڈ (Void) اور آلٹرا وائرس (Ultravires) قرار دیا تھا ۔ لیکن اوس کو ری پیل کرنے کے متعلق گذشتہ سشن میں ایک بل یہاں لایا گیا تھا ۔ میں یہ مثال معزز ممبر کی یاد تازہ کرنے کے لئے پیش کررہا ہوں ۔ کیونکہ در اصل یہ کوئی بڑی غلطی نہیں بلکہ دستور کے مضمرات کو سمجھنے میں غلطی ہورہی ہے ۔

آنریبل شری جی ۔ سری راملو نےجو کچھ کہا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے کی تقریر میں میں نے بتادیا تھا کہ دفعہ(۲۶) میں نظام کی پراپرٹی کے متعلق کوئی اشارہ یا حوالہ نہیں ہے۔ اس سے متعلق جو اعلان یا آرڈرس جاری کئے گئے تھے وہ خود بخود منسوخ ہوگئے ہیں ۔ یہ سمجھنا کہ کلاز (۳) کے تحت وہ اعلان جو اون کی پراپرٹی کے متعلق جاری کیا گیا تھا اب بھی باقی رہیگا غلطی ہے۔ اون کی پراپرٹی کے متعلق جو اعلان اوس وقت جاری ہوا تھا اوس وقت کے قانون کے تحت صادر ہوا تھا ۔ اور اون فیصلہ جات کو جاری رکھا گیا تھا۔ لیکن اس قانون کے تحت وہ نوٹیفیکیشن جائز نہیں رہیگا جو قانون یا ایکٹ جب الٹرا وائرس قرار دیا گیا ہوتو اوس کے تحت جاری کئے ہوئے نوٹیفیکیشن اور قانون اثرات بھی آلٹرا وائرس ہو جاتے ہیں ۔ یہ چیز ہر وکیل جانتا ہے۔ اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں کہ نظام کی پراپرٹی سے اس ایکٹ کو متعلق نہیں کیا جائیگا ۔ اس لئے ان امیاجنری فیرس (Imaginary fears) ہیں

آنریبل ممبرس کو نہیں رهنا چاهئیے۔ چونکه یه ترمیم غیر ضروری هے اس لئیے میں اس کو قبول نہیں کر سکتا ۔

شری جی ۔ سری راملو ۔ دفعه (۳۱) (اے) میں نوٹیفیکیشن کا ذکر ہے

Notification issued is considered to have been issued under this provision.

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ (۳۱) (اے) کے الفاظ بہت صاف هیں

" Notwithstanding any decision or order of any Court to the contrary—

Any order made or deemed or purporting to have been made, any decision or direction given "

جواعلان جاری هوا تها وه اوس وقت تک جائز تها جب تک که هائی کورٹ نے اوسکو ری پیل (Repeal) نہیں کیا اس وجه سے کوئی شبهه باقی نہیں رهتا ۔ یه دستور کے لحاظ سے بالکل ٹهیک هے ۔

Shri G. Sreeramulu : The hon. Minister says that it will not be included. I am satisfied with that, and I hope that will be really so.

I, therefore, beg leave of the House to withdraw my amendment to clause 31.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The Question is :

" That clause 31 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 31 was added to the Bill.

Clause 32

Mr. Speaker : The Question is :

" That clause 32 stand part of the Bill "

The motion was adopted.

Clause 32 was added to the Bill.

Schedule

Mr. Speaker : Now, let us proceed to Schedule.

Shri V. B. Raju : I beg to move :

" That at the end of the Schedule, add the following :—

41. Latur (Osmanabad District)
42. Manwath (Parbhani District)
43. Gangakhed (Parbhani District)
44. Udgir (Bidar District)
45. Kothagudem (Khmmameth District)
46. Bodhan (Nizamabad District)
47. Bellampalli (Adilabad District)
48. Kagaznagar (Adilabad District)
49. Sadasivpet (Medak District)
50. Jogipet (Meadk District) "

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

" That for the Schedule, substitute :—

'(1) In all the cities and towns having a population of 10 thousand or more and

(2) In all the towns having a population of less than 10 thousand but managed by a town committee constituted under the Municipal and Town Committees Act 1951.'

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Annajirao Gavane : I beg to move :

" That at the end of the Schedule, add the following :—

" 41. Manwat (Parbhani District)
42. Basmath (Parbhani District)
43. Tuljapur (Osmanabad District)
44. Latur (Osmanabad District)
45. Kallam (Osmanabad District)

46. Paithan (Aurangabad District)
47. Vaijapur (Aurangabad District)
48. Kannad (Aurangabad District)
49. Deglur (Nanded District)
50. Bhainsa (Nanded District)
51. Kondalwadi (Nanded District)' ".

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

" That at the end of the Schedule, add the following :—

" 41. Jagtial (Karimnagar District)
42. Sirsilla (Karimnagar District)
43. Pedapalli (Karimnagar District)
44. Bodhan (Nizamabad District)
45. Kothagudam (Khammam District)
46. Bellampalli (Adilabad District)
47. Yellandu (Warangal District)
48. Latur (Osmanabad District)
49. Vijapur (Aurangabad District)
50. Kannad (Aurangabad District)' ".

Mr. Speaker : Amendment moved. Has the hon. Minister got anything to say with regard to these amendments ?

Shri Gopal Rao Ekbote : Clause 1 (3) reads as follows :

" It shall apply to the areas specified in the Schedule and to such other areas as the Government may, by notification, from time to time, direct. "

Shri V. B. Raju : Mr. Speaker, Sir, as the hon. Minister has promised that he would do his best in getting these items included in the Schedule, if they are fit to be included, I feel, I need not press my amendment further.

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ میں اتنا اطمینان دلا سکتا ہوں کہ امنڈمنٹس کے ذریعہ جو فہرست آئی ہے اوس کا فائنل اڈمنسٹریٹیو اگزامینیشن کرنے کے بعد کہ آیا اون شہروں میں بھی اس قانون کی ضرورت ہے یا نہیں اوس کو شامل کیا جائے گا ۔ جب تک اون کو اگزامین (Examine) نہ کیا جائے آف ہینڈ (Off hand)طریقہ پر اس کے متعلق تصفیہ نہیں کیاجاسکتا ۔ اگر دستور کی دفعہ (۳۱) کے تحت کوئی مقام آسکتا ہے تو اوس کی نوٹس لیکر جانچ کی جائے گی اور اون گاؤں کی بھی جانچ کرلیجائیگی اور جتنا جلد ہوسکے یہ قانون اون مقامات سے بھی متعلق کیاجائے گا جہاں اس کو متعلق کرنے کی ضرورت ہو ۔

* شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ جو شیڈول رکھا گیا ہے اس کے متعلق مغالطہ ہو رہا ہے ۔ یہ کس بیس (Base)پر رکھا گیا ہے آیا آبادی کے لحاظ سے میونسپالٹی یا ٹاؤن کمیٹی یا اس مقام کے حالات کا لحاظ کرتے ہوے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ شیڈول (الف) میں جو گیارہ بارہ نام لائے گئے ہیں انہیں ہر طریقہ سے رکھنا ضروری ہے اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وضاحت کا موقع دیا جائے ۔ یا پہلے اسی جانب سے وضاحت کردی جائے ۔ تاکہ امنڈمنٹ پیش کرنے کی نوبت ہی نہ آئے ۔

* شری جی ۔ سری راملو ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ یہ دیکھ کر کہ بہت سے آنریبل ممبرس نے ٹاؤن کمیٹی یا میونسپل کمیٹی کے لحاظ سے مقامات کو اس میں شریک کرنے کی نسبت ناموں کی فہرست پیش کی ہے اور اس میں کافی اختلافات ہیں تو حکومت کے آئندہ غور کے لئے اور اس میں جو خطرہ ہے اس کو دور کرنے کے لئے میں ایک سجیشن امنڈمنٹ کے طور پر دیا ہوں ۔ میری یہ خواہش ہے کہ جہاں ۱۰ ہزار سے زیادہ پاپولیشن ہے وہاں رکھاجائے ۔ اس سے پوری چیزوں کا اقتباس آجاتا ہے اور اس میں ایک اصول بھی معلوم ہوتا ہے ورنہ یہ بے اصولی ہوگی کہ ایک جگہ کو اس میں رکھا گیا ہے اور دوسری جگہ کو نہیں رکھا گیا ۔ جہاں سکریٹری وغیرہ کہتے ہیں یا وہاں کا کوئی آفیسر کہتا ہے تو اس جگہ کو رکھنا اور دوسری جگہوں کو چھوڑنا مناسب معلوم نہیں ہوتا جو شیڈول رکھا گیا ہے وہ کس بیسس پر رکھا گیا ہے میں سمجھنے سے قاصر ہوں ۔ آیا وہ ٹاؤن کمیٹی کے لحاظ سے ہے یا میونسپالٹی کے لحاظ سے یا پاپولیشن کے لحاظ سے اس لئے کوئی اصول طے ہو جائے تو مناسب ہے ۔ اسکے بعد فرام ٹائم ٹو ٹائم (From time to time) ان مقامات کو نوٹیفائی (Notify) کیا جاسکتا ہے ۔

* شری اناجی راؤ گوانے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آنریبل منسٹر نے جو وضاحت کی اور ایک دوسرے آنریبل ممبر نے پرنسپل کے طور پر دس ہزار سے زیادہ کی پاپولیشن کے مقام کو اس میں رکھنے کے لئے کہا ہے یہ قابل غور ہیں ۔ لیکن آنریبل منسٹر نے شیڈول کس بیسس پر رکھا ہے میں سمجھنے سے قاصر ہوں کیونکہ اگر یہ آبادی کے لحاظ سے ہوتا تو لاتور جیسا مقام جسکی آبادی تیس چالیس ہزار کی ہے اسکو خارج نہ کیا جاتا

اور پورنا جسکی آبادی دس ہزار کی بھی نہیں اسکو رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ مقامات جو ٹریڈ سنٹرس ہیں وہاں کرایہ داروں کو کافی مشکلات پیش آرہی ہیں اس کا لحاظ کرتے ہوئے میں نے مانوت ۔ بسمت وغیرہ کے نام دئے ہیں ۔ اور اون کی پاپولیشن بھی پندرہ ہزار سے زیادہ ہے۔ آبادی کے پرنسپل کو مان لیا جائے تو ان مقامات پر اس قانون کو جلد سے جلد لاگو کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ایسے مقامات ہیں جہاں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔

* شری سی ۔ بچ وینکٹ رام راؤ ۔ اس سے قبل دوسرے آنریبل ممبرس نے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے اور یہ کہا ہے کہ شیڈول کس پرنسپل پر مبنی ہے معلوم نہیں ہے۔ میں آنریبل منسٹر سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تعلقہ کریم نگر کے مساوی جگتیال کی بھی آبادی ہے لیکن اس کو اس میں انکلوڈ (Include) نہیں کیا گیا اور حضور آباد کو جہاں کہ بہت کم آبادی ہے اس میں رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکو رنٹ کنٹرولر کے تحت رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جب ہم قانون بناتے ہیں تو وہ کسی نہ کسی اصول پر مبنی ہوتا ہے لیکن یہ پتہ نہیں چلرہا ہے جیسا کہ اسطرف سے کہا گیا ایا یہ ٹاؤن کمیٹیز کے لحاظ سے ہے یا میونسپالٹیز کے لحاظ سے اگر کسی ایک اصول کے لحاظ سے اسکو رکھا جائے تو جو مقامات چھوٹ گئے ہیں انکو بھی حکومت اس میں رکھے گی ۔ گجویل جہاں ٹاؤن کمیٹی بھی نہیں ہے اسکو شیڈول میں رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے مقامات جن کو اس میں رکھنا چاہئیے انکو چھوڑ دیا گیا ہے اور جن مقامات کو نہ رکھنا چاہئیے اس میں رکھا گیا ہے۔ اس لئے منسٹر صاحب اس پر غور فرمائیں ۔

* شری بی ۔ ڈی دیشمکھ ۔ میں نے اس پر پہلے ہی اعتراض کیا ہے اس لئے اس امنڈ منٹ پر بولنے کی خواہش نہیں کرتا ۔ البتہ صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ شیڈول کس بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔ آیا وہ ان مقامات پر مکانات کی اسکیرسٹی (Scarcity) کی وجہ سے ہے یا انڈسٹریل ایریا ہونے کی وجہ سے یا تجارتی مقام ہونے کی وجہ سے ۔ بلم پلی اور کتہ گوڑہ جو انڈسٹریل مقامات ہیں اور لاتور ایک تجارتی مقام ہے لیکن وہ اس میں شریک نہیں ہیں ۔ اس لئے منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں کہ شیڈول کس بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔

شری وینکٹیشور راؤ (میدک) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ گجویل اور نرسا پور کے متعلق اعتراض کیا جا رہا ہے ۔ یہ اعتراض معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کیا جا رہا ہے ......

چند آنریبل ممبرس :۔ ان پر اعتراض کیا جارہا ہے۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ بظاہر جو شیڈول رکھا گیا ہے وہ بغیر کسی اصول کے رکھا گیا ہے ۔ میں نے اپنی پہلی تقریر میں بھی اشارتاً

یہ ظاہر کیا تھا کہ آرٹیکل ۱۴ جو کانسٹیٹیوشن کا ھے ڈسکریمنیٹری میژر کے تحت جس کسی مقام کو بھی رکھیں گے اسے جسٹیفائی کرنا پڑیگا ۔ اس کے علاوہ کانکرنٹ لسٹ میں جو قانون بنایا جاتا ھے اس کو پریسیڈنٹ کی منظوری کے لئے بھیجنا پڑتا ھے ۔ ہم یہ جو قانون بنا رھے ھیں وہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کو نیارو ڈاؤن (Narrow down) کرنے والا قانون بنا رھے ھیں اس لئے ان مقامات کو جنہیں شیڈول میں رکھا گیا ھے ان کو اگزاسن کیا گیا ھے ۔ جب اس کو پریسیڈنٹ کی منظوری کے لئے بھیجنا ھے تو ھم نے فینانشل امپلیکیشنس (Financial implications) اڈمنسٹریٹو امپلیکیشنس اور ھاؤس شارٹیج (House shortage) کا پہلے ھی اطمینان کرلیا ھے ۔ لیکن جن مقامات کو اس میں شریک کرنے سے متعلق امنڈمنٹس پیش ھوے ھیں ان کو اگزاسن نہیں کیا گیا ھے اور میں سمجھتا ھوں کہ خود آنریبل ممبرس نے ان کی مضمرات کو اگزاسن نہیں کیا ھے ۔ انڈسٹریل ٹاؤنس (Industrial towns) سے متعلق میں یہ کہہ سکتا ھوں جیسے کہ بلم پلی اور کتہ گوڑہ ھیں کہ وھاں ھاوزنگ پرابلم کچھ حد تک وھاں کے مینجمنٹ نے سالو (Solve) کیا ھے اور اب وھاں ھاوزنگ شارٹیج نہیں ھے لیکن جیسا کہ میں نے کہا میں بغیر اگزاسن کئے یہ نہیں کہہ سکتا کہ جن مقامات کو امنڈمنٹس کے ذریعہ انکلوڈ (Include) کرنے کی خواھش کی گئی ھے وہ اس میں شامل نہ کئے جائیں ۔ بہت ممکن ھے کہ وہ سب کے سب اس میں شریک کئے جاسکتے ھوں ۔ لیکن آپ مجھ سے متفق ھوں گے اگر میں یہ کہوں کہ اس کو پریسیڈنٹ کے سامنے پیش کرنا ھے تو جب تک ھم خود ان مقامات سے متعلق مطمئن نہ ھوجائیں انہیں اس میں شامل کرنا مناسب نہ ھوگا ۔ میں نے کہا ھے کہ دفعہ (۱) کے تحت گورنمنٹ نے تھوڑا اختیار اپنے پاس رکھا ھے ۔ پریسڈنٹ کی منظوری آنے کے بعد اس کو فوری ان مقامات سے بھی متعلق کیا جاسکتا ھے اور جو ڈسپیاریٹی (Disparity) ھے اس کو ختم کیا جاسکتا ھے ۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ اطمینان دلاسکتا ھوں کہ اس شیڈول کو اگزاسن کیا جائے گا اور جن جن مقامات کو اس سے متعلق کرنا ھے وہ کئے جائیں گے ۔ اس لئے میں ادباً عرض کرتا ھوں کہ ان امپلیکیشنس کی بنا پر آنریبل ممبرس اپنی ترمیمات واپس لیں ۔

Shri V. B. Raju **: I beg leave of the House to withdraw my amendment.**

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

شری جی ۔ سری راملو ۔ ٹاؤنس کے بارے میں میں نے اعتراض کیا ھے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ محض آبادی نہیں بلکہ اور چیزوں کو بھی دیکھا جاتا ھے ۔

Shri G. Sreeramulu : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Annajirao Gavane : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

"That the Schedule stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Schedule was added to the Bill.

Short Title, Commencement, Extent, and Preamble.

Mr. Speaker : The question is :

"That the Short Title, Commencement, Extent, and Preamble stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Short Title, Commencement Extent, and Preamble were added to the Bill.

Shri Gopalrao Ekbote : I beg to move :

"That L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954, be read a third time and passed."

Mr. Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

L.A. Bill No. XVII *of* 1954, *the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill*, 1954.

The Minister for Excise, Forests & Revenue (*Shri K. V. Ranga Reddy*) : I beg to move :

"That L. A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

Mr. Speaker : Motion moved.

* شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ یہ قانون اسلئے پیش کیا گیا ہے کہ اس وقت جو نقدی معاشیں ہیں آئندہ انہیں برخاست کیا جائے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جو دفعات وضع کئے گئے ہیں ان میں یہ بتلایا گیا ہے کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۴ع سے نقدی معاشیں ختم کردی جائینگی ۔ البتہ ان معاشوں کی دو قسمیں بتلائی گئی ہیں ۔ ایک تو وہ معاشیں ہیں جو معاوضہ میں دی گئی ہیں ۔ جیسے جاگیر لیکر نقد معاوضہ دیا گیا ہے ۔ یا جائداد منقولہ لیکر نقد معاش دیگئی ہے ۔ یا کتب خانہ یا اسلحہ خانہ یا قرض لیکر نقد معاشیں عطا کی گئی ہیں ۔ ان معاشوں کو بالمعاوضہ کہا جاسکتا ہے ۔ دوسری وہ معاشیں ہیں جو کسی معاوضہ میں نہیں دی گئی ہیں بلکہ پرورش یا مدد وغیرہ کے طور پر دیگئی ہیں ۔

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

جو معاشیں معاوضہ میں دی ہیں ان کے متعلق یہ رکھا گیا ہے کہ انہیں کچھ معاوضہ دے کر ختم کردیا جائیگا ۔ یعنی انہیں سال میں جتنی رقم ملتی ہے اس کا چھ گنا معاوضہ مقرر کیا گیا ہے ۔ وہ معاوضہ بھی حکومت چاہے تو یکمشت دے سکتی ہے یا سالانہ اقساط مقرر کرکے ۱۲ اقساط میں دے سکتی ہے ۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ نقد معاشیں نصف تو فوراً ختم ہوجائینگی ۔ باقی کا معاوضہ ۱۲ سال میں ادا کیا جائیگا ۔ دوسری معاشوں کا کوئی معاوضہ مقرر نہیں کیا گیا ہے ۔ البتہ اس میں ایک شکل رکھی گئی ہے کہ جس معاشدار کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہو اس کو حین حیات بر قرار رکھا جائے اور دیگر اشخاص کی معاشیں فوراً ختم کردیجائیں ۔ اس طرح جن لوگوں کو بلا کسی خدمت کے معاشیں دیگئی تھیں انکی معاشیں آئندہ باقی نہیں رہینگی ۔ ۶۰ سال سے زائد عمر والوں کی معاش تا حیات اسلئے جاری رکھی جا رہی ہے کہ وہ اب کوئی جدید پیشہ اختیار نہیں کرسکتے ۔ اگر انکی معاش بند کردیجائے تو انکا ذریعہ معاش بند ہوجائیگا اور انکے بیروزگاری کا سوال پیدا ہوگا ۔ جن لوگوں کو کسی جاگیر وغیرہ کے معاوضہ میں معاشیں ملی ہیں ان کے لئے دستور کے بموجب معاوضہ کا تصفیہ کیا گیا ہے ۔ اور دستوری کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا ۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ اس قانون کو منظور کیا جائے ۔

* شری بی - ڈی دیشمکھ - مسٹر اسپیکر - ایک طویل انتظار کے بعد کیاش گرانٹس کو ختم کرنے کے قانون کو ایک مکمل شکل دینے کے لئے بل آج ھاؤس کے سامنے پیش ہوا ھے - میں کہوں گا کہ یہ بل بھی عوام کے احساسات کو ایک طرح سے بھول بھلیوں میں ڈالنے کے مماثل ھے - آج کے سماج میں آج کے جمہوری دور میں بغیر کسی معاوضہ کے کسی کو کوئی چیز دینا یا بغیر محنت کے مزدوری دینا اصول کے خلاف ھے - ھاؤس کے آنریبل ممبرس نے اس اسمبلی میں بار ھا یہ مانگ رکھی ھے کہ اس قسم کا معاوضہ ایک طرح کی مفت خوری ھے اور یہ دھبہ جو ھمارے سماج پر ھے اسکو برخاست کرنا چاھئے - ۲۲ - نومبر سنہ ۱۹۵۲ع کو ھاؤس کے سامنے ایک بل لایا گیا - اس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا کہ حکومت حیدرآباد نے ایک بہت بڑا اقدام کیا ھے - اور جتنی نقد معاشیں ھیں انہیں ختم کیا جا رھا ھے وہ نقد معاشیں اسقدر محدود تھیں کہ ۳۳ لاکھ کی معاشوں میں صرف ۱۰ لاکھ کی معاشوں کو ختم کیا گیا - ۲۰ - ۲۲ لاکھ کی معاشیں جوں کی توں رکھی گئیں - اب اس قانون کی ترمیم کی جا رھی ھے - آنریبل لیڈر آف دی ھاؤز نے وعدہ کیا تھا کہ مابقی معاشیں ختم کی جائینگی اور ان کے بارے میں جو قانونی اوردستوری مشکلات ھیں انپر غور ھونا ھے - ۱۹۵۲ع کے اس قانون کے نفاذ کے بعد مابقی کیاش گرانٹس کو ختم کرنے کے لئے جو ترمیم لائی گئی ھے اس سلسلے میں مجھے یہ کہنا ھے کہ ۱۲ - ۷ - ۱۹۵۲ع کے قانون میں اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس میں یہ بتلایا گیا تھا کہ

Power has been taken to add to this table so that other cash grants to which similar considerations apply may be discontinued.

حکومت نے اس سلسلے میں ایک سب کمیٹی مقرر کی تھی - اس کمیٹی نے کیا طے کیا - اس کی کیا سفارشات ھیں آنریبل موور آف دی بل نے اس کو ھاؤس کے سامنے نہیں لایا - ھاؤس کو وہ معلومات ملنے چاھئیں - اس کمیٹی کے رکمنڈیشنس (Recommendation) کے ذریعہ ھاؤس کے آنریبل ممبرس کو اس سلسلے میں مطمئن کرانے کی ضرورت تھی - اور میں سمجھتا ھوں تاوقتیکہ وہ سفارشات ھاؤس کے سامنے نہ لائی جائیں اس بل کی سکنڈ ریڈنگ میں دشواری ھوگی - اور اس وقت جو حملے ھوں گے آنریبل موور آف دی بل کو برداشت کرنا پڑیگا - میں آنریبل منسٹر سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنے مسودہ قانون کے تحفظ کے لئے کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں معلومات ھاؤس کے سامنے رکھیں - آپنے بل میں رکھا ھے کہ ہ قسم کی کیاش گرانٹس یکلخت بند کی جائیگی - مابقی کیاش گرانٹس بھی دستور کے دفعہ ۳۱ کے تحت یکلخت ختم کی جاسکتی ھیں لیکن شیڈول بنا کر بعض کے بارے میں معاوضہ دینے کی تجویز کی گئی ھے - اور ۶۰ سال سے زائد عمر والوں کو تاحیات گرانٹ دینے کی گنجائش رکھی گئی ھے - میں سمجھتا ھوں کہ

پارٹ اے - بی اور سی جو بنائے گئے ہیں وہ غلط ہیں - اگر ان کو سابقہ شیڈول میں شریک کیا جاتا ہے تو یہ قانون - دستور اور حالات کے لحاظ سے مناسب ہوتا - پارٹ سی میں آرڈینری منصب - رعایتی - خاص اور معمول - یومیہ وغیرہ جو بتلایا گیا ہے وہ ایسے مناصب ہیں جو اس زمانے میں کسی نہ کسی خدمت کے سلسلے میں دئے گئے ہیں انکو نقد معاوضہ دیا جارہا ہے - یہ تمام کیاش گرانٹس میں داخل ہیں اور ہم اس کا کوئی معاوضہ دینا پسند نہیں کرتے - اور نہ جمہوری حالات میں یہ مناسب ہوسکتا ہے - میں آنریبل موور آف دی بل سے کہونگا کہ کیاش گرانٹس کے سلسلے میں بل لاکر آنریبل ممبر نے ان کو کچھ اور عرصہ کے لئے جان بخشی ہے - جو نامناسب ہے - میں کہونگا کہ دستور کے لحاظ سے بھی آپ ان کیاش گرانٹس کو موقوف کرسکتے ہیں - اس کا معاوضہ دینے یا پارٹ اے - بی - سی بنانے کا کوئی جواز نہیں ہے - اس سلسلے میں ہاؤس میں امنڈمنٹس آئینگے اس سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ آنریبل موور آف دی بل کمیٹی کی سفارشات سے ہاؤس کے آنریبل ممبرس کو واقف کرائیں - اور اس کے جواز کے بارے میں ہاؤس کو مطمئن کرائیں

شری رنگ راؤ دیشمکھ (گنگاکھیڑ) مسٹر اسپیکر سر - بہت دنوں سے ابالیشن آف کیاش گرانٹس (Abolition of Cash Grants) کے بارے میں بل لانے کے لئے آنریبل چیف منسٹر نے ہاؤس سے وعدہ کیا تھا - اس لحاظ سے ۵۲ء میں دیشمکھ دیشپانڈے - سر دیشمکھ سر دیشپانڈے کی معاشیں بند کرنے کے بارے میں ہاؤس میں بل آیا - اس وقت ہم لوگوں نے مبارک باد دی تھی - لیکن اس کے بعد آج جو بل ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہے اس کو پڑھکر ہمیں دکھ ہوتا ہے - کیونکہ اس میں معاشوں کے برخاست کرنے کے لئے کمپنزیشن (Compensation) برابر رکھا گیا ہے - اپوزیشن کی یہ مانگ تھی کہ کمپنزیشن نہ دینا چاہئے - آپ نے ابالیشن آف جاگیر کا قانون بنایا اور اس کے لئے جاگیرداروں کو ۱۷-۱۶ کروڑ روپیے معاوضہ دینے کے لئے رکھدیا - اس بل کے سلسلے میں ایک کمیٹی بھی بنائی گئی تھی - لیکن اس کے باوجود آج جو ہاؤس میں بل پیش ہوا ہے اس میں معاوضہ کی شرط رکھی گئی ہے -

گو میں مانتا ہوں کہ آرٹیکل ۳۱ کے تحت کمپنزیشن دینا چاہئے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ کمپنزیشن نہ دیا جائے - کوئی جائداد نہیں ہے کوئی زمینات نہیں لے رہے ہیں جن کا کمپنزیشن دینا ضروری ہو - ایسی بات تو نہیں ہے کہ کسی منصبدار کی ہم پانچسو ایکڑ زمین لے رہے ہیں اور اوس کو اس کا معاوضہ دینا ضروری ہے - یہ نقدی معاشیں ہیں جن کا معاوضہ دینا اس لئے ضروری نہیں ہے کہ یہ مفت میں عوام کا پیسہ کہا رہے ہیں - آرٹیکل ۳۱ کے تحت آپ نے لکھا ہے کہ

Where a cash grant to which this Act applies is subject to the rendering of any service, the grantee shall on the date

of discontinuance of the grant, stand released of the liability to render that service.

جو کمنسیشن آپ دینا چاہتے ہیں اوس میں (۶) ٹائیم کیوں لکھا گیا ہے آپ چاہیں تو (۲) ٹائیمس بھی دے سکتے ہیں گو ہم تو اس کے بھی خلاف ہیں - لیبر ایکٹ کے تحت جب کسی مزدور کو آپ مل (Mill) سے نکالتے ہیں تو ایک مہینے کی تنخواہ اڈوانس دینے کا براویزن رکھا گیا ہے - تو پھر ایسی صورت میں منصداروں کو (۶) ٹائیمس دینے کی کیا ضرورت ہے - اس کی بجائے (۲) ٹائیمس رکھا جائے تو کسی حد تک مناسب ہوگا -

Compensation amounting to a sum equal to six times the annual amount payable to the grantee shall be paid to him in cash either in full or in annual instalments not exceeding 12.

مناصب اور ماھوارات کے لئے (۱۰) لاکھ روپیہ کی رقم بجٹ میں رکھی گئی ہے اور منظور بھی ہوچکی ہے -

Territorial and Political pensions Head of Account Rs. 10,00,000.

اس لحاظ سے ان ۱۰ لاکھ کا چھ گونہ آپ دیں گے تو (۶۰) لاکھ روپیہ کا عوامی خزانہ پر بار پڑیگا - جو معاوضہ دینا چاہتے ہیں وہ بارہ اقساط میں دیا جائیگا - گویا ہر سال پانچ لاکھ روپئے حکومت کے خزانے سے جائیں گے - اس طرح ابالیشن آف کیاش گرانٹس (Abolition of cash grants) کا مقصد فوت ہو جائیگا - یہ ساٹھ لاکھ کا پراویژن جو آپ نے منصبداروں کے تعلق سے رکھا ہے بجائے اس کے بہتر ہوتا کہ نیشن بلڈنگ کاموں میں یہ رقم لگائی جاتی - ملک میں جو بیروزگاری بڑھ رہی ہے اوس کو دور کرنے میں صرف کی جاتی - اخبارات میں ہم نے دیکھا کہ پرانی گرنی کے لوگوں نے خودکشی کرلی ہے - آپ ایسے لوگوں کو لاکھوں روپیہ دے رہے ہیں جو مفت خوری کی عادت میں مبتلا ہوگئے ہیں - اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ

Where a cash grant to which this Act applies is subject to the rendering of any service, the grantee shall on the date of discontinuance of the grant s and released of the liability to render that service.

یعنی جو خدمت آپ اب تک لے رہے تھے وہ بھی بند کر دیجائیگی - اور کیاش گرانٹس کی رقم ان کو مفت میں گھر بیٹھے ملیگی - پہلے گورنمنٹ ان کو جو منصب دیتی تھی تو کچھ خدمت بھی اون سے لیتی تھی لیکن اس ڈیموکریسی کے زمانے میں آپ اون سے خدمت

لینا بھی بند کر رہے ہیں اور رقم برابر دے رہے ہیں - پارٹ " بی " اور " سی " میں جو لوگ ہیں ان کو آپ عوام کا لاکھوں روپیہ دینا چاہتے ہیں اور خدمت جو اون سے لی جاتی تھی اس کو بھی بند کر دینا چاہتے ہیں - اس لئے میں کہونگا کہ انکو کمپنسیشن دینے کی ضرورت نہیں ہے - منصب معاوضہ جاگیر اور امتیازی وغیرہ کیلئے ۱۰ لاکھ کا پراویژن ہے اس کے جو معاوضے دئے جائینگے وہ ساتھ لاکھ ہوجائنگے اور یہ معاوضہ اون لوگوں کو دیا جانے والا ہے جنہوں نے اب تک عوام کا خون چوسا ہے جنہوں نے عوام کے ساتھ نا انصافی کی ہے اس لئے اون مفت خوروں کو عوام کا پیسہ نہیں دینا چاہئے - جب بجٹ میں خسارہ ہے تو اس قسم کے اخراجات بر داشت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبر فار ریوینیو اس بارے میں غور کریں گے اور اس بل میں اس قسم کی جو خرابیاں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کرینگے اور اس سے متعلق جو امنڈمنٹ پیش کئے جائینگے اون کو قبول کرینگے -

شری کے - اننت رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس سے پہلے ابالیشن آف کیاش گرانٹس کے نام سے ایک بل ھاؤز میں لایا جاچکا ہے جس کی روسے دیشمکھ اور دیشپانڈے وغیرہ کے رسوم بند کئے گئے ہیں - اب جو منصبداروں کے تعلق سے بل لایا گیا ہے وہ بھی اوسی قسم کا قانون ہے - جن لوگوں سے خدمت نہیں لی جاتی ہے وہ اس لئے نہیں لیجاتی ہے کہ وہ جاگیر کا معاوضہ ہے یا اسلحہ کا معاوضہ ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اتنے سال سے وہ اس منصب سے استفادہ کر رہے ہیں کہ ابتک انکو اون اسلحہ سے کئی گونہ زیادہ قیمت پہنچ چکی ہوگی - سالہا سال سے وہ یہ معاوضہ پارہے ہیں - اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اب گورنمنٹ پر کوئی ذمہ داری رہتی ہے - جب دستور ہند کے تحت بغیر معاوضہ کے رسوم دیشمکھی و دیشپانڈے کو برخواست کردیا گیا ہے تو منصبوں کو بلا معاوضہ ختم کرنے میں کونسا امر مانع ہے - رسوم دیشمکھی کو بلا معاوضہ دئے کیوں ختم کیا گیا - جب اوس کو اس طرح ختم کیا گیا ہے تو اس کو بھی ختم کرنا چاہئے - اگر محض پرورشی کے لئے دینا ہے تو میں کہونگا کہ ان کو کافی عرصے تک پرورش کرچکے ہیں - اب جبکہ وہ کوئی خدمت بھی انجام نہیں دے رہے ہیں تو پھر انکی پرورش کا خیال کرنا بے سود ہے - مفت خوروں کی اس طرح کی پرورشی کو کسی طرح برداشت نہیں کیا جاسکتا - رلیجس (Religious) اور چیاریٹیبل (Charitable) کے تعلق سے کچھ وضاحت نہیں کیگئی ہے اس لئے میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں -

میں کہونگا کہ مفت خوروں کی وجہ سے سرکاری خزانہ پر بار پڑ رہا ہے اس کو بند کرنا چاہئے - بہر حال ان تمام امور کے بارے میں منسٹر صاحب وضاحت کریں تا کہ سکنڈ ریڈنگ پر امنڈمنٹس دینے کی ضروورت نہو -

*श्री. गोविंदराव मोरे (कंधार जनरल) :—मिस्टर स्पीकर सर, आज जो कानून पेश किया है अुसके मुताल्लुक वाकयी तौर पर हम हुकमत को मुबारकबाद देते हैं। अपोजिशन के

मेंबर्स को अिस कानून के पेश करने पर मजबूरन मुबारकबाद देना पडा। अुससे यही मालूम होता है कि हमारी हुकूमत ने आज तक जो अच्छे अच्छे कानून नाफीज किये हैं। अुनमें से यह अेक है। अपोजिशन के चंद आॅनरेबल मेंबर्स ने यह अुजर पेश किया कि दो साल कब्ल ही यह कानून आना चाहिये था, लेकिन हुकूमत को हमने मजबूर करने पर भी वह आज तक टालती रही, और आखिर मजबूरी के साथ यह कानून अुसको आज पेश करना पड रहा है। वाकयी यह सही नहीं है। अिब्तदासे अिन कॅश ग्रांटस् (Cash grants) के, नक्द मआश के मुताल्लुक हमारी पार्टी से बहुत मुखालिफत की जा रही थी, और अुसीके नतीजे के तौर पर यह कानून यहा पेश किया जा रहा है, और हम अपनी ख्वाहिश में कामयाब हो रहे है। मुफ्तखोर और अैसी ही बहुत से अल्फाज यहां अिस्तेमाल किये गये, लेकिन अुन लोगों को यह याद रखना चाहिये कि ख्वाह वे फ्मुतखोर केश ग्रांटस् जायदाद की तारीफ में आ सकते हैं। हों लेकिन हमारे समाज का जो ढांचा है, हमारे समाज की जो रियायत है, अुसके लिहाज से ये सब अिस लिहाज से और दस्तूर के लिहाज से कुछ मुआवजा अुनको देना पडता है। अगर हम मुआवजा न दें तो अुसका नतीजा यह होगा कि यह मुआवजा पानेवाले मुमकिन है अदालत में रुजू होकर अिस कानून को अल्ट्रा व्हायर्स (Ultravires) करार दें। अैसी सूरत में हम बहुत सोंच समझ कर अैसा मुहावजा दे रहे है कि जिसको पाकर वे भी अपने आपको सम्हल सकें, और हुकूमत का भार भी आहिस्ता आहिस्ता कम होता जाय। अिस लिहाज से जो मुहाज से जो मुआवजा दिया गया है वह नावाजवी नहीं है।

तीसरी बात है कि चंद कैश ग्रांटस अैसी है जैसे कि मुआवजा आबकारी। अिसके नाम से ही अिस बात का साफ पता चलता है कि किसी जागीरदार या किसी मनसबदारी के हुकूक अपने कब्जे में लेकर अिसके मुताल्लुक कुछ नक्द मआश हम देते होंगे। अैसी सूरत में चूंकी अबॉलिशन आफ जागीर से आबकारी हुकूक भी अुनको नहीं रहते, अिस लिहाज से अुनको काफी मुआवजा मिल चुका था। बल्कि मुआवजा हम छीन भी सकते हैं। लेकिन न जानें हुकूमत ने क्या ख्याल किया कि अुनको मुआवजा दिया जा रहा है। जिसके बारे में मैं नहीं समझता कि यह मुनासिब होगा। बहरहाल हम अेक अेक कदम आगे बढ रहें है। हमारे खजाने पर जो भार पड रहा था वह भी दिन ब दिन कम होता जा रहा है। अिसीलिये अपोजिशन के मेंबरो को हमें मुबारकबाद देने के लिये मजबूर होना पड रहा है। मैं अुम्मीद करता हूं कि अपोजिशन के सब मेंबर्स अिसको बिला अमेंडमेंट के कुबूल करेंगे।

شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - جو بل ہمارے سامنے لایا گیا ہے اوسکے تعلق سے ابھی ابھی ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ ہم ایک ایک قدم آگے بڑھ رہے ہیں اور اپوزیشن مجبور ہورہا ہے کہ انکو مبارکباد دے - ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ پارٹی ہمیں اسکے مواقع دیتی رہے کہ ہم انکو مبارکباد دے سکیں - یہ مبارکباد تو خیر جزوی ہے اور مشروط ہے لیکن ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ایسے مواقع گورنمنٹ فراہم کرے کہ ہم اسکو سو فیصد مبارکباد دیں - ۲۰-۲۵ فیصد مبارکباد سے کوئی فائدہ نہیں.

ہے - ایک سال ہوا کہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی اور اس ہاوز میں کہا گیا تھا کہ ہم اسکو بند کرنے کے بارے میں قانون بنارہے ہیں اور اسپر غور ہورہا ہے۔ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ کیاش گرانٹس پورے طور پر بند ہوجائینگے - لیکن قانون جو ہمارے سامنے لایا گیا ہے اسکو دیکھکر ہم یہ محسوس کررہے ہیں کہ ہمارے جو توقعات تھے وہ پورے نہیں ہوئے - مثلاً کمپنسیشن کا مسئلہ - اس میں پارٹ اے - بی - اور سی رکھا گیا ہے - اسکے ساتھ ساتھ دستور کا حوالہ بھی دیا جارہا ہے - دستور کی آڑ لیکر اس قسم کی چیزیں روا رکھی جارہی ہیں - میں کہونگا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیاش گرانٹس کے سلسلہ میں جیسا کہ ہم نے بلا ادائی معاوضہ رسوم دیشمکھی و دیشپانڈے کو بند کردیا ہے اوسی طرح اسکو بھی بلامعاوضہ بند کرنا چاہئے تھا - جیسا کہ ابھی ایک آنریبل ممبر نے بتایا کہ ممکن ہے کہ اگر ہم اس طرح سے کریں تو وہ لوگ عدالتوں میں جائینگے - اور وہاں کیا فیصلہ ہوگا کس کو معلوم - انہوں نے یہ خوف ظاہر کیا ہے - میں نہیں سمجھتا کہ قانون کے تحت یا دستور کے تحت یہ خوف اس میں بھی پیدا ہوسکتا ہے - کیاش گرانٹ کا مسئلہ پراپرٹی کی تعریف میں داخل کیا جا سکتا ہے یا نہیں اہم مسئلہ ہے - دیشمکھ اور دیشپانڈیہ کے رسوم جب کیاش گرانٹ کی تعریف میں آسکتے ہیں تو ایک قدم آگے بڑھکر اسکو بھی لے سکتے ہیں - وہاں جسطرح بغیر کمپنسیشن کے لیا گیا یہاں بھی لیا جاسکتا ہے - اس لئے دستور کی دفعہ(۳۱) کو جو آڑ بنانے کی کوشش کیجارہی ہے وہ صحیح نہیں - کیونکہ کیاش گرانٹ جن لوگوں کو عطا کیا گیا تھا وہ کسی طرح پر بھی اونکی پراپرٹی نہیں ہوسکتی - عطا کا اصول یہ ہے کہ جب کبھی عطا حاصل کرنے والا مرجائے تو وہ عطا دینےوالا پر یعنی معطی الیہ پر خود بہ خود عود کر جاتا ہے - وہ اینسسٹرل پراپرٹی (Ancestral property) نہیں ہوتی - وہ ایسی پراپرٹی نہیں کہ اس کے متعلق رائٹس اور انٹرسٹ پیدا ہوں اور جسکے لئے دفعہ (۳۱) کی آڑ لینا پڑے - کیاش گرانٹس کے متعلق کمپنسیشن کی جو گنجائش رکھی گئی وہ یہ ہے کہ سالانہ رقم کا چھ گونا کمپنسیشن دیا جائیگا - اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کم از کم وہ چھ سال تک مزید جاری رہیگا - گویا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ گو آپ کی حکومت کی عمر اور تین سال ہے لیکن یہ معاوضہ آپ کی حکومت نہ رہنے کے بعد بھی تین سال تک دیا جاتا رہیگا - آپ کا یہ مبارک اقدام کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا اگر آپ آنے والی حکومت کے لئے بھی اون کو معاوضہ دینے پر مجبور کرینگے تو میں کسطرح آپ کو اس بل پر مبارکباد دے سکتا ہوں - اس لئے چھ سال کا معاوضہ دینے کے متعلق جو طے کیا گیا وہ قانونی طور پر صحیح نہیں ہے - اون کو مفتخور جو کہا گیا اوس پر اعتراض کیا گیا کہ کیوں اون کو مفتخور کہا جارہا ہے - میں کہونگا کہ یہ لوگ سالہا سال سے پشتہا پشت سے بغیر محنت کئے معاوضہ پارہے ہیں - وہ اگر کسی زمانے میں کچھ کام کئے بھی ہونگے تو ملک کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ ملک کی غداری کا کام کئے ہونگے جسکا

معاوضہ اونہیں دیا گیا ۔ راجوں ، دیسمکھوں وغیرہ کو اس وجہ سے یہ دیا گیا کہ ملک کے ساتھ غداری کریں ۔ چنانچہ وہ اسی کا اب تک صلہ پارہے ہیں ۔ ایسے لوگوں کو ہم کیوں نہ مفت خور کہیں ۔ یہ لوگ بغیر کسی کام کے مفت خوری کرتے رہے ۔ بلکہ ونکے لئے یہ الفاظ کم ہیں ۔ دوسرے الفاظ میرے پاس نہیں کہ اون کو کہہ سکوں ۔ اس لئے میں آنریبل منسٹر کنسرنڈ سے توقع کرتا ہوں کہ کمپنزیشن کی جو شرط رکھی گئی ہے وہ نکال دیجائیگی ۔ در اصل اس کے لئے قانون کہیں بھی آڑ نہیں ہوسکتا ۔ اور اگر آپ دینا ہی چاہتے ہیں تو کم ازکم چھ سال کی مدت تو نہ رکھئے ۔ آپ کی حکومت جتنے دن تک رہیگی اوتنے ہی دن میں وہ دیدیجئے ۔ اوسکے بعد نہ معلوم کونسی حکومت آئے اور کیا ہو ۔ (٦٠) سال کی عمر والوں کے متعلق جو کچھ کہا گیا مجھے اوس کے متعلق کچھ کہنا نہیں ہے ۔ آنریبل منسٹر بھی بوڑھے ہوگئے ہیں اس لئے ممکن ہے وہ بوڑھے لوگوں کا زیادہ لحاظ کرتے ہوئے کہ ایسے لوگ کسی کام کے قابل نہیں رہتے اون کو کیش گرانٹ اونکی زندگی تک دینے کی اجازت دیجارہی ہے ۔ وہ صحیح بھی ہے ۔ جو لوگ بوڑھے ہوگئے ہیں اور کام نہیں کرسکتے اون کے لئے فیاضی کرنا بری چیز نہیں ہوسکتی ۔ لیکن باقی لوگوں کو کمپنزیشن دینے کی حد تک میں آنریبل منسٹر سے توقع رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر غور کریں ۔ چھ سال کا کمپنزیشن دینے کی جو شرط رکھی گئی ہے وہ نہ تو دستور کے لحاظ سے ٹھیک ہے نہ اصولا ٹھیک ہے ۔ آج کی ڈیمو کریسی کے تحت یہ بل مبارکباد کے قابل نہیں ہے ۔ اگر آپ صحیح معنوں میں مبارکبادی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ شرط جو کمپنزیشن کے متعلق ہے اٹھا دیجئے ۔ اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم سکنڈ ریڈنگ کے وقت زور و شور سے مبارکباد دینگے ۔

श्री. माधवराव घोन्सीकर (अुदगीर जनरल) :—आज बडी जद्दोजहद के बाद यह बिल हाअुस के सामने आया है। असल में हैदराबाद की आज की सरकार पुराने सरकार के वक्त के जो काले धब्बे थे अुन्हेन क्शोपर से मिटाने की कोशिश कर रही है। यह भी अेक काला धब्बा था कि मुफ्त-खोरों को सरकार की तरफ से पैसा दिया जा रहा था। जिस के लिये आज यह बिल हाअुस के सामने लाया जा रहा है। बहुत से ऑनरेबल मेंबर्स जो अुस तरफ बैठते हैं अुनका ख्याल है और अेक मेंबर ने तो अुसे अपने भाषण में बताया भी है कि हमने जो जद्दोजहद की अुसीका यह नतीजा है कि आज सरकार को मजबूर होकर यह बिल हाअुस के सामने लाना पडा। अुनका कहने का मतलब यह था कि अुन्ही के जद्दोजहद के कारण सरकार मजबूर हुअी, नहीं तो सरकारको यह बिल लाने की अिच्छा नहीं थी। हमारी जद्दोजहद का ही यह नतीजा है कि—

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ ایک ممبر کہہ چکے ہیں پھر آپ اوسکو کیوں ریپٹ (Repeat) کررہے ہیں ؟

श्री. माधवराव घोन्सीकर :—खैर, मैं अुस बातको अब नहीं दोहराता हूं। लेकिन यह कहना कि हमने मजबूर किया अिसलिये यह बिल आज लाया जा रहा है, जिस नुकताचिनी में मैं कोअी

कुव्वत नहीं पाता हूं। हमारी जो कॉन्स्टीटयूशन है अुसके तहत आज मुवाविजा देना लाजमी है हम घटना के विरुद्ध काम नहीं कर सकते। जब आपने भी कॉन्स्टीट्यूशन मानी है तो आप भी अिसके बारे में नहीं बोल सकते कि बिना मुआविजा दिये कॅश ग्रॅन्टम् क्यों नहीं बंद किये जाते। कॉन्स्टीटयूशन को अगर आप बालायेताक रखना चाहते हैं तो अलग बात है। लेकिन यदि आप कॉन्स्टीटयूशन को मानते है तो यह मुआविजा देना लाजमी है। अुसे आप बरखास्त नही कर सकते। अब यदि कुछ देना ही है तो वह अिस तरह दिया जाना चाहिये जोकि देने के मुमासिल हो। और कुछ दिया अैसा कहा जा सके। लेनेवाले को लगे कि वाकअी में हमें कुछ मिला है। नही तो जैसी कि मराठी में अेक कहावत है कि राजा अुदार झाला व हाती भोपळा दिला, यानी राजदरबार मे राजासे कुछ मांगने के लाये गये तो राजाने अेक कदू दे दिया। दुनिया के अंदर यदि किसी को कुछ देना है तो अैसा देना चाहिये कि जिससे अुसका कुछ फायदा भी हो। अन्यथा दिया न दिये के बराबर हो जाता है।

ऑनरेबल मेंबर्स ने अिसके पहले भी अिस तरह के बिल्स पर बहस की थी, और यह मान लिया था कि यदि किसी को बेदखल करना है तो अुसे कुछ मुदत देनी चाहिये, और कुछ मुआविजा भी देना चाहिये ताकि वह शख्स कुछ दूसरा काम खोज कर अुसमें लग सके। जब अिस हाअुस में लगान बल आया था अुस वक्त यह कहा गया था कि यदि किसी को जमीन से बेदखल करना है, तो अुसे कुछ मुदत और मदद चाहिये, ताकि वह किसी दूसरे धंधे में लग सकें। अुसीतरह यहां भी हम कॅश ग्रॅन्ट छीन रहे हैं तो अैसे लोगों को दूसरे काम धंधों में लगाने के लिये कुछ समय देना जरूरी है, और अुनकी कुछ आर्थिक सहायता करना जरूरी है अिस लिये अुन्हें कुछ मुआवजा भी देने की जरूरत है।

यह कहा गया कि ये लोग मुफ्तखोर हैं। मैं तो अिस बात को मानने के लिये तैयार नहीं हूं। यदि अुन्हे मुफ्तखोर कहा जाय तो, यदि कोअी अैसा कहे कि हम लोग भी यहां पर आकर २०० रुपये तनख्वाह लेते हैं, और कुछ काम नहीं करते, अिस लिये हम भी मुफ्तखोर ही हैं तो हमें वह भी मानना पडेगा। किंतु अैसा नहीं है। अुस समय की जो सरकार थी अुसका अुन्होंने कुछ न कुछ काम किया था, अिस लिये अुन्हें यह रकमें सरकार की तरफ से दी जा रहीं थीं। और थोडे समय के लिये अिन्हें मुफ्त-खोर मान भी लिया जाय, तो भी हमारा फर्ज है कि अुन्हें कुछ न कुछ देना चाहिये, ताकि आगे चलकर ये लोग बेकार न हों। हमें बेरोजगारी तो बढानी नहीं है। अब गव्हर्नमेंट बदली है। और हालात भी बदले हैं। अिस लिये अब सरकार अिन्हें अिस तरह से पैसा देना मुनासिब नहीं समझती जैसा कि पहले दिया जाता था। अिस लिये अिसे बंद करने के लिये यह बिल लाया जा रहीं है। लेकिन साथ ही साथ अिन लोगों को सरकार बेकार भी करना नहीं चाहती। आज तक अिन लोगों ने कुछ भी काम नहीं किया है, और अुन्हें काम की आदत भी नहीं है। अिस लिये सरकार अुन्हे कुछ मुआविजा देकर काम पर लगाना चाहती है। अिस लिये यह जो कॅश ग्रॅन्ट अुन्हें आजतक दिये जा रहे हैं अुन्हें बंद करके मुआविजे के तौर पर अुसके ६ गुना सरकार अुन्हें देना चाहती है। अगर किसी का कॅश ग्रॅन्ट १ रुपया है तो अुसके लिये अुसे जुमला ६ रुपया देना नावाजबी है अैसा मैं नहीं मानता। और यह ६ रुपये भी अुन्हें अेकदम नहीं बल्कि १२ अकसात में देने का प्रॉविजन अिस बिल में रखा गया है। ताकि १२ साल के अंदर वे अपना कुछ दूसरा अिंतजाम करे और अपना गुजर बसर कर सकें। अिससे

धरना भी विरोधक नहीं हो रहा है, और अुन्हें जो कुछ आज दिया जानेवाला है वह भी कोअी बहुत ज्यादा नहीं है। अिसका मकसद अितनाही है कि अुन्हें दरबदर ठोकरें खाने की नौबत न आवे, और वे कोअी दूसरा पेशा कर सके। अिस लिये यह जो अेतराजात किये जा रहे हैं। अुनमे मैं कोअी कुव्वत नहीं पाता हूं। अिस लिये आज मजबूर होकर भी क्यों न हो आपको सरकार को मुबारिकबाद देना चाहिये कि देरी से भी क्यों न हो आज अेक अच्छा बिल सरकार ने हमारे सामने लाया है।

अब जब मुआविजा देना ही है तो वह अैसा हो कि अुससे अुनका कुछ वाकअी फायदा हो सके नहीं तो" राजा अुदार झाला आणि हाती भोपळा दिला " अैसी बात न हो। यह अेक हम बिल हाअुस के सामने लाया जा रहा है। और हमारी सरकार बराबर आगे बढ रही है। और यह अेक काफी प्रोग्रेसिव्ह स्टेप (Progressive step) है। हम अेकदम छलांग मारना नहीं चाहते। अिस लिये मैं प्रार्थना करता हूं कि अिस बिल को बिना किसी अमेंडमेंट के मंजूर कर लिया जाय।

شری کشٹہ رام ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آج ہمارےسامنے ۔جو نئے روپ میں کیش گرانٹ کا بل آیا ہے قبل اس کے کہ اوس پر عرض کروں میں بل (۲۲) سنہ ۵۰ء آپ کےملاحظہ میں لاؤں گا ۔ اس میں اوس وقت دیشمکھی اور دیشپانڈیہ گری کےرسوم کے ابالیشن (Abolition)کےسلسلہ میں کلاز (۳) کےتحت گورنمنٹ کو اختیار ات دیئے گئے تھے کہ اگر پیچیدگیاں ہوں تو چھان بین کرکےاعلان کریں ۔ لیکن اوس کا کوئی روپ ہمارےسامنے نہیں آیا ۔ عوامی حکومت پر یہ چارج ہے کہ اگر اوسی وقت صحیح مشورہ قانونی حاصل کیا جاتا تو معاوضہ دینے کا سوال دوسال پہلے ہی طے ہو جاتا اور کم از کم دوسال کا معاوضہ تو بچ جاتا ۔ دو سال تک خاموش بیٹھ کر آخر میں کہنا کہ کانسٹی ٹیوشن آڑ آرہاہےاس لئے معاوضہ دیناہ پڑیگا غلط ہے ۔ چھ سال تک اون کو معاوضہ دیتے رہنا عوامی حکومت کے لئے زیبا نہیں ۔ ہم نے تو اختیارات دیئے تھے لیکن آپ کی ڈیفیکلٹیز (Difficulties) کیا ہیں کن وجوہات کےتحت دوسال تک آپ نے اسکو ٹال کر رکھا ۔ آپ کےمشیر قانونی کی رپورٹ کم از کم ہمارے سامنے آئی تو ہم اوس کےلحاظ سے کنونس(Convince) ہو جاتے ۔ ایسا نہیں ہوا ۔ بلکہ اقربا نوازی کا اڈہ بن گیا ہے ۔ اس سے پہلے کہا گیا کہ کانسٹی ٹیوشن آڑے ہے ۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں آرٹیکل (۳۱) کےتحت یہ چیز پراپرٹی کی تعریف میں داخل نہیں ۔ اور عطیات کےقانون کےلحاظ سے حکومت سے اون کو معاوضہ نہیں مل سکتا ۔ یہ عطیات کےقانون کا ایک چھوٹا سا اصول ہے ۔ لیکن آج کی حکومت یہ کہتی ہے کہ چونکہ ہم نے رسوم دیشمکھی وغیرہ کو بلا معاوضہ دے ختم کیا تھااس لئے وہ لوگ ہائی کورٹ میں رجوع ہوگئے ہیں اگر ہم ان کےساتھ بھی ویساہی کریں گے تو یہ لوگ بھی ہائی کورٹ میں جائینگے ممکن ہے کہ پھر ہم کو دینا پڑے ۔ میں کہوں گا کہ اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ آج کیبینٹ میں اور عوامی حکومت

میں ایسے وکلاء کی کمی نہیں جو حکومت کو صحیح مشورہ دے سکے ۔ مجھے تشویش تو یہ ہورہی ہے کہ آپ ان لوگوں کو معاوضہ دیکر اون دیشمکھوں اور دیشپانڈوں کو بھی جن کے مقدمات میں ہائی کورٹ میں ہیں معاوضہ دینے کی بنیاد تو نہیں بنا رہے ہیں۔ ان لوگوں کو چھ سال کا معاوضہ دیکر اون لوگوں کو بھی دیا جائیگا ۔ آپ اون دیشمکھوں کے مقدمے کو کامیاب بنانے کے لئے یہ کوشش کررہے ہیں مجھے تو یہ تشویش ہے ۔

اگر یہ یہ فرض کرلیا جائے کہ جیسا کہ معاوضہ آج آپ دیرہے ہیں زندگی بھر دینے کے بعد کسی وقت بھی روکنا چاہیں تو وہ آپ کے خلاف اجیٹیشن (Agitation) نہیں کریں گے ۔ بقدمات نہ لڑینگے ۔ وہ ضرور کریں گے ۔ کیا آپ یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ سب لوگ خاموش بیٹھ جائینگے ۔ لیکن دراصل اسکی بنیاد وہ ہے جس پر کہ ہائیکورٹ میں مقدمہ چلرہا ہے ۔ ہمارے لئے ایک مقدمہ لڑنے اور چار مقدمات میں لڑنے میں کوئی فرق نہیں ہوتا ۔ جب میں اس بل کو دیکھا تو میرا یہ احساس تھا کہ اس میں معاوضہ دینے کے لئے ہوگا جو کمیٹی اس کے لئے بنائی گئی تھی ۔ اس میں جو اڈسکشن ہواتھا وہ ہمارے سامنے رکھا جاتا تو یہ معلوم ہوسکتا تھا کہ مختلف ممبران نے کیا رائے دی ۔ اس کے لحاظ سے ہم بھی یہ غور کرسکتے ہیں کہ جو معاوضہ چھ سال کی حدتک دینے کے لئے سوچا گیا ہے وہ مناسب ہے یا نہیں جو رٹ (Write) بس کے خلاف پیش ہوسکتا ہے اس کے متعلق بھی غور کرتے ۔ اس لئے میں کہوں گا کہ جو بل اس وقت پیش کیا گیا ہے اس کو واپس لیکر وہ بل لایا جائے جس کے تحت گورنمنٹ کو اختیارات دئے گئے ہیں ۔ میں تو اپنی حدتک کنونس نہیں ہوں کہ یہ آرٹیکل ۳۱ کے تحت آتا ہے لیکن یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو کیسا مشورہ ملا ۔ کیونکہ یہ بل جو دل میں اندیشہ رکھکر پیش کیا جارہا ہے اس سے سرکاری خزانہ پر بار پڑنے والا ہے اگر ایسا ہی بل پیش کرنا تھا تو وہ دوسال پہلے آتا تاکہ ان دو سالوں کا معاوضہ بھی بچ جاتا اور اب جو سوچا گیا ہے کہ چھ سال کا معاوضہ دیا جائے وہ بھی دینے کی نوبت نہ آتی ۔ یہی روپیہ کسی پراجکٹ پر صرف کیا جاسکتا تھا ۔ دیشمکھوں اور دیشپانڈوں کے جو رٹ کی درخواست ہے اس کا سپورٹ ہوگا ایسا خیال نہ کریں ۔ اس لئے یہ بل واپس لیں اور یہ خیال نہ کریں کہ لوگ ہمیں کیا کہینگے ۔ ہمیں پیچیدگیوں میں جانا ہوتو ہم کبھی بھی جائینگے ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Shri Abdul Rahman rose in the seat....

Mr. Deputy Speaker : **Any thing special.**

شری عبدالرحمن - فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ یہ بہت اھم بل ھے - جیسا کہ کہا جاتا ھے اس میں دستور آڑے آتا ھے اور کچھ لوگوں کے لئے پچھلی خدمات کا بھی لحاظ کرنا پڑتا ھے تو ھم بھی اس پر سوچنا اور غور کرنا مناسب سمجھتے ھیں ھم کو تنقید کرنا ھی مقصد نہیں ھے - فرسٹ ریڈنگ ختم ھونے سے پہلے منسٹر صاحب سے میں یہ اپیل کرنا چاھتا ھوں کہ سب کمیٹی کی رپورٹ ھمارے سامنے رکھی جائے ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - یہ تو پہلے بھی کہا گیا ھے وھی باتیں کہنے میں کیا چارم (Charm) ھے -

شری عبدالرحمن - ھم جب ایوان میں آتے ھیں تو پوری ذمہ داری کے ساتھ سوچنا ھمارا فرض ھو جاتا ھے - ھم عجلت میں کوئی قانون پاس کرنا نہیں چاھتے - اس پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے سب کمیٹی کی رپورٹ دیکھنا چاھتے ھیں - اور اس میں جو قانونی مشورے ھیں وہ صحیح ھیں تو ھم انہیں مان لینگے اس لئے میں آنریبل منسٹر سے درخواست کرتا ھوں کہ بغیر کسی تامل کے وہ اس کمیٹی میں جو مشورے دئے گئے ھیں انہیں ھمارے سامنے رکھیں تاکہ ھم اس قانون کو ۱۲ تاریخ تک پاس کرسکیں - اس سے بہت ممکن ھے یہ بھی ھو کہ امنڈ منٹس نہ پیش کئے جائیں -

شری بی - ڈی دیشمکھ - اسپیکر سر - آج کا پورا وقت جنرل ڈسکشن کے لئے دیا جائے - اب بہت کم وقت رہ گیا ھے - منسٹر صاحب ۱۲ - تاریخ کو جواب دیسکتے ھیں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - سب سے پہلے یہ کہا گیا ھے کہ اپوزٹ پارٹیز کے آنریبل ممبرس کی کوششوں کا نتیجہ ھے کہ یہ بل ھاؤس میں آیا ھے - لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں - ایسا تو ھر وقت کہا جاتا ھے عادت کے مطابق یہ کہا جارھا ھے کہ اس وقت گورنمنٹ جو کچھ بھی کررھی ھے وہ گویا اپوزٹ پارٹیز (Opposite parties) کے ممبروں کی کوششوں سے کررھی ھے - گورنمنٹ اپنی طرف سے کچھ نہیں کررھی ھے -

اس کے بعد دوسری ایک چیز یہ کہی گئی ھے کہ نقد معاش ختم کرنے کے بعد یعنی دیشپانڈوں اور دیشمکھوں کے رسوم ختم کرنے کے بعد یہ بل لایا گیا اور سب کمیٹی (Sub-committee) کی رپورٹ بھی ھمارے سامنے نہیں لائی گئی - جہاں تک سب کمیٹی کے رپورٹ کا تعلق ھے میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ اس کا صدر میں ھی تھا - رپورٹ کا خلاصہ میں آپ کو اب بھی بتلا سکتا ھوں - سب کمیٹی نے یہ رائے دی کہ معاش کو ختم کیا جائے - لیکن بلا معاوضہ ختم کرنے کے لئے نہیں کہا گیا - اور نہ وہ کسی معاش کو بلا معاوضہ ختم کر کے بیروز گاری کو بڑھانا چاھتے تھے

ماہرین نے بھی یہ رائے دی ہے کہ کسی قسم کی ہی کیوں نہو نقد معاش بلا معاوضہ ختم نہیں کی جاسکتی ۔ خود اس ہاؤس کے ایک رکن نے فرمایا کہ ایک مزدور کو بھی نکالتے ہیں تو اس کو ایک مہینے کی تنخواہ دی جاتی ہے ۔ لیکن پھر اس کی ضد میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہم کسی مزدور کو رکھتے ہیں ۔ تو اس کا ہم پر کوئی حق نہیں ہوتا کیونکہ ہم اس سے مزدوری دیکر کام لیتے ہیں ۔ لیکن پھربھی اس کو معاوضہ دیا جاتا ہے ۔ اس مسودہ قانون میں ہم نے یہ بتلایا ہے کہ کسی شخص کو خدمت کرنے کے صلہ میں معاش ہوتو اس کو ختم کرکے معاوضہ نہیں دیر ہے ہیں ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم معزز ممبروں کے خیال سے بھی کچھ آگے بڑھے ہیں ۔ سر سری طور پر یہ کہنا کہ (جبکہ ذمہ داری ان پر نہو) کہ معاوضہ نہ دیا جائے تو یہ بہت آسان ہے ۔ لیکن حقائق کو پیش نظر رکھیں اور ہمارے مباحث کی جانچ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم نے جو معاوضہ دیا ہے وہ بجا ہے ۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم نے دیشمکھوں اور دیشپانڈوں کو معاوضہ نہیں دیا ۔ وہ قانون بھی ہم ہی نے بنایا تھا ۔ لیکن اس قانون میں معاوضہ دینے کے لئے رکھا گیا ہے چونکہ اوس کے متعلق ہائیکورٹ میں رٹ (Writ)پیش ہوا ہے اس لئے وہ رٹ منظور ہونے کے لئے ہم ایک وجہ پیدا کررہے ہیں ۔ لیکن اگر میرے دوست اوس کا اور اس کا مقابلہ کرتے تو یہ نہ کہتے وہ ابتدائی خدمت کا معاوضہ تھا ۔ انکو خدمت کرنے سے ہم نے منع کیا تھا اس لئے بغیر کسی معاوضہ دینے کے ہم نے اس کو ختم کیا ۔ وہی اصول ہم نے یہاں بھی رکھا ہے ۔ جہاں کوئی خدمتی معاش ہوتو اس کو ادا کرنے کی ذمہ داری ہم پر نہیں رہیگی ۔ جس دستور کے تحت آپ آج اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں اس کے خلاف اعتراض کرنا مناسب نہیں ۔ دستور میں بلا معاوضہ کوئی جائداد خواہ نقد رقم ہی کیوں ہو نہیں لی جاسکتی یہ بتلایا گیا ہے ۔ منقولہ جائداد ہو یا غیر منقولہ جائیداد ہو جب ہم اس کو لیں تو معاوضہ دینا پڑتا ہے ۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ چونکہ زمین نہیں لی جارہی ہے اس لئے اس کا معاوضہ نہ دینا چاہیئے ۔ دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ چونکہ معاش حین حیات ہوتی ہے اس لئے اس کا معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ معاش حین حیات ہوتی ہے تو پھر اس شخص کی زندگی تک وہ رہنا چاہیئے ۔ ہم آئندہ پیدا ہونے والوں کو تو نہیں دیرہے ہیں ۔ ہم حین حیات جس کے لئے قانوناً پابند ہے اسی کے لئے معاوضہ دیرہے ہیں ۔ اس لئے وہ معزز ممبر جنہوں نے یہ اعتراض کیا ہے یہ سمجھ لیں کی انکی بحث متضاد اور خود ان کے خلاف ہے ۔

شری جے ۔ آنند راؤ : پوائنٹ آف انفرمیشن ۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی جو عطایا تھا وہ انکے حین حیات تھے ۔ اس کے بعد پشت ہا پشت گزر گئے ۔ لیکن آج بھی منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ انکی حین حیات تک دینا ہمارا فرض ہے ۔

سری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر دنوں عطیات سے واقف نہیں ہیں ۔ کیونکہ اس میں یہ ہے کہ ہر عطا حین حیات ہوتی ہے ۔ جس شخص کے نام وہ منظور ہوتی ہے وہ حین حیات ہوتی ہے ۔ کسی حکومت کے مورث اعلی نے عطا کی ہوتو اس کو لینے کا حق نہیں رہتا ۔ جس شخص کی وراثت منظور ہوتی ہے اس کے حق میں وہ عطا بھی ہوتی ہے ۔ قانون رجسٹری وغیرہ میں جو حین حیات کی تعریف کی گئی ہے وہ ۲۰ سال کے لئے ہے لیکن ہم نے جو کہا ہے وہ تو آنسو پونچنے کے برابر ہے ۔ وہ صرف چھ سال کے لئے ہم نے رکھا ہے ۔

بوڑھوں کو کیا دینا چاہیئے اس کے متعلق بھی اعتراض کیا گیا ۔ میں نے آج ہی کے اخبار میں دیکھا کہ سکندرآباد کے ہسپتال میں ایک شخص کو دھتورہ پینے کی وجہ سے داخل کیا گیا ۔ لیکن اخبار کا اڈیٹر پوچھتا ہے کہ چیف منسٹر صاحب آپ کے زمانہ میں ایسی بیروز گاری کیوں ہے ؟ جواب دو ۔ ہم نے اس اصول کے تحت کسی کو بیروز گار نہیں بنایا ۔ ۶۰ سال سے جس کی عمر زائد ہوگئی ہے ان کے لئے حین حیات معاش ہم نے قائم رکھی ہے ۔ ایک صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ خود معاوضہ ہے پھر اس کا معاوضہ کیوں دیا جائے ؟ لیکن جہاں تک بالمعاوضہ منصب کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسکو بلا معاوضہ دئے چھین لینا مناسب نہیں ہے ۔ کیونکہ یہ دستور کے خلاف ہے ۔ آراضی ہو یا جائداد یا نقد مالیت رکھنے والی کوئی چیز ہوتو اسکو معاوضہ دئے بغیر لینے کا ہمکو اختیار نہیں ہے ۔ جب تک ہم اس اسمبلی کے ممبر رہینگے اس وقت تک بلا معاوضہ لینے کے لئے نہ کہنا چاہیئے اور نہ ہم کہہ سکتے ہیں ۔ بہرحال اس میں دو معاوضے ہی رکھے گئے ہیں ۔ ایک تو بوڑھوں کے لئے اور دوسرے بالمعاوضہ عطاء کے لیئے یعنی کسی کی جائداد کے معاوضہ کے معاوضہ میں جو عطا ہو سکے لئے ۔ ان کے لئے ہم نے ۶ سال کا معاوضہ رکھا ہے ۔ قانون حصول آراضی اور دیگر تمام قوانین میں آپ دیکھینگے کہ جب کسی کی کوئی جائداد لی جاتی ہے تو اسے کم از کم ۱/۳ ۱۶ گنا معاوضہ دیا جاتا ہے ۔ بعض صورتوں میں ۲۰ سال کی آمدنی کو معاوضہ قرار دیا جاتا ہے ۔ لیکن کسی حالت میں ۱۶ سال سے کم معاوضہ نہیں دیا گیا ہے ۔ ہم نے یہاں صرف (۶) سال کا معاوضہ دیا ہے ۔ کوئی شخص ۶ سال میں مرجاتا ہے کوئی ۱۰ ۔ ۱۵ سال زندہ رہتا ہے ۔ ہم نے اوسط ۶ سال رکھا ہے ۔ ہم نے یہاں کم سے کم معاوضہ رکھا ہے اور وہ بھی یکمشت ادا نہیں کر رہے ہیں بلکہ ۱۲ سال کی سالانہ اقساط میں ادا کریں گے ۔ اب تو نصف ختم ہو جائینگے ۔ باقی ۱۲ سال میں ختم ہوں گے ۔ اس طرح معاوضہ پر جو اعتراض کیا گیا وہ صحیح نہیں ہے ۔ دیشمکھی کی معاشیں ضمن (ج) میں آتی ہیں ۔ وہ بلا کسی معاوضہ کے ہیں ۔ حالانکہ ماہرین قانون کی رائے ہے کہ نقدی معاش بلا معاوضہ ختم نہیں کی جا سکتیں ۔ اور کم سے کم تا حیات انہیں برقرار رکھا جانا چاہیئے ۔ اس کے

باوجود ہم نے دستور کے تحت آنے کے لئے ان کے لئے دو صورتیں رکھی ہیں ۔ ۶۰ سال سے زیادہ عمر والوں کے لئے بھی ہم نے گنجائش رکھی ہے ۔ جو بالمعاوضہ معاشیں ہیں انہیں ۶ سال کا معاوضہ دیا جائیگا ۔ ....

شری گوئند راؤ مورے ۔ معاوضہ اراضی اور معاوضہ اسلحہ کے بارے میں کیا رائے ہے ؟

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ یہ تو خود نام سے معلوم ہو جاتا ہے ۔ ۱۰ فصلی میں شراب کی بھٹیاں بند کی گئیں ۔ ۴۰ ف میں سیندھی اور تاڑی کے درختوں کو سرکار میں داخل کرلیا گیا ۔ اور ایسی معاشوں کے لئے کچھ یومیہ نقدی معاشی جاری کی گئی ۔ ان کے الفاظ ہی سے مطلب ظاہر ہو جاتا ہے ۔ جو بالمعاوضہ عطئیے ہیں ۔ ان کے لئے معاوضہ رکھا گیا ہے ۔ اور ساٹھ سال سے زائد عمر والے معاشداروں کے لئے تا حیات رکھا گیا ہے تاکہ وہ بیروزگار نہ بنیں ۔ بہر حال ان پر اگر اصول نصفت کے لحاظ سے بھی غور کیا جاتا تو کچھ آگے بڑھنے کی ضرورت تھی ۔ جہاں تک کمی کی جاسکتی تھی ہم نے کی ہے ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ معزز ارکان اس مسودہ قانون کو منظور فرمائیں ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ (اے) ۔ (بی) اور (سی) شیڈول میں جو لوگ شریک ہیں ان کی تعداد کیا ہے اور ان پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے کیا اس کی تفصیل هاؤس کے سامنے رکھی جا سکتی ہے ؟

شری عبدالرحمن ۔ یہ مواد ضروری ہے ۔ آج ہی نہیں بلکہ پرسوں تک بھی معزز منسٹر آنریبل ممبرس کو یہ مواد دے سکتے ہیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ ہاں یہ فہرستیں میرے پاس ہیں ۔ قانون ہرچیز کو ملحوظ رکھکر ہی بنایا جاسکتا ہے ۔ پرسوں یہ مواد دیدیا جائیگا ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill, 1954, be read a first time."

The motion was adopted.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Friday, the 9th April, 1954.